خدا بخش لائبریری

جرنل

۱۳ ۱۴ ۱۵

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

Khuda Bakhsh Library
Acc. No. 20087

خدا بخش لائبریری

جرنل

۱۳ ۱۴ ۱۵

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

رجسٹریشن نمبر ۳۳۳۲۴/۸۰

مجلس ادارت

- قاضی عبدالودود (چیرمین)
- سیّد حسن عسکری
- افسرالدولہ فیاض الدین حیدر
- عابد رضا بیدار (سکریٹری)

تیرہواں، چودھواں اور پندرھواں شمارہ

۱۹۸۰ء

اس سہ ماہی مجلے میں انگریزی، اُردو، فارسی یا عربی میں ایسے مضامین شائع ہوں گے جو خدا بخش لائبریری کے نادر مواد پر مبنی ہوں، یا لائبریری سے کسی نہ کسی قسم کا تعلق رکھتے ہوں۔

قیمت : ۴۵ روپے

سالانہ زرِ خریداری:

اندرونِ ملک :	۶۰	روپے
پاکستان :	۱۲	ڈالر
یورپ :	۸	پونڈ
امریکا اور دیگر ممالک :	۱۴	ڈالر

محبوب حسین نے لبرٹی آرٹ پریس پٹودی ہاؤس، دریا گنج دہلی میں چھپوا کر خدا بخش لائبریری پٹنہ سے شائع کیا

پیارے لال شاکر

کے

ماہنامہ اَلْعصر

(۱۹۱۳ - ۱۹۱۷ء)

کا انتخاب

خدا بخش لائبریری پٹنہ

۱۹۸۰ء

العصر کے اس انتخاب میں شامل لکھنے والے اور تصویر والے

اشاریہ

آزاد عظیم آبادی، فضل حق ۳۴۳
آغا رفیق بلندی شہری ۳۱۶
ابراہیم، حافظ ستیر ۵۷۲
ابراہیم محب، سید ۱۵۲
ابوالکلام آزاد ۳۹، ۴۴، ۲۸۰، ۵۴۰
اختر جوناگڑھی، احمد میاں ۳۵۸
ارشد تھانوی، رشید احمد
(تصویر ۲۸) ۳۲۸
اقبال ۲۴۰
امیر مینائی، رشید (تصویر ۶) ۱۴۰
انصاری، مختار احمد (تصویر) ۸
اوج گیاوی (تصویر) ۲۳
ایشور چند ودیا ساگر (تصویر) ۱۰
اینی بسنٹ (تصویر) ۹
بشیر الدین احمد دہلوی (تصویر ۲۹) ۳۳۹
بیان یزدانی میرٹھی (تصویر) ۱۹
پران نرائن بھارگو (تصویر) ۲۵
تعشق لکھنوی (تصویر) ۳۰
تیرتھ رام فیروز پوری ۷۰، ۳۰۱، ۳۸۵، ۵۲۹، ۵۵۱
جالب دہلوی، سید ۲۱۹
جے۔ آر۔ راے ۳۲۹، ۳۵۷، ۳۸۹، ۴۸۱، ۴۸۸، ۵۲۳
حالی، خواجہ الطاف حسین (تصویر ۱۰) ۲۵۳
حبیب الرحمن، حکیم ۲۲۳
حسن برنی، سید ۳۰۳
حمد لکھنوی، محمود احمد ۲۵۸
خلیق دہلوی ۲۳۰، ۲۴۱، ۳۳۴، ۲۳۷، ۲۳۹، ۲۵۰
خوشتر جگروی ۳۵۳
دت، آر۔ سی ۲۹۳
ذوالقدر جنگ، نواب (تصویر ۲۷) ۱۹۰
رام پرچھپال سنگھ رشید دہلوی ۱۸۱
رشید احمد صدیقی ۷۷
سچدانند سنہا (تصویر) ۱۵
سخی دوست علی ۱۵۳
سروجنی نائیڈو (تصویر) ۱۲
سرشار، رتن ناتھ (تصویر) ۱۶
سری رام، لالہ (تصویر) ۲۹
سرفراز حسین عزمی (تصویر) ۲۱
سلطان احمد، مرزا (تصویر ۳) ۳۶۲، ۳۳۹
سید العلم ۲۵۳، ۲۵۶، ۲۸۱، ۲۸۸
سید جگروی ۲۴۲
شکر، پیارے لال (تصویر ۱۷) ۸۵، ۹۰، ۱۳۳، ۱۵۵، ۱۹۰، ۱۶۳، ۲۲۱، ۲۲۶، ۲۳۵، ۲۶۴
شرر، عبدالحلیم ۲۰۱
شفق عماد پوری ۲۳۶، ۲۷۱
شمس الشر قادری ۳۳۰
صمیم بلند شہری (تصویر) ۲۲
ضیاء الدین احمد برنی ۳۷۸، ۳۸۴
ضیاء عباس بدایونی ۲۲۹
عبدالرزاق، مولوی (تصویر) ۳۰
عبدالماجد بی۔ اے ۱۴۳
عبادی، عبداللہ ۵۹
عشقی ۱۵۷
فاروق، سید محمد ۱۰۰، ۱۱۸، ۱۲۶
فہیم لکھنوی، موہن لال ۳۱۳
فیروز الدین مراد، شیخ ۱۸۴، ۲۹۸، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۳۵، ۵۵۰
قطب الدین خان راقی ۳۳۰
قمر ۲۶۶
قیصر بھوپال ۲۵۱
کیول سنگھ، پادری پی ۳۰۶
گھوشال، بی (تصویر ۱۶) ۲۸۳
لطافت حسین خاں ۲۶۳
مالا جا رسی (تصویر ۳۳) ۳۳۸
محروم، تلوک چند (تصویر) ۳۳
محفوظ الحق احسن عظیم آبادی ۹۲
محمد حسلی (تصویر) ۸
مضطر خیرآبادی (تصویر) ۳۱
محوی لکھنوی (تصویر ۳۴) ۳۰۵
منظر الحق (تصویر) ۷
نادر کاکوروی ۱۵۳
ناظر ۱۴۷
نزہت میرٹھی ۹۳
نصیر حسین خیال (تصویر) ۲۸
نقاد سخن ۲۹۱
ولی الدین چشتی، حکیم سید شاہ ۲۰۰
یوسف قریشی (جنگ) ۱۸۷

پیش گفتار

پیارے لال شاکر میرٹھی باشندہ میرٹھ، شاگرد حضرت شوکت میرٹھی، مذہباً عیسائی... مدتوں منشی نوبت رائے نظر سے دوستی اور رفاقت رہی اور کلام میں بھی ان سے مشورہ کرتے رہے[1]۔

پیدائش میرٹھ میں ۱۳ مارچ ۱۸۸۰ء کو ہوئی، ۲۰ فروری ۱۹۵۶ء کو وفات پائی۔ قبر پہاڑ گنج دہلی کے مسیحی قبرستان میں ہوئی۔

جوانی اور ادھیڑ عمر کا حصہ لکھنؤ میں بیتا اور آخر عمر دہلی میں دریا گنج دہلی کے محلہ کوال محل میں واقع مسیحی بستی میں گزری۔ (اس انتخاب میں لکھنؤ کے العصری عہد کی ایک تصویر کے ساتھ آخر عمر کی ایک تصویر مسٹر تھامس کی عنایت سے شائع کی جا رہی ہے)۔

انگریزی، اردو، فارسی پر عبور تھا اور سنسکرت اور ہندی سے واقف تھے۔ 'بھگوت گیتا' کا ترجمہ ان کی یادگار ہے۔ آخر میں مسیحی لٹریچر کی طرف توجہ تھی اور پادری اسٹیورڈ کے ساتھ مدتوں یہ خدمت انجام دیتے رہے۔ بہت سے مضامین لکھے، بہت سے ترجمے مسیحی دعاؤں اور نغمات حمد کے بھی کیے۔ ایک رسالہ 'کوکب مشرق' بھی نکالا تھا اور ٹیچوز لائل کے ساتھ مل کر ایک رسالہ 'فرزندگی' بھی مدت تک نکالتے رہے[2]۔

اولاد میں ایک بیٹا جسٹس رکمار تھا، جو بچپن ہی میں گھر سے نکل گیا تھا اور پھر اس کا کچھ پتا نہیں چلا۔ ایک بیٹی پریم لتا تھی، یہ پونہ کے مسٹر اے۔ ڈبلیو تھامس کی بیوی ہیں۔ بڑی بیٹی پربھاوتی کی شادی بمبئی میں ماسٹر علی بخش سے ہوئی تھی۔ ان کی تین لڑکیاں تھیں، خورشید، مینا کماری اور مدھو۔

الٰہ آباد کا ماہنامہ 'ادیب' اور لکھنؤ کا ماہنامہ 'العصر'، اردو کے دو چوٹی کے رسالے تھے جن سے شاکر کا نام وابستہ ہے۔ 'ادیب' انڈین پریس الٰہ آباد کا پرچہ تھا۔ یہ جنوری ۱۹۱۰ء میں نکلا اور ساڑھے تین سال چل کر جون ۱۹۱۳ء کا پرچہ نکل کر بند ہو گیا۔ ایک سال چار ماہ نوبت رائے نظر اس کے ایڈیٹر رہے، ان کے بعد ایک سال آٹھ ماہ پیارے لال شاکر نے مرتب کیا اور آخری چھ مہینے حسیر عظیم آبادی نے۔

انڈین پریس کی ملازمت چھوڑنے کے بعد شاکر نے "العصر" کے نام سے اپنا ذاتی پرچہ نکال کر 'ادیب' کی پیاس بجھائی۔ مارچ ۱۹۱۳ء میں اس کا پہلا شمارہ نکلا اور دسمبر ۱۹۱۷ء میں آخری۔ کاغذ، کتابت اور طباعت کے ساتھ ساتھ مشتملات کا وہ اعلیٰ معیار جو 'ادیب' کو چھوڑ کر کسی دوسرے اردو پرچے میں کم ہی مل سکے گا، ذاتی پرچہ ہونے کے باوجود 'العصر' نے برقرار رکھا، یہ غیر معمولی بات ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مضامین کا تنوع اور خالص ادب کے ساتھ ساتھ سماجی اور سائنسی علوم پر متوازن زور بھی اسی انداز پر قائم رہا۔

یہ **العصر** کے اٹھاون شماروں کا انتخاب ہے جو پانچ سال (مارچ ۱۹۱۳ء تا دسمبر ۱۹۱۷ء) پر پھیلا ہوا ہے۔ اس انتخاب میں ۴ تحریریں 'العصر' کے تعارف کے طور پر، ۲۲ مشاہیر کی نادر عکسی تصویریں، ۸ مشاہیر کی تحریریں (ابوالکلام آزاد، عبدالستار عمادی، وحشت میرٹھی، رشید احمد صدیقی، عبدالماجد دریابادی، شرر، نادر کاکوروی اور اقبال اور حالی)، ۱۲ مشاہیر پر تفصیلی مضامین اور ۹ نظمیں، ۱۵ مضامین اور ۳ نظمیں اردو زبان

۱۔ خمخانۂ جاوید، ج ۴، ۱۹۲۶ء   ۲۔ پیارے لال شاکر کے داماد مسٹر اے۔ ڈبلیو تھامس کے خطوط سے ماخوذ۔

مسائل پر، ۵ تحریریں غالب کے بارے میں، ۴ مضامین اسلام، ہندومت، پارسیت کے تحت مذہبی و فنی ترقیوں پر، ۳ مضامین علوم و فنون پر، ۳ تاریخ ہند پر، ۵ انشائیے، ۵ مضامین مذہبی عقائد و افکار پر —— اور ۸ مضامین فلسفہ و سائنس اور صنعت و حرفت پر ہیں۔

یہ سب وہ تحریریں اور تصویریں ہیں جو 'العصر' کے سوا شاید کہیں اور نہ ملیں گی۔ تصاویر میں: پیارے لال شاکر، مظہر الحق، ارشاد اللہ، ٹیگور، سروجنی نائیڈو، گوپال متل، تعشق، اوج گیاوی، رشید احمد ارشد، فیروز الدین مراد اور مانی جائسی کی یہ تصاویر کسی دوسری جگہ مشکل ہی سے ملیں گی۔ ابوالکلام آزاد کے یہ مضامین کسی دوسری جگہ شائع نہیں ہوئے۔ عبد الشکور مراد، نذرانہ میرٹھی اور رشید احمد صدیقی کے مضامین اپنے مصنفوں کی عرفیت نسبت کے سبب اہمیت رکھتے ہیں۔ ایشور چندر ودیا ساگر پر اردو میں اتنا طویل مضمون کسی دوسری جگہ اتفاق ہی سے مل سکے گا۔ عماد الملک، نصیر حسین خیال، حالی، تعشق لکھنوی، برہان ویزہ، میرٹھی، مضطر خیرآبادی، نظم لکھنوی اور نولکشور کے وارث پراگ نرائن کے بارے میں معاصرانہ شہادت کی اہمیت رکھنے والی ایسی تحریریں کسی دوسری جگہ کم ملیں گی۔ اردو زبان کی ترقی کے مسائل اور اردو صحافت کے بارے میں ۱۹۱۴ء کے آس پاس کی صورت حال پر بھی اتنا مواد خاصی حیثیت رکھتا ہے۔ مرزا غالب کی حیثیت سے اس رسالے میں منظوم و منثور جو بھی کلام کی چیز نظر آئی انتخاب میں لے لی گئی ہے۔ اقبال کی ایک نظم "درد عشق" کا پہلا نقش اول 'العصر' میں مل جاتا ہے۔ زبان اردو اور لارڈ ہندوستان کے بارے میں منظومات کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی نادر کاکوروی اور حالی کی دو نادر نظمیں بھی منتخب کر لی گئی ہیں۔ بعد ازاں زبان اور صحافت کے مسائل پر تبصروں کے ذیل میں یا عام مضمون کے طور سے جو تحریریں قابل توجہ نظر آئیں انہیں لیا گیا ہے۔ پھر اسلام، ہندومت اور پارسیت کے بارے میں چند علمی دلچسپی کے حامل مضامین کے ساتھ تحریر، جادو اور ہندسہ کی تاریخ پر مضامین منتخب کئے گئے ہیں۔ تین مضمون تاریخ ہند کے بارے میں ہیں۔ پانچ تحریریں انشائیے کے طور پر ہیں۔ پھر حکمت و اخلاق (مذہبی افکار) اور اس کے بعد فلسفہ و سائنس پر سب سے بھاری بھرکم حصہ مضامین ہے جو صنعت و حرفت پر ختم ہوتا ہے۔ آخر میں تمام مجلدوں کی فہرست مضامین بھی شامل کی گئی ہے۔

لکھنے والوں میں کچھ تو معروف نام ہیں: فضل حق آزاد، ابوالکلام آزاد، حالی، شرر، بشیر الدین احمد دہلوی، (نذیر احمد کے لڑکے) جے آر۔ رائے (لاہور کے بیرسٹر)، قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی، رشید احمد صدیقی، عبد الماجد دریابادی، سید جالب دہلوی، تیرتھ رام فیروزپوری، حکیم حبیب الرحمٰن (ڈھاکہ)، سید حسن برنی (صاحب البیرونی)، آغا رفیق بلند شہری، شمس اللہ قادری، ضیاء الدین احمد برنی (عظمت رفتہ وغیرہ کے مصنف)، سید محمد یوسف قیصر بھوپالی، شفیق جونپوری، مانی جائسی، نادر کاکوروی، نذرانہ میرٹھی، نواب ذوالقدر جنگ، رشید احمد ارشد تھانوی، فیروز الدین مراد (علی گڑھ یونیورسٹی کے حیوانیات کے پروفیسر)، مرزا سلطان احمد (مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی)، موہن لال فہیم لکھنوی (ادل کشور کی وارث)، مشہور مورخ، رام رچھپال سنگھ شیدا دہلوی (دہلی سے ایک گلدستہ نکالتے تھے)۔

کچھ لکھنے والے وہ ہیں جو عام طور سے تو معروف نہیں لیکن ادیب، زمانہ اور العصر میں مستقلاً لکھتے تھے: یعنی عبد الخالق خلیق دہلوی، سید محمد فاروق شاہ پوری، قطب الدین خاں ذکی، لطافت حسین خاں، محمد ابراہیم خاں نجمی۔

کچھ نام بالکل غیر معروف ہیں یعنی نیر جگر دلی، خوشتر منگرولی، عشقی، قمر، ولی اللہ جشتی، کیول سنگھ، سید ابراہیم، محب محمود الحق احسن، یوسف قریشی، ضیاء، عباس بدایونی —— ناظر الحسن دوست، نقاد دکنی اور رشید، عالم غالباً عبد الماجد دریابادی اور نظر لکھنوی کے قلمی نام ہیں۔

اس انتخاب کی اشاعت اردو علوم و ادبیات کے ارتقا میں ایک بھولی بسری کڑی کی بازیافت ہے۔ ایسی بازیافتوں سے ماضی میں جڑ آجاتا ہے اور مستقبل کے لئے اعتماد اور حوصلہ مندی۔

عابد رضا بیدار

فہرست

العصر: ——

العصر: اوّلین پرچے کا سرورق ۱
العصر کے قواعد ۲
اوّلین شمارہ کا اداریہ ۳

تصاویر: ——

پیارے لال شاکر ۵
ظہیر الحق ۷
مختار احمد انصاری ۸
محمد علی ۸
اینی بیسنٹ ۹
ایشور چندر ودیا ساگر ۱۰
رابندر ناتھ ٹیگور ۱۱
سروجنی نائیڈو ۱۲
سید امیر علی ۱۳
عماد الملک سید حسین بلگرامی ۱۴
سچدانند سنہا ۱۵
ابگو شال ۱۶
رتن ناتھ سرشار ۱۷
الطاف حسین حالی ۱۸
بیان یزدانی میرٹھی ۱۹
تعشق لکھنوی ۲۰
مضطر خیرآبادی ۲۱
نسیم بلند شہری ۲۲
حافظ محمد یعقوب اوج گیاوی ۲۳
پریاگ نرائن بھارگو ۲۵
لالہ سری رام ۲۶
نواب ذوالقدر جنگ ۲۷
نصیر حسین خیال ۲۷
محمد حسین محوی ۲۸
مرزا سلطان احمد ۲۸
رشید احمد ارشد تھانوی ۲۸
بشیر الدین احمد دہلوی ۲۹
مولوی عبد الرزاق ۳۰
سر فراز حسین عزمی ۳۱
فیروز الدین مراد ۳۲
تلوک چند محروم ۳۳
مانی جائسی ۳۴

کتبات اور طغرے: ——

کتبہ برج قادریہ رائچور ۳۵
کتبہ فرزند سلطان ابراہیم قلی قطب شاہ دانی گولکنڈہ ۳۶
طغرا جامع مسجد رائچور ۳۷
طغرا قبر بیرون قلعہ گولکنڈہ ۳۸

ابوالکلام آزاد کے مضامین: ——

الاخلاق ۳۹
فلسفہ ۴۴
روح اور اس کا مسکن ۴۸
غرائب الافلاک ۵۴

عبداللہ عمادی کا مضمون: سائنس کا ایک سبق ۵۹، شعیب احمد تمارت میرٹھی کا مضمون: عالم خیال ۶۲، رشید احمد صدیقی کا مضمون: حیات بعد الممات ۹

مشاہیر کے بارے میں

ایشور چندر ودیا ساگر — تیرتھ رام فیروزپوری ۷۰
آنریبل مولوی سید حسین بلگرامی — ایڈیٹر ۸۵
ایضاً — " ۹۰
نواب نصیر حسین خیال — محفوظ الحق احسن عظیم آبادی ۹۶
شمس العلماء خواجہ حالی — سید محمد فاروق شاہ جہانپوری ۱۰۰
پنڈت رتن ناتھ سرشار لکھنوی — سید محمد فاروق شاہ جہانپوری ۱۱۸
میر تعشق لکھنوی — ایضاً ۱۲۶
سید محمد مرتضیٰ بیان یزدانی میرٹھی — ایڈیٹر ۱۳۳
امیر الملک جناب مضطر خیرآبادی — ناصر ۱۴۰
ناظر لکھنوی کی غزل پر ایک نظر — "منی دوست" ۱۵۲

زمانہ مجھ کو بُرا کہہ رہا ہے کہنے دو / میں جانتا ہوں زمانہ کا اعتبار نہیں — شنکر تیرتھی — ۱۵۵

رائے بہادر منشی پراگ نرائن بھارگو — امانت رسول عشقی — ۱۵۸

اُردو : اور اُردو صحافت :

لکھنؤ کا قومی ہفتہ : اُردو کانفرنس، اُردو پریس کانفرنس، آل انڈیا پریس ایسوسی ایشن، انڈین ہسٹری کانفرنس، تھیوسوفی، آل انڈیا سوشل کانفرنس، انڈین نیشنل کانگریس — ایڈیٹر — ۱۶۰

اُردو انسائکلوپیڈیا — عبد الماجد بی اے — ۱۶۳

انجمن ترقی اُردو : انجمن تعلیم ابتدائی : دیسی زبانوں سے ہماری غفلت : رسالہ اُدیب الٰہ آباد — ایڈیٹر — ۱۶۴

اُردو پریس کانفرنس کا خطبۂ صدارت — رام رچھپال سنگھ شیدا لکھنوی — ۱۸۱

اُردو اور اس کی ترقی کی صورت — یوسف قریشی، علیگ — ۱۸۶

تقریر : خطبۂ استقبالیہ اردو کانفرنس لکھنؤ — نواب ذو القدر جنگ — ۱۹۲

ہندوؤں کا تعلق اُردو سے — عبد الحلیم شرر — ۲۰۱

خیالاتِ پریشاں : [اُردو زبان و ادب کی موجودہ صورت حال پر] — محوی لکھنوی — ۲۰۹

الٰہ آباد یونیورسٹی اور اُردو زبان — سید جالب دہلوی — ۲۱۹

ایک ہفتہ بھوپال میں [ادبی رپورٹ] — ایڈیٹر — ۲۲۱

آسام میں اُردو حکومت — حکیم حبیب الرحمٰن خاں — ۲۲۳

ردِّ تحقیق [اوّلین اردو رسائل] — ایڈیٹر — ۲۲۸

غالب :

مرزا غالب کی ایک غزل : حسن غمزے کی — ضیاء عباس بدایونی — ۲۲۹

مزارِ غالب — ایڈیٹر — ۲۳۵

مزارِ غالب : نظم — محمد عبد الخالق خلیق دہلوی — ۲۳۶

تشبیہ غالب : نظم — بشیر احمد ارشد تھانوی — ۲۳۸

موتیوں کی لڑی : تخمیس غزل غالب — باقی جائسی — ۲۳۸

منظومات :

اقبال کی ایک نظم : صدائے عشق — اقبال — ۲۴۰

زبانِ اُردو — محمد عبد الخالق خلیق دہلوی — ۲۴۱

سر سید مرحوم کی یاد — سید منگرولی — ۲۴۲

ہماری زبان — امداد عظیم آبادی — ۲۴۳

حضرت گرو نانک — خلیق دہلوی — ۲۴۳

امیر مینائی — شفق عماد پوری — ۲۴۶

زبانِ اُردو — خلیق دہلوی — ۲۴۸

خیر مقدم انصاری — ایضاً — ۲۴۹

مسٹر رابندر ناتھ ٹیگور کو مبارکباد — ایضاً — ۲۵۰

مسز سروجنی نائیڈو — سید محمد تقی از بھوپال — ۲۵۱

ترجمہ رباعیات عمر خیام — سید ابراہیم محب — ۲۵۲

کلامِ نادر : نادر کاکوروی مرحوم کی ایک غیر مطبوعہ نظم — نادر کاکوروی — ۲۵۲

حالی کا مخمس : جو دار العلوم ندوۃ العلما کے یوم تاسیس پر گورنر یوپی کے سامنے پڑھنے کے لیے لکھا گیا مگر کسی مصلحت سے پڑھا نہیں گیا اور اب تک شائع بھی نہیں ہو سکا — حالی — ۲۵۴

مسائل زبان و بیان :

کتابوں پر تبصرے

مباحثۂ گلزار نسیم — سید القم — ۲۵۴

خیالِ جاناں : دیوانِ جنون منگرولی — سید القم — ۲۵۶

پائل اور نگاہیں بقلم تحقیقی — محمد عبد الحمید لکھنوی — ۲۵۸

نظم ہاشمی فریدآبادی: نالۂ داس، مطبوعہ الناظر	"نقادِ سخن"	۲۴۱
مشاہیر یونان و روما، مرتبہ ہاشمی فریدآبادی	قمر	۲۴۷
تجدد و تقلید، تجدید و تنقید	سید ناصر علی شفق عمادپوری	۲۵۱
مولوی محب حسین حیدرآبادی کی کتابیں		۲۵۴
حیات النذیر مصنفہ افتخار عالم	"سید القلم"	۲۵۸

تاریخ علوم و فنون (و مذاہب):

اہلِ اسلام کے علمی احسانات	بی مجو شاہ ال	۲۸۲
ہندوستان کے قدیم مذاہب	آر۔ سی۔ دت مرحوم	۲۹۴
قدیم ہندوؤں کے آلات موسیقی	تیرتھ رام	۳۰۱
تقویم پارسیہ	پادری پی۔ کیپال سنگھ	۳۰۶
فنِ تحریر	محب لال قیم لکھنوی	۳۱۲
سحر	آغا رفیق بلند شہری	۳۱۶
ہندسہ کی تاریخ	ماخوذ	۳۲۲

تاریخ ہند:

مملکت آصفیہ کے فرمانروا خاندان	شمس اللہ قادری	۳۳۰
آگرہ کی دو پرانی یادگاریں	بشیر الدین احمد دہلوی	۳۳۹
جھانسی کی رانی	قطب الدین خان ثاقب	۳۴۰

اِنشائیے:

نیک ارادہ	مرزا سلطان احمد	۳۵۰
دوست	نشتر جگروی	۳۵۴
تعلیم پر چند خیالات	قاضی محمد میاں اختر جوناگڑھی	۳۵۸
اخلاقی اور تمدنی رنگ میں جزئیات	مرزا سلطان احمد	۳۶۲
سادگی (ترجمہ)	محمد ابراہیم خان تجلی	۳۹۲

مذہبی افکار:

خدا کی تعریف	ترجمہ: ضیاء الدین احمد برنی	۴۰۰
معاد	حکیم رشید الدین چشتی	۳۸۰
دعا کی عظمت	ترجمہ: ضیاء الدین احمد برنی	۳۸۴
مایا کی فلاسفی	تیرتھ رام فیروزپوری	۳۸۵
ذات کی اصلیت و ماہیت	ماخوذ: از انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا	۴۰۲
بادیانِ چین اور ان کی حکیمانہ و اخلاقی تعلیمات	سید حسن برنی	۴۰۳

فلسفہ و سائنس:

مذہب و سائنس	ماخوذ	۴۱۵
فلسفہ	جے۔ آر۔ رائے	۴۲۹
العنصر	مرزا سلطان احمد	۴۳۹
اثبات واجب الوجود	جے۔ آر۔ رائے	۴۵۷
سائنس	لطافت حسین خان	۴۶۴
انتہائے سائنس	شیخ فیروز الدین مراد	۴۷۱
علم النباتات: یوجینکس	جے۔ آر۔ رائے	۴۷۶
نظام شمسی	ایضاً	۴۸۱
نور یا روشنی	ایضاً	۴۸۶
زمین کی حرکت محوری کے بعض اہم نتائج	شیخ فیروز الدین مراد	۴۹۸
کیا زمین کی حرکت سست ہو رہی ہے	ایضاً	۵۰۸
حرکت کا پہلا قانون	ایضاً	۵۱۶
تحصیل سائنس کی اہمیت	جے۔ آر۔ رائے	۵۲۴
انسانی دماغ کی اہمیت	تیرتھ رام فیروزپوری	۵۲۹
سائنٹفک الدورادو یا الامان	فیروز الدین مراد	۵۳۵

مبادی حیات	ترجمہ: میر تقی ...	۵۵۱
...	...	...
...	منقول از ترقی	۵۶۳

صنعت و حرفت:

مصنوعات دکن	حافظ سید ...	۵۶۷

فہرست مضامین:

جلد اوّل ——— ۵۰۵

〃 دوم ——— ۵۶۲

غلط نامہ

کر دیے جائیں۔

ہمارے لالہ شاہ، مدرجی
ایڈیٹر ادیب و العصر

ادب اردو کا ماہوار باتصویر رسالہ

العصر

مرتبہ

پنڈت پیارے لال شاکر میرٹھی

جلد اول

ابتدا تا بابت جون

جس مین

ملک کے نامور اہل قلم کے تقریباً پچاسی مضامین

جو ساڑھے تین سو صفحات مین آئے ہین

اور

تیس تصاویر رنگین و سادہ شامل ہین

مقام اشاعت دفتر العصر لکھنؤ

القصر کے قواعد

[illegible]

ایڈیٹوریل

[illegible]

مسز اینی بیسنٹ

[illegible] کے [illegible]
[illegible]
ہوگئیں یہ کچھ شک نہیں کہ اخبارات
عقد کو بہت صلاح حاصل ہوتا ہے)

پنڈت ایشر چندر ودیا ساگر

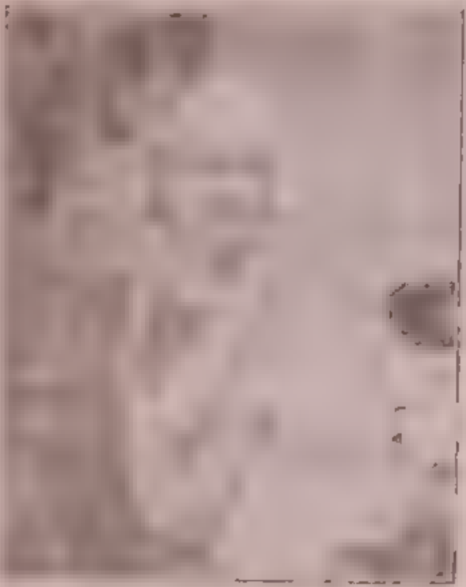

حافظ محمد رمضان صاحب اوج (کاٹوی

M. MOHD. [illegible]

[illegible]

M. HAMID AHMAD SAHIB

مولوی بشیر الدین احمد صاحب دہلوی

مولوی محمد عبدالرزاق صاحب

مؤلف [illegible]

سیاح جاپان و انگلستان

[illegible]

SHEIK FIROZ UD DIN MURAD B.A. M.R.

مستو سعد كلب احمد مذهب مانی (جانی)

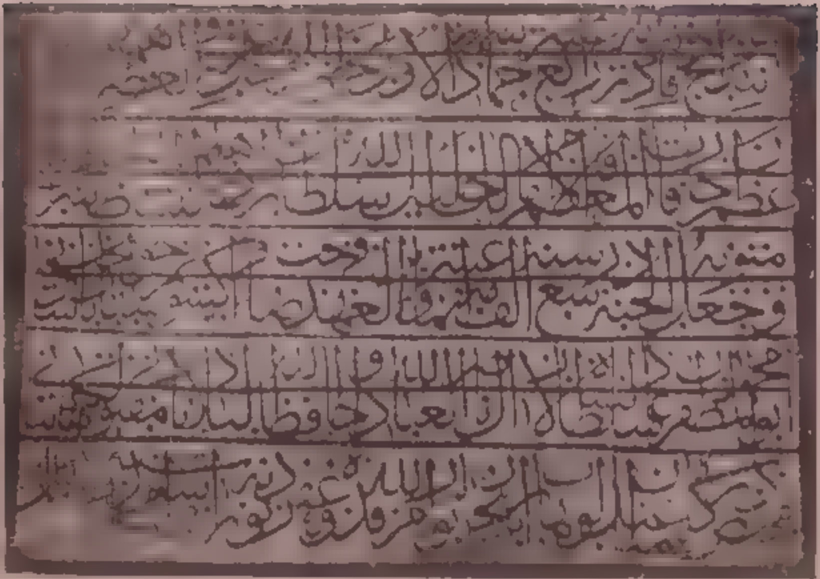

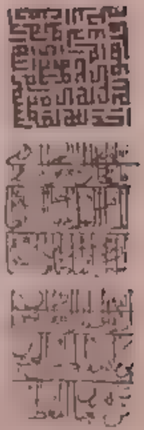

قل اعوذ برب الناس
بیرون

[illegible] الله محمد علی ولی الله [illegible]

([illegible])

الاخلاق

[illegible]

مشرق کے علوم و فنون صنعت و تجارت معاشرت سیاست [illegible]
[illegible] اصلاح طلب ہیں [illegible] مشرق [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] قابل [illegible]
[illegible] اس وقت تک [illegible] نہیں
[illegible] موجود [illegible]
[illegible] اور جرات [illegible]

[illegible]

[illegible] قوم کی [illegible]

تربیت

[illegible] انسان میں
[illegible] جاتا ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] استعمال
[illegible]
[illegible]

کے استعمال کا اس درجہ تک خوگر ہو جاتا ہے تو یہ خوگری عادت یا خلق کہلاتی ہے۔

اخلاق کی تشکیل پذیری

تم نے بارہا دیکھا ہوگا ایک [illegible] سیدھا [illegible] اگر جب [illegible] پر لپیٹا [illegible] بھی تشکیل ہو گئی [illegible] اور اگر [illegible] تشکیل [illegible] ہو گئی [illegible] اخلاق کی بھی [illegible] حالت ہے [illegible] تشکیل ہوتے ہیں لیکن جب [illegible] ایک مخصوص اسلوب پر استعمال کیے جاتے ہیں تو وہ ایک خاص تشکیل اختیار کر لیتے ہیں۔

اقسام اخلاق

[illegible] میں اخلاق کا استعمال [illegible] اخلاق حسنہ [illegible] کی ایک خاص صفت [illegible] کے معنی [illegible] ہوتا ہے [illegible] کہتے ہیں جو [illegible] اخلاق [illegible]

[illegible]

[illegible] بیان [illegible]

اخلاق [illegible]

[illegible]

[illegible]

۲ اخلاق [illegible] جو انسان [illegible] سمجھتا ہو [illegible] رفتہ رفتہ اس میں [illegible] ہو جاتے ہیں [illegible] اخلاق [illegible] کہتے ہیں۔

[illegible] تقسیم [illegible] کی [illegible] نے اخلاق کی حسب ذیل تقسیم کی ہے۔

(۱) اخلاق [illegible] کا تعلق

اور [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

اخلاق [illegible] میں [illegible] جیسے کہ [illegible]

[illegible]

اخلاق [illegible] اخلاق [illegible] کا تعلق [illegible] جیسے حسن [illegible]

اخلاق [illegible] کا تعلق [illegible] جیسے [illegible]

[illegible]

انسان میں اخلاق کے تین سرچشمے ہیں

(۱) [illegible]

(۲) موثرات

(۳) ارادہ

[illegible] جس قدر قریب [illegible] زیادہ مشابہ ہوتا ہے [illegible] سب سے [illegible] قریب ہوتا [illegible] سب سے زیادہ [illegible] والدین سے قریب ہوتا ہے اس لیے [illegible] نسبت [illegible] سے زیادہ مشابہ ہوتے ہیں [illegible] اس کے علاوہ [illegible] ہوتی ہیں۔

موثرات خارجیہ اساس کی دو قسمیں ہیں۔

[illegible] جیسے [illegible] تجربہ سے ثابت [illegible]

بلکہ [illegible] لوگ [illegible] طلب عیش پسند اور کاہل ہوتے ہیں لیکن
[illegible] ممالک کے لوگ چاق و چوبند [illegible] چالاک محنتی اور جفاکش
[illegible] معتدل ممالک میں [illegible] ملک کے باشندے [illegible]
[illegible] جلد جوش میں آجاتے ہیں [illegible] جلد [illegible] ہوتے ہیں [illegible]
[illegible] باشندے بطیٔ الانفعال ہوتے ہیں [illegible] متاثر ہو جاتے ہیں تو
[illegible] نہیں ہوتا۔ وغیرہ

[illegible] تعلیم [illegible] صحبت یا سوسائٹی۔

[illegible] اپنے [illegible] پیشے [illegible]
[illegible] صحبت [illegible] ایک پیشے کے لوگ
میں بہت سے اخلاق مشترک ہوتے ہیں بلکہ [illegible] تک دیکھا گیا ہے کہ اگر
[illegible] پیشہ [illegible] دو مختلف پیشے کرتے ہوں تو ان دونوں کے
اخلاق [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ان کے اخلاق [illegible] چنانچہ
[illegible] لوگوں سے [illegible] ایک [illegible] شکل [illegible] نہیں
سمجھ [illegible] نہیں [illegible] ہو۔

[illegible] اخلاق کے [illegible] اور صحبت [illegible] کا انتخاب
[illegible]
[illegible]

[illegible] اثر قوی ہے تو اس اثر کو زائل کیا جا سکتا ہے

[illegible]

مختلف اسباب اخلاق پیدا ہوتے ہیں [illegible] ایسی حالت میں پیدا ہوتے
ہیں جن کی [illegible] حالت [illegible] اور نقصان میں سے مختلف
اسباب اخلاق کے پیدا ہونے کی [illegible] کی جا سکتی تھی۔

ارادے کے درجے مختلف ہیں۔ بعض اشخاص کا ارادہ فطرتاً نہایت قوی
ہوتا ہے اور بعض کا کمزور اور بعض کا متوسط درجہ کا

[illegible] ورزش اور [illegible] سے بڑھتا ہے [illegible] یہی حالت
ارادے کی بھی ہے اگر کوشش کی جائے تو [illegible] ارادہ قوی اور ایک
قوی ارادہ قوی تر ہو سکتا ہے [illegible] انسان کا [illegible] ظاہر
[illegible] کی تربیت [illegible] ہوتے ہیں اس لیے
ارادے کی تربیت [illegible] اسی لیے
[illegible] بچپن [illegible] سے استواری عزم و پختگی
[illegible]

[illegible]

اخلاق کی ماہیت اور اسباب کے معلوم ہونے کے بعد یہ سوال
پیدا ہوتا ہے کہ [illegible] تہذیب کا کامیاب [illegible] کیا ہے؟

قدرت نے انسان میں مختلف قوی [illegible]

[illegible]

[illegible] اس لیے [illegible] اخلاق کے خلاف [illegible]
[illegible]

کے مناسب ہوں۔

۲- زندگی کی اُن حالتوں سے اجتناب جو اس کی طبیعت کے غیر مناسب ہوں۔

مشکلات کا سبب

[illegible] انسان کی [illegible] سے [illegible] ہو گی [illegible] استعمال [illegible] [illegible] [illegible] اخلاقی [illegible] سب [illegible] لیا ہے۔

[illegible] والدین کے جسم و عقل کی تندرستی [illegible] جسقدر [illegible] اس کی حالت سے غفلت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حالت [illegible] کرتے ہیں [illegible] غفلت کی حالت تباہ کر دیتے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] والدین کی کمزوری [illegible]

دوسری [illegible] [illegible] [illegible] اصلاح اخلاق محال نہیں لیکن [illegible] بچونکہ انسان [illegible] پیدا ہوتا ہے اسوقت وہ ایک [illegible] سادہ [illegible] ہے [illegible] کے نقش قبول کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے لیکن [illegible] دونوں کا [illegible] اکثر دشوار طلب [illegible] ناممکن ہو جاتا ہے [illegible] کہ اس کی آئندہ نسلوں کی اخلاقی حالت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ملحوظ رکھنا چاہئیں۔

[illegible] کا انتخاب جو اخلاقی [illegible] سے [illegible] ہو۔

[illegible] اخلاقی [illegible] کا صحیح [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] کیا جائے۔

۳- [illegible] [illegible]

۴- [illegible] کی [illegible]

۵- [illegible] اصول [illegible]

سب [illegible] [illegible] [illegible]

۱- حقیقت [illegible]

۲- جرأت اخلاقی

۳- استواری عزم

ابتدائی تربیت [illegible]

[illegible] اخلاقی تربیت کا [illegible] [illegible] جاتا ہے [illegible] [illegible] کی [illegible] اور اس حالت سے [illegible] بچے کی اخلاقی تربیت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بچے [illegible] کی نگرانی [illegible] کے وقت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] متوجہ [illegible] [illegible]

بچے کی پہلی اخلاقی درسگاہ گھر ہے اور اس کے بعد مدرسہ کا نمبر ہوگا۔ گھر میں [illegible] [illegible] [illegible] درحقیقت [illegible] اس لیے [illegible] [illegible] محنت و توجہ کی ضرورت ہے اسی طرح [illegible] [illegible] کے لیے بھی [illegible] [illegible] مذہب میں اخلاقی کتابوں کا [illegible] [illegible] [illegible] اسوقت تک مفید نہیں ہو سکتا جب تک [illegible] کی [illegible] اخلاق ہو کتاب کے نقوش اور تقریروں کے [illegible] [illegible] لیکن [illegible] [illegible]

[illegible] ہیں [illegible] ہو سکتا [illegible] کا [illegible] دیکھا
[illegible] منطق [illegible] اخلاقی [illegible] غضب کی
[illegible] کا [illegible] اخلاقی تربیت کی
[illegible]

[illegible] مغرب کے [illegible] مشرق کے [illegible]
[illegible] زبردست [illegible]

[illegible] کے بالکل برعکس [illegible] گوئٹے [illegible]
کی [illegible] تربیت [illegible] کرتے
[illegible] کا [illegible] کر
مشرق [illegible] کرنے کے بعد بھی مغرب کے [illegible]
[illegible] اخلاق [illegible] ہیں۔

ابوالکلام آزاد

العصر

فلسفہ تشکیک

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو کر جس شے پر لگی [illegible]
[illegible] صحیح ہے تو اس کے معنی [illegible]
[illegible] کے حصے میں شامل ہوتا [illegible]
[illegible] جیسے [illegible] میں علاوہ جسم کے
[illegible]

[illegible]

[illegible] حقیقت [illegible]

[illegible]

کہ جب ہوا اس سے آزاد ہو تی تو [illegible] حملہ کرتے۔

ان اصول [illegible] کے علاوہ [illegible] بعض اہم اصول [illegible] ان کی تفصیل کا وقت [illegible]

فلسفہ [illegible] سے [illegible] برس قبل [illegible]

[illegible] حقیقت یہ ہے کہ ایک [illegible] عالم کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

باطل [illegible]

ابوالکلام آزاد (دہلوی)

العصر

روح اور اس کا مسکن

اور حکماء مادیین کے احکام و آراء

[illegible]

[illegible] کے مشہور فلسفی [illegible] وقت تک [illegible] ڈیکارٹ کے [illegible] کتاب [illegible] کا مسکن دماغ میں [illegible] ہے۔

حجاب حاجز

[illegible] کا ایک دوسرا قدیم خیال [illegible] Diaphragm [illegible] کے [illegible] Phren [illegible] دماغ [illegible] یونانی زبان [illegible] مشتق [illegible] Phrenitis [illegible] Phrenology [illegible]

[illegible] کی تائید میں بیان کرتے تھے!

جذبات اور مختلف اعضار جسم

خیالات قدیمہ [illegible] ہمارے حافظہ کی دسترس سے [illegible] غیظ و غضب [illegible] رشک و حسد کا [illegible] سب سے بڑا [illegible] مختلف حصوں میں تقسیم جذبات کے [illegible] محبت کی [illegible] دماغ سے متعلق بھی [illegible] درجے میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اپنے اس خیال کی تعبیر وہ اس طرح ادا نہیں کرتا

[illegible] کی ہے۔

روح اور مرکزی نظام عصبی

[illegible]

وہ سکن عضو سمجھتا تھا۔

[illegible]

ہوتے ہیں۔

[illegible]

کسی قسم کی مدد نہیں ملتی۔

[illegible]

[illegible] کہتے ہیں۔

[illegible]

دماغ کے تمام اعصاب میں منتشر ہوتی ہیں۔"

[illegible]

لیکن بہرحال وہ یہ مان چکے ہیں کہ ان رگوں کی [illegible]

[illegible]

حرکات کا اختلاف وابستہ ہے۔

[illegible]

یا نہیں؟"

[illegible]

اس سوال کا جواب اس مسئلہ کا حقیقی حل کر [illegible]

[illegible]

لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہیے کہ جان جو [illegible]

زمانہ ہے جسکے متعلق مشہور ہے کہ وہ علم قیافہ کا بانی ہے، وہ بھی اسکا قائل تھا کیونکہ بقول اسکے یہ ایک ثابت شدہ [illegible] تو اس نے [illegible] دماغ میں [illegible] کا نام علم قیافہ رکھا گیا۔

بیسویں صدی [illegible] گال پر اس خیال کا رنگ چڑھ گیا تھا کہ جس طرح اوصاف کا مسکن دماغ ہے [illegible]

اس نے بجا طور پر یہ فرض کیا ہے کہ مختلف [illegible] کے لیے خاص خاص مرکز ہیں۔

بیشک گال نے [illegible] مختلف [illegible] حصوں میں مختلف [illegible] وظائف کے مقرر ہونے [illegible] حیثیت سے [illegible] بنتے ہیں [illegible] گال کے ایک [illegible] [illegible] ایک [illegible] تھا۔

[illegible] تعلیم [illegible] ہے کہ [illegible] [illegible] [illegible] گیا تھا۔

[illegible]

[illegible]

جسمانی عمل کا نتیجہ پیدا ہوتا ہے جب تو [illegible] کام کرتے ہیں تو انکے ساتھ تو جسمانی [illegible] کام کرنے لگتے ہیں۔ [illegible] ان دونوں [illegible] میں [illegible] تو یہ ایک ایسا امر ہے جسمیں کسی کو شک نہیں۔

[illegible] علم قیافہ [illegible] تھے کہ [illegible] کے حالات کو [illegible] کے حالات پر محمول کر دیا کرتے تھے جو ایک [illegible] رنگ کے [illegible] میں ہوتے ہیں۔ [illegible] ایک غلاف میں [illegible] [illegible] ہوتا ہے جو دماغ کے اندر ہوتے ہیں۔

لیکن [illegible] ڈاکٹر [illegible] الاعصابی [illegible] [illegible] ہیں۔ [illegible] شہادتیں پیش کی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ [illegible] نقطے ہیں [illegible] آگے [illegible] ہیں [illegible] جیسے حواس کا مرکز [illegible] ہیں۔

یہ مسئلہ تمام تر خصوصیت [illegible] کی دلچسپی کا ہے اور [illegible] [illegible] ہیں۔

لیکن اگر یہ مسئلہ [illegible] جب بھی یہ واقعہ تو بدستور باقی [illegible] ایسے نفس کا [illegible] [illegible] کے علم و تجربہ میں [illegible] ایک خاص قسم کا [illegible] کا تعلق [illegible] ترقی [illegible] جس کو ہم نفس کہتے ہیں۔

ابوالکلام آزاد [illegible]

العصر

غرائب الافلاک

میں مدد لی اس تجربہ میں جب اسکو کامیابی ہوئی تو اسی اصول پر اس نے ایک بڑی دوربین بنائی اس بڑی دوربین کا پہلا کارنامہ یہ ہے کہ مشتری کے گرد گردش کرنے والے چاند نظر آئے۔

گلیلیو کی دوربین ایک خاص حد تک بڑھائی جاسکتی تھی پس اگر آلات رصدیہ کی ترقی اس دوربین تک ختم ہو جاتی تو جیسا چاہئے یہ انقلاب شدید علم کو وسعت نہ دے سکتا۔

لیکن نیوٹن جیسا عقلمند شخص کب ہونے پاتا [illegible] حرکت شروع ہو گئی تھی یہ قاعدہ ہے کہ جب کسی موج دھوئیں سے جب حرکت شروع ہوتی ہے تو بجز کسی شدید مانع کے وہ بند نہیں کی جاسکتی چند ہی سال گزرنے پائے کہ اسی اصول پر بلور سے دوربینیں بنائی گئیں جو جس قدر چاہیں بڑھائی جاسکتی تھیں چنانچہ اس زمانہ میں ہرشل نے اتنی بڑی دوربین بنائی جس کا دہانہ [illegible] فیٹ تھا اس دوربین سے ہم نے ستارے دیکھے جو حجم میں آفتاب سے بہت زیادہ بڑے ہیں مگر اپنی بعد مسافت کی وجہ سے کروڑوں سال میں ان کی روشنی ہم تک پہنچتی ہے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ روشنی کی رفتار [illegible] میل ہے

دوربین کی اس عظیم الشان ترقی سے ایک نئی بات کا انکشاف ہوا اور ایسے ایسے عجیب عجیب حقائق منکشف ہوئے جن کا ہم کو پہلے گمان بھی نہ تھا۔

تم نے اکثر رات کو آسمان پر چھوٹے چھوٹے سفید دھبے دیکھے ہوں گے مگر شاید تمہیں ان کی اصل حقیقت کا علم بھی نہ ہوا ہوگا۔

یہ ترقی یافتہ دوربین بتاتی ہے کہ یہ ستارے ہیں جو ہمیں سفید ابر مثل لکے نظر آتے ہیں دراصل مثل آفتاب کی طرح بڑے بڑے آفتاب ہیں ان میں سے بعض ایک ہیں [illegible] دو کا مجموعہ [illegible] کی طرح ان کا مادہ قوام پایا ہے [illegible] سے ہوا

بعض مجموعے چھوٹے ذرات سے مرکب ہیں

اس میں ایک ستارہ ہے جسے عربی زبان میں سہا ستارہ کہتے [illegible] حالات [illegible] بھی [illegible] جاتا ہے کہ [illegible] جو ستارہ جیسی ایک مشہور [illegible] کہتا ہے

والعواذل [illegible] نظر [illegible]

ویکاد [illegible] مثل [illegible] التسلسل

ترجمہ [illegible] تو اسقدر [illegible] ہوں کہ [illegible] بعض نظر [illegible] دیکھی [illegible] ہوتا ہے کہ جب جانے کو ہو

اس تغیر و ظلمت و [illegible] کے سبب [illegible] تحقیق ہو گئے ہیں اصل یہ ہے کہ جس طرح ہماری زمین کے گرد چاند گردش کرتا ہے اسی طرح اس ستارے کے گرد بھی ایک دوسرا ستارہ گردش کرتا ہے یہ دوسرا ستارہ خود روشن نہیں ہے بلکہ [illegible] جب [illegible] گردش [illegible] کے [illegible] آجاتا ہے جو ہماری زمین کے مقابل ہو تو [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] یہ دوسرا ستارہ [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] کہ [illegible] ہو جاتا ہے

[illegible] ستارہ [illegible] کا مجموعہ [illegible]

[illegible] روشنی ہے

[illegible] آفتاب [illegible] ایک سپید اور ایک نیلگوں ہے

[illegible] کو [illegible] ستارے [illegible] موجود [illegible] ایک [illegible] ستارے [illegible] ایک [illegible] اسی طرح [illegible] ہیں۔

جس طرح ہمارا نظام شمسی بڑا وسیع ہے [illegible] کے بھی [illegible] ہیں بالکل واضح [illegible] ہمارے [illegible] ایک آفتاب ہے [illegible] سا کسی بڑے [illegible] کے گرد [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible] ستارے [illegible] ہیں [illegible] ہمارے [illegible] ستاروں کے [illegible] [illegible] ستاروں کے [illegible] میں [illegible] بہت فرق [illegible] [illegible] سیارات [illegible] [illegible] ستارے [illegible] [illegible] چھوٹے [illegible] بڑے ہیں۔

بعض [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] ستاروں میں سے ہر ستارہ [illegible] آفتاب [illegible] زیادہ بڑے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کوئی [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔

[illegible] [illegible] [illegible] کرنے والا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] گیا [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آلات تصویر [illegible] [illegible]

ہیں جو کبھی کبھی دن بیک [illegible] کے بعد معلوم ہوتی تھیں یہ آلات تصویر [illegible] کی [illegible] حرکت کی تصویر [illegible] ہیں۔ گویا اب یہی آلات تصویران علماء [illegible] کی [illegible] کرتے ہیں جو [illegible] [illegible] [illegible] کرتے تھے۔

اس [illegible] [illegible] وقت [illegible] کے [illegible] فائدہ یہ ہوا کہ ستارے [illegible] [illegible] [illegible] جب [illegible] ہی کم ہو اور حرکت تغیر [illegible] کتنی ہی خفیف ہو [illegible] تصویر [illegible] حرکت پوری پوری آجاتی ہے اور [illegible] ایک [illegible] [illegible] ہو جاتی تھیں [illegible] [illegible]

[illegible] آلات سازی کی ترقی نے [illegible] [illegible] دکھائے ہیں کہ [illegible] سے [illegible] سو برس [illegible] ہوتے تو صاحب آلات ساحر یا [illegible] سمجھا جاتا۔ اگر [illegible] سو برس پہلے کے لوگ [illegible] ہو جائیں اور دنیا کے [illegible] حالت دیکھیں تو [illegible] آپ کو خواب [illegible] [illegible] آج [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کیا گیا تھا

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] spectroscope [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

سائنس کا ایک سبق

تو اجزائے تحلیلی پر جزئیت کا اطلاق خود بطور سالبہ [illegible] اجزائے تحلیلیہ کے مرکب بھی نہیں ہو سکتی [illegible] ہوا کو مرکب [illegible] صحیح [illegible] توضیح کے لیے ہم چند اصول مرتب کرتے ہیں۔

(۱) جتنے اوبات ہیں [illegible] بسیط ہیں یا مرکب۔

(۲) ہر مرکب کی [illegible] کسی بسیط پر ہوگی ورنہ تسلسل لازم آئے گا۔

(۳) جتنے اوبات ہیں ان سب کا قوام عناصر سے ہے۔

(۴) عناصر حقائق میں ایک دوسرے سے متخالف ہیں۔

(۵) مجموعہ اجزاء کی [illegible] کی حقیقت ہے جیسے حیوان ناطق ہیئت انسان ہے۔

عناصر [illegible] ایک [illegible] ہوا [illegible] بسیط ہیں [illegible] تو اسکے اجزا [illegible] اسی اور عنصر کے [illegible] عنصر کے ہیں تو [illegible] [illegible] متخالف ہیں [illegible] اگر [illegible] سوال پیدا ہوتا ہے [illegible] بسیط [illegible] مرکب ہونگے [illegible] بسیط [illegible] الغرض قوت تحلیل [illegible] بہ ترکیب تقویمی۔

اس بحث سے [illegible] ثابت ہوئی [illegible] عناصر چار [illegible] بسیط ہیں [illegible] جدید تحقیقات [illegible] تحلیلی میں [illegible] ترکیب نہیں ہو سکتی

اسلام [illegible] [illegible] ایک محسوس اور دوسری غیر محسوس [illegible] سے حلق نہیں محسوسات [illegible] اسکے [illegible] مسئلے [illegible] اجسام سماوی وغیرہ [illegible] افلاک عناصر کی تعداد [illegible] [illegible]

[illegible] آگ تھا لیکن بحقیقت [illegible] کا [illegible] جابر ابن حیان طرطوسی [illegible] کا مذہب [illegible] شاگرد رشید تھے اور جن کا [illegible]

اہل یورپ جابر کو [illegible] کی ترکیب کے [illegible] جمع ہوا اور [illegible] محسوس ہوگا [illegible] [illegible] ہوا یا احتراق شدہ جیسے چراغ [illegible] کا رنگ۔

معلومات احتراق کے معنی [illegible] [illegible] حرارت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سیاروں کے وجود کے قائل تھے، [illegible] اور ماہ کے متعلق [illegible] کی [illegible] قیاس [illegible] الصادق پر [illegible] کی شکل [illegible] ہر فلک کو حاصل خاص [illegible] سیاروں سے منسوب کرتے ہیں [illegible] کہ [illegible] کی جگہ [illegible] فلک [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] ہے کہ آپ بہت افلاک کے [illegible] ہیں کا [illegible] ان کا علم [illegible] کہ [illegible] بتائے بھی [illegible] ہیں اور اسی سبب سے وہ [illegible] بھی انہیں سیاروں سے منسوب کرتے تھے لیکن [illegible] ہیں کہ ابھی کئی چھوٹے چھوٹے [illegible] ہیں جو انہیں سیاروں کے گرد گردش کرتے ہیں۔

ابن ماجہ کا قول ہے کہ چھوٹے چھوٹے سیارے ہیں جو بڑے بڑے سیاروں کے گرد گردش کرتے ہیں بعض ایسے بھی ہیں جو حرکت میں کسی [illegible] ہیں [illegible] کا طلب [illegible] سیکڑوں برس کے بعد [illegible] تحقیقات [illegible] کے گرد [illegible] کہ جتنے چھوٹے سیارے کسی بڑے سیارے کے گرد گردش کرتے ہیں ان سب کی [illegible] سمت کو ہوتی ہے جس سمت کو [illegible] سب [illegible] بھی [illegible] ایک [illegible] حرکت کی [illegible] حرکت [illegible]

[illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] ہوتا ہے کہ [illegible] کے [illegible] افلاک [illegible] کی [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] افلاک [illegible] کیا تو [illegible] فلک [illegible] اور [illegible] ایک [illegible] افلاک [illegible] آخری [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] ابھی [illegible] ہیں اور [illegible] لیکن

نہایت اتصال سے [illegible] ایک [illegible] مستعد ہے کہ [illegible] خواہ [illegible] جسم [illegible] ہو جانے سے [illegible] المنقسل بھی ہوتا ہے [illegible] اجسام کا [illegible] حالت زیادہ ہوگی [illegible] کرے [illegible] ہو جاتا ہے اور [illegible] صاحب [illegible] ہیں [illegible] حالت [illegible] کر سکتی [illegible] ہیں کو اب بھی افلاک کے [illegible] ہیں لیکن [illegible] کہ حرکات کو اب [illegible] سکتی [illegible] اگر آج [illegible] صاحب نے ایک [illegible] کے پہلے بھی [illegible] ان دونوں کے خواص [illegible] کا [illegible] ہوتا [illegible] کر دیا جائے تو اسکی روشنی اسکے ذریعے سے [illegible] اور [illegible] منتقل ہو جائے گی۔

استحالہ کی [illegible] حرارت کا درجہ [illegible] سے تحت الصفر نیچے اتر گیا تو [illegible] ایک [illegible] میں [illegible] ہو جائے گا اور اگر [illegible] بڑھتے بڑھتے [illegible] ہونے لگے اور [illegible] پانی کا گیس بن جائے گا۔ اب [illegible] تو ایک [illegible] ہوگا [illegible] ہو جائے گا [illegible] شہروں میں ہوائی [illegible] کی روشنی کے لیے [illegible] ہیں جو [illegible] کی تولید ہوتی ہے۔

جب کبھی حرارت [illegible] کا [illegible] ہیں [illegible] حرکت سے [illegible] کو بھی [illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] ہزار درجہ تک کی [illegible] سکتے ہیں [illegible] اور [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] جسم [illegible] بھی حرارت کے [illegible] سے [illegible] جاتے ہیں [illegible] سکیں [illegible] کے لیے [illegible] کم اور

قوتِ خیال

انسان میں دو قسم کی قوتیں رکھی گئی ہیں عقل اور خیال۔
عقل کا [illegible] تجربات کا [illegible] ان دونوں
دونوں میں [illegible]
[illegible]

جہاں میں قدرت نے بڑے بڑے [illegible]
[illegible] ایک قوت [illegible]
[illegible]

[illegible] اس کے [illegible]

مجھ کو [illegible]
[illegible] تھا

جن لوگوں نے [illegible] حاصل کی [illegible] تصفیہ خیال [illegible]
خیال سے خیال [illegible] تعلقات زیادہ
[illegible] قوت خیال [illegible]
[illegible] خیالات [illegible]
[illegible] خیالات کو دل سے نکالنا انسان
کا [illegible] ہے

کسی کی [illegible] خیال [illegible]
[illegible] خیال کی [illegible]
[illegible] تصور [illegible] مسمریزم وغیرہ [illegible] اسی قوت خیال
سے وابستہ ہیں۔

حیوانات میں [illegible] قوت خیال [illegible]
[illegible]

اور نالابون مین ایک عرصہ تک بہتے ہین لیکن محض خیال کی سرگرمی سے اُن کو دیکھتے ہین اور ہندوستان سے واپس چلے پہنچتے ہین گو یہ بات ایک عام قصے کے طور پر مشہور ہے۔ لیکن جب ہم خیال کی ہمت ایسی توجہ پر نظر ڈالتے ہین تو ہمکو چندان تعجب معلوم نہین ہوتا۔

خیال بیشک محدود ہے لیکن تصفیہ خیال بڑی چیز ہے۔ اصل مثال یہ ہے کہ مسئلہ ناقص [illegible] سے منتشر ہو اور جو کوئی تحریک اپنی قوت سے تحریک [illegible] کو علیحدہ کر دے۔ اسی طرح تصفیہ خیال سے اکثر عبادت [illegible] انسان کا [illegible] خیالات کا سکون [illegible] ہو جاتا ہے جب انسان اپنے دل کو تصفیہ کی صیقل سے صاف کر کے [illegible] آئینہ کی طرح روشن ہو جاتا ہے [illegible] قدرت معلوم ہوتے ہین اسکو قدرت مین [illegible] تفکر [illegible] ہی معنی ہین کہ دل کو ناقص خیالات سے صاف کرو [illegible] حقیقت [illegible] آئینہ زنگ [illegible] کدورت سے صاف [illegible] نکلا۔ [illegible] تصفیہ خیال [illegible] معبود [illegible] تمام مذاہب ہدایت کرتے ہین [illegible] خلوت مین بیٹھ [illegible] رکھ لیتے ہین مگر [illegible] شخص [illegible] مشغله [illegible] طریقے کو وہ بہتر سمجھتا ہو [illegible] اس کا جیسا جیسا ہی ہو

[illegible]

[illegible] بھی خیال آسمان مین تقلّل [illegible] مین [illegible] خلق [illegible] ظاہر و باطن مین خیال کا دروازہ وغیرہ خیال ہے

انسان خیال کی تاریخ بھی کوئی ایسی چیز نہین جس سے اسکے متعلق [illegible] کا ہو یا نقشہ اترے مگر بات جتنی انسان تاریخ مین موجود ہین [illegible] انسانی خیال کے نقش کو لوح خاطر پر ثبت کرتی ہین فرہاد و شیرین کا قصہ لیلیٰ مجنون کا [illegible] نل دمن کی داستان وامق و عذرا کی کہانی تخیلات خیال کا ثمرہ ہین

[illegible] مین طاقت پیدا کی [illegible] امید [illegible] کرتا اگر مجنون کا خیال کسی قدر بھی خرابی سے [illegible] گرم میدان ویران جنگل ایک جمیل [illegible] لیلیٰ کے تصور مین اپنی [illegible] بہاری کے پردے مین [illegible] معشوق ظاہری [illegible] دلالت کرتا ہے کہ [illegible] باطنی کا [illegible] آئینہ شکار رکھتا تھا [illegible] خیال [illegible] ہو [illegible] دل مین [illegible] بھی [illegible] خیال کو [illegible] سے بہ مصرعہ

میرا خیال بھی مرے پرستان ہے

[illegible]

[illegible] تارے نگاہ سے [illegible] نہین عالم [illegible] جاتے ہین۔

علاوہ [illegible] خیال [illegible] مین صحت و غیر صحت کا [illegible] اہمیت نہ ہین کچھ اختلافات نہین [illegible] ایک صحیح خیال [illegible] ہین جس کو وہ سوچتے ہین برعکس [illegible] عمل کرتے ہین [illegible] تو شاید جادون کا خیال بھی چندان غلط نہین ہوتا مگر تصورات مین کہ غلط ثابت ہو جاتا ہو اسلیئے ناقص خیال کے درست کر [illegible]

قرار پائی ہے

موجودہ [illegible] سے [illegible] ملکوں نے نہیں صغریٰ کبریٰ ہو نتیجہ
[illegible] ہیں [illegible] لوگ [illegible] صحیح اور درست [illegible]
[illegible] زمین کو [illegible] کر دیا [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ہوتا ہے اور ایک [illegible] نہیں ہوتے

سب قومی [illegible] ایک سمت میں [illegible] ہو جاتا [illegible] وقت [illegible]
[illegible] قومی خیال کی [illegible]
[illegible]

سمجھتے ہیں اور اس کی عادت کو دل و جان سے پسند کرتے ہیں۔ اگرچہ قومی
خیال [illegible] نپولین کی فوج [illegible] کبھی مصر و فرانس پر قابض تھی
قومی خیال کے دلدادہ بڑے مبارک لوگ ہیں۔ [illegible] ہوں ان کو
دل رکھتے تھے اور اس زمانے میں قومی سرپرست [illegible] ہیں۔

جب [illegible] کہ قوت [illegible] حال میں [illegible]
[illegible] لگے
[illegible]
[illegible] قوت [illegible] نہیں

قدرت [illegible]

حیات بعد الممات

(۱)

زندگی کیا ہے؟ عناصر کا ظہور ترتیب — موت کیا ہے؟ انہیں اجزا کا پریشاں ہونا

کائنات مادی کے نظام قدرت میں خلاف عادت کچھ ایسی گوناگونی [illegible]

[illegible]

کہہ ہی نہیں سکتے۔ بے تعلیم یافتہ لوگ ان میں بھی ایک معقول تعداد
محض تقلید ہی تقلید کرتی ہے۔ کچھ لوگ ہیں جو شاید سمجھے ہوئے ہیں لیکن
ان کا سمجھنا ہی کیا وہ بالکل متحیر رہتے ہیں۔ بہر حال یہ بات نہیں ہے
کہ اس عالم اجسام کے سوا اور کوئی عالم ہی نہیں ہے۔ لیکن بات یہ تو
ہے کہ ابھی اس کی کافی چھان بین نہیں ہو سکی ہے اور لوگ اس کے آخری
رتبہ تک نہیں پہنچے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ متقدمین نے اس کی تلاش میں
بڑی سرگرمی کی ہے اور [illegible] بڑی بڑی ضخیم
کتابیں لکھی ہیں لیکن افسوس ہے کہ اب تک قابل اطمینان صورت نہیں
پیدا ہو سکی [illegible] کے ذرے بھی بالکل جدا ہوگئے لیکن وہ بھی منزل
مقصود تک نہیں پہنچے [illegible] ہوئے لیکن وہ بھی آخر میں
ناکامیاب رہے [illegible]

[illegible]

علوم [illegible]

[illegible] تو
ثابت ہوئی ہیں ایک نہایت [illegible] پیدا ہوتی ہے [illegible]
موجودہ میں [illegible] حقیقی
گروہ [illegible] ایک
[illegible] کا اصول قائم کیا ہے [illegible] تعلیم کا
ہمارے مضمون سے ایک گہرا تعلق ہے [illegible] متقدمین [illegible]

کہ صورت جسمی کا ایک حقیقی سیاہ گردانا ہے [illegible]
[illegible] مادہ کی صورت موجود [illegible] جا کر [illegible]
صورت [illegible]

[illegible]

[illegible] کے مختلف [illegible] اصولوں کو [illegible]
[illegible] تعلیم [illegible] تک پہنچ [illegible]
[illegible] پیچھے [illegible]
[illegible]

اس بات میں تو ہمارا [illegible] کسی فرد کو عذر نہ ہوگا کہ صرف روح ہی ایک ایسی شے ہے
جو ان دونوں عالموں کے بیچ میں تفریق ڈالے ہوئے ہے لیکن روح بذاتِ خود
ایک [illegible] ہے [illegible] ہر حال خواہ کچھ ہو [illegible] اس شے سے جو
[illegible] انسان کو مجبور [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] جیسے نکل جانے پر [illegible]
[illegible] صورتِ حال و صورتِ مستقل [illegible]
[illegible] کرتے [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] خیال [illegible] صورت [illegible]
[illegible] انسانی
[illegible] ایک حرکت [illegible]
[illegible] تعلق [illegible]
[illegible]
[illegible] انسان کے اعضائے [illegible]
[illegible]
[illegible] تعلق رکھتے ہیں
[illegible]
[illegible] رکھتے ہیں [illegible] ثبوت
[illegible] شخص [illegible] کسی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دو مختلف عالم میں ہونے سے [illegible] کرنے کوشش کی اگر کوئی شخص عالم [illegible]
میں ہو تو اسے وہ چیزیں جو اس نے عالم بیداری میں دیکھی ہیں مختلف نظر
آئیں گی کیونکہ [illegible] کیفیت حال دگرگوں ہو [illegible]
[illegible] ایک دوسرے کے [illegible] اسکے [illegible]
[illegible] شخص [illegible] چیزوں کو ہر حالت میں مختلف پائے گا
[illegible] نظامِ قدرت ہی جدا گانہ ہوتا ہو

[illegible] حواس ظاہری سے عالم ارواح کا پتہ
ہم کیسے لگا سکتے ہیں جبکہ [illegible] حالت میں [illegible] رکھتے ہیں
دنیا کے [illegible] حواس بالکل [illegible] ہیں۔ عالم
ارواح [illegible] بالکل [illegible]
[illegible] انسان کسی دوسرے عالم کا پتہ نہیں لگا [illegible]
[illegible]
[illegible] اس لیے [illegible] کسی بات کا پتہ لگانا
[illegible] سے کیا تعلق ہے؟
[illegible] یوں کہیے کہ انسان [illegible] میں بالکل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عالم میں ہوتا ہے لیکن وہ عالم
ارواح میں نہیں ہوگا۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رشید احمد (صدیقی)

ایشور چند رودیاساگر

کلکتہ کے جنوب میں تقریباً [illegible] میل کے فاصلے پر [illegible] ایک مقام [illegible]

[illegible]

[illegible] ایشور چند رپیدا ہوا۔

اس پاکباز عورت کی تصویر [illegible] دیوی تھی جسکی میں [illegible] اسے بھی بڑھ کر [illegible] ... آنکھوں سے آنسو [illegible]

[illegible] عورت [illegible] گیا تھا

[illegible] کو پڑھایا کرتے تھے [illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) اقتصادیات [illegible]
(۵) منطق۔
(۶) ویدانت۔
(۷) علم نجوم
(۸) [illegible]

[illegible]

[illegible] واقعہ کی خبر [illegible] [illegible]

شادی کر دی جائے، صورت کی بھولی تھی، اور نا عاقبت اندیشی پر دلالت کرتی تھی
... نے بہت صاف لفظوں میں بتا دیا کہ آپ نے یہ کام کیا تو سخت
صدمہ پہنچے گا لیکن اس وقت ان کے کہنے کی پروا نہ کی گئی اور
... لڑکی سے شادی کر دی گئی تو ایشور چندر کو جو بیوی کی
... کے پاس سے توجہ نہ کیا، وہ اپنے گھر گئے تو وہ بہت ... کے بعد
گئے ... روپیہ ... کے دیئے دو عورت اس کا منہ دیکھ
واپس ہو گئے ... ایشور چندر نے ... گوارا نہ کر سکا ... دیکھا
پردہ کچھ مجبور کیا، ایشور چندر نے اس حسین لڑکی کے چہرہ کی طرف دیکھا
اور ... سے ... نے جب انھوں نے اس بات پر غور کیا کہ معصوم
و بے بس غریب کو عنقریب مشکلات و دشواریاں اور مصیبتیں پیش آنے والی
ہیں تو بے اختیار ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ ان کے خیالات بالکل
سچ ثابت ہوئے اور لڑکی چھوٹی عمر ہی میں بیوہ ہو گئی۔

جب ایشور چندر نے سنسکرت کالج کا آخری امتحان پاس کر لیا تو انھیں
ودیاساگر یعنی علوم کا سمندر کا خطاب دیا گیا ... [illegible]
[illegible]

ودیاساگر ایک بہت غریب خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے
والد کی آمدنی صرف اتنی تھی کہ جس سے وہ بمشکل اپنا اور اپنے کنبہ کے
لوگوں کا پیٹ پال سکتا تھا۔ ان حالات میں جیسا بھلا کھانا کپڑا
نصیب ہوتا اسی کو غنیمت سمجھا جاتا تھا کیونکہ اتنی توفیق حاصل نہ تھی
کہ کوئی اچھا سا مکان کرایہ لیا جائے یا کوئی نوکر کام کرنے کے لیے رکھیں
ان وجوہ سے ودیاساگر کو بچپن میں خراب کھانا، برے کپڑے، سخت
مکان اور دقتوں اور تکلیفوں میں زندگی بسر کرنا پڑتی تھی۔ انھیں اپنے
والد اور بھائیوں کے سبھی کام مثلاً سودا خریدنا، کھانا پکانا، جھاڑو دینا،
کپڑے دھونا، صفائی کرنا خود ہی کرنا پڑتے تھے۔ ان باتوں کی وجہ سے انھیں
صبح اور رات کے پہلے حصہ میں مطالعہ کرنے کا بہت کم وقت ملتا تھا
لیکن ان مشکلات پر بھی جب کبھی انھیں وقت ملتا وہ مطالعہ میں منہمک
رہتے تھے ... کتاب
... راستہ میں کتاب
... ایک ایک لمحہ قیمتی تھا اور وہ وقت کی بے حد
قدر کرتے تھے لیکن اس پر بھی چونکہ انھیں بہت کم اور ناکافی وقت
ملتا تھا، اس لیے وہ بہت رات گئے تک مطالعہ کرتے تھے۔ سنا گیا ہے کہ وہ رات کے
... بجے سوتے تھے ... انھیں جگا دیا
کرتا تھا ... اس وقت سے لے کر ... مطالعہ میں مصروف رہتے تھے
[illegible]

فائدہ نہیں ہوا تھا۔ ان کے دل میں اس بات کا یقین ضرور پیدا ہو گیا کہ سنسکرت قواعد کو سادہ اور جدید اصولوں پر [illegible] اور یہی وجہ تھی جو بعد میں ان کے لیے موجب شہرت ثابت ہوئی۔ ۱۸۴۶ء میں جب وہ سنسکرت کالج کے اسسٹنٹ سکریٹری تھے تو اس بارے میں انھیں کام کا کافی موقع مل گیا اور بہت جلد انھوں نے اپنے ضبط انتظام اور باقاعدگی سے شہرت حاصل کر لی۔ لیکن جب کالج کے سکریٹری یا منتظم خاص نے ان کی بعض اصلاحی تجاویز پر اعتراض کیا تو انھیں مجبوراً اپنے عہدے سے دست بردار ہونا پڑا۔ [illegible] ان کے ذاتی [illegible] خودداری کا ثبوت [illegible] سنسکرت کالج کے اسسٹنٹ سکریٹری کی حیثیت میں انھیں ایک روز [illegible] ودیاساگر کو اس [illegible]

[illegible]

مسٹر [illegible] نے مجھے سکھایا تھا۔ اس بیان کو [illegible] کہا گیا [illegible] کو جواب دیا گیا کہ آپ ودیاساگر سے اپنے طور پر اس معاملے کو طے کر لیں چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا۔

سنسکرت کالج سے ودیاساگر کا تعلق صرف تھوڑے ہی دن قطع رہا کیونکہ ۱۸۵۰ء میں انھیں [illegible] کی پروفیسری کا عہدہ پیش کیا گیا جسے انھوں نے اس شرط پر منظور کر لیا کہ مجھے پرنسپل یا اسسٹنٹ سکریٹری [illegible] کے زیر انتظامی اختیارات [illegible] جبکہ سنسکرت کالج میں طلبہ کی [illegible]

[illegible]

[illegible] کو ایک ایسے دار العلوم کی حیثیت [illegible] تعلیم [illegible] استاد تعلیم [illegible] [illegible]

[illegible] کی توضیح [illegible]

[illegible] کو بھی [illegible] اختیار [illegible] وقت [illegible] [illegible]

[illegible] کرتے ہیں

[illegible] ایک بنگالی مصنف ابو [illegible] [illegible]

Comedy of Errors

[illegible]

آنریبل مولوی سید حسین بلگرامی

[illegible]

[illegible] قابلیت موجود تھی۔ ان لوگوں میں جو [illegible]

[illegible] میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں [illegible]

مولوی سید حسین صاحب بلگرامی ہندوستان کے [illegible]

[illegible]

[illegible] الامین آپ کے حالات جو [illegible]

آنریبل نواب عماد الملک بہادر مولوی سید حسین بلگرامی سی ایس آئی

[illegible]

انڈیا کونسل [illegible]

نواب نصیر حسین خان صاحب خیال

[illegible]

مرثیہ اردو نمبر پر ایک مستقل مضمون دکن ریویو کے متعدد نمبروں
میں شائع ہوا کیا اور آپ کے زور قلم اور تنقیدی نظر کی دنیا نے داد دی
اور اسی مضمون سے مرثیہ کی خاص وضاحت مجھ میں آئی۔ پھر ایک
عجیب حیثیت مضمون [illegible] کا [illegible] ۱۹۱۰ء میں [illegible]
کے کئی نمبروں میں آپ کے نام سے شائع ہوا۔ یہ مضمون او [illegible]
اس کی نوعیت اردو کی جان اور حقیقتاً وہ لٹریچر ہے جس کی نظیر اردو میں
اتنی کم کہ میر زمن کے سوا کہیں اور نہیں مل سکتی۔ [illegible] میں بالکل
نئی چیز تھی اور [illegible] نواب صاحب کی جادو بیانی وہ قدرت تھی
جو اس زمانہ میں مفقود ہے۔ یہ قصہ اصلاح [illegible] کو نہ ادوں کو
[illegible] کے واسطے یاد ہیں۔ یہ مضمون اس لیے لکھا گیا تھا کہ دوسرے اس
رنگ کو اور شروع کریں مگر اس کا تتبع آسان نہ تھا اور جہاں تک مجھے
علم ہے اب تک اس انداز میں کوئی قلم نہ اٹھا سکا!

مجھے جہاں تک غور کرنے کا موقع ملا نواب صاحب جب کوئی چیز
لکھتے ہیں تو اسے ایسا کر دیتے ہیں اور ان کے قلم سے جیسے کوئی سی بات
ہی نکلتی ہے جو مقبول عام ہو جاتی ہے۔ [illegible] ہمیشہ مسند نشینی
ہی دیکھئے کہ کس انداز و پیرایہ سے زمانہ کے سامنے پیش کیا گیا کہ [illegible]
اردو میں جو کچھ بات ہو گی ہمیشہ اسی کی تقلید کی جائے گی [illegible]
کے مضمون [illegible] مسیری داستان ہی کہ ساتھ اور [illegible]
بس [illegible] اور دکن کی [illegible] تاریخ بھی بیان
کر دی ہے جس سے ہمارے معلومات میں وسعت پیدا ہوتی ہے [illegible]
[illegible] سمجھا دیا کہ [illegible] سے بھی ہو سکتا
[illegible] کہ کسی [illegible]
[illegible] کے معاملات کو دیکھیے
ان کی تحقیقات پیش کیجیے اور [illegible] دیکھنے
[illegible] اور [illegible]

ہر اعتبار سے ہماری قومیت کو مستحکم کرنے والا اور ہماری زبان کو دیگر
(مطلب) زبانوں کے ہم رتبہ ثابت کرنے والا ہے۔

علمی و ادبی مشاغل کے ساتھ ساتھ نواب صاحب موصوف
ایک حد تک دیگر قومی معاملات میں بھی حصہ لیا ہے [illegible]
شہر معروف [illegible] جو مقصد تھا [illegible]
حاصل ہوا [illegible] تحریک اردو [illegible]
میں شروع سے اخیر تک مشورہ دیتے رہے [illegible]
کے بارے میں [illegible] [illegible]
میں آپ [illegible] منتخب ہوئے اور [illegible]
کے ساتھ حیثیت [illegible] کی [illegible]
معاملات سے [illegible] [illegible]
سوسائٹی کے [illegible] کا [illegible]
میں [illegible] آپ ہی کی کوششوں سے جاری ہوئی [illegible]
[illegible] کتاب [illegible] اور [illegible] سے آپ کی
جیسی [illegible] آپ کی [illegible]
اور [illegible] کے ساتھ [illegible] خاص بہت
ہے اور ہمیشہ ان کی امداد پر مستعد رہتے ہیں۔

[illegible] میں آپ کی شادی کلکتہ میں [illegible]
احمد بیگ [illegible] کی صاحبزادی سے ہوئی [illegible]
[illegible] افسوس کہ وہ نوجوانی [illegible]
[illegible] اور تب سے [illegible]
میں [illegible] آپ کی [illegible]
[illegible] کا حیرت انگیز حافظہ ہے لیکن [illegible]
ہی [illegible] رہتے [illegible]
تحقیقات میں رنگ پیدا کرتے ہیں [illegible]

تذکرہ ہے جن گارسن دی تاسی کا صاحب تذکرہ شعرائے اردو
(مسٹر گارسن دی تاسی) فرنچ جو فرانس کی زبان میں ہے اور چار جلدوں میں ہے
آپ اس کا اردو ترجمہ کر رہے ہیں۔ یہ کام سرعت سے جاری ہے خدا
کرے ان کی صحت اتنی دے ... جائے کہ تیسری جلد بھی ... ہاتھوں

تکمیل چنیں
ممتہ صفحات کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں اس مضمون کو تمام کرتا ہوں اور
نواب صاحب کے لیے دعا کرتا ہوں کہ ع اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

محفوظ الحق احسن، عظیم آبادی

شمس العلماء [illegible]

[illegible]

قومی شاعری

عشق ومحبت کے عنوان سے جسقدر سارا [illegible] اسلاف سے [illegible]

[illegible]

انھیں ایسا کرنے پر مجبور کرتا۔

کے باب میں جو قابل قدر خیالات ظاہر کیے گئے ہیں وہ حصہ [illegible] خوان ادب اردو کے خاص غور و خوض کا نتیجہ ہیں جو شعر و [illegible] شاہد ہے بشکر حالی کے مقدمہ چھپے ہیں اُنکے تحت نظر [illegible] شاعری کے دلدادہ و [illegible] کے نام پر [illegible] تعداد [illegible] نقد [illegible] سے دیکھیں تو ممکن نہیں کہ انھیں [illegible] سے اتفاق نہ کرنا پڑے۔

یہ ممکن ہے کہ حالی کے مخالفین اُنکی شاعری کو کسی [illegible] اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حالی کی شاعری کسی [illegible] مقدمہ دیوان حالی بہ [illegible] مصنف کی [illegible] کی کافی دلیل ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حالی کون شاعری کے [illegible] اور [illegible] تاریخ پر [illegible] حاصل ہے جب مسائل غور [illegible] پر نظر ڈالی ہے اور اپنے خیالات [illegible] عقلی دلائل کے ساتھ مشرق و مغرب کے [illegible] کی رائے [illegible] مستند اور قابل قبول کہی جا سکتی ہیں

[illegible] انھیں [illegible] قوم کے سامنے [illegible] خطاب [illegible] کر سکتے ہیں [illegible] زمانہ [illegible] شاعری کی قدر [illegible] کی توقع ہے؟ [illegible] اسراف اور علیٰ ہذا القیاس

ان میں سب [illegible] نصیحت [illegible] کی [illegible] ہو کر [illegible] حدیث و قرآن کے مصداق [illegible] جائے کہ [illegible] کو [illegible] خطاب [illegible] ہو۔ دوسری

خوبی ان قطعات میں یہ ہے کہ ان میں [illegible] زمانہ حال [illegible] کے مطابق ہیں [illegible] کی موشگافیوں سے [illegible] رہا بلکہ [illegible] رنگ میں [illegible] کیلئے [illegible] کا ایک عجب [illegible] کرتے ہیں [illegible] کو [illegible] کے کھنچے ہیں آسانی [illegible] ہیں ؎

حالی [illegible] ۵ [illegible] | جب [illegible]
[illegible] | جب [illegible]
حالی [illegible] | یاروں [illegible]
[illegible] | جب [illegible]
[illegible] دولت [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

بعض قطعے [illegible] کے [illegible] ہیں

خطاب [illegible] ایک قطعہ فرماتے ہیں ؎

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible] کو خطاب کرتے [illegible] نے [illegible]

میں [illegible] کہتے ہیں ؎

اے شعر دلفریب [illegible] | [illegible]
صنعت [illegible] | [illegible]
اہل نظر کی آنکھ میں [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

پہلے دو شعر [illegible] کہ شعر کی [illegible]
آخری دونوں اشعار [illegible] کی [illegible]

ہوکر تو وقت کا تقاضا دیکھیو اور بادِ مخالف کے جھگڑوں پر غالب ہو
تب سوال نہیں صحبت میں جدت کے ساتھ نئے پیرایے میں
... یہ بھی جتا دیا ہے کہ مہذب اور ترقی یافتہ
قومیں ... کیا عجب خیال کرتی ہیں۔ دیکھیے ؎

... اب تقاضا ... جتایا   مگر زمانے سوا کسی حقیقت کا
... جب ... کی ... ہے   یہ جھگڑے میں ہے کہ سکا حبث کی
... اس وقت ... نہ تھے   پھر جب تارے جیسے پیدا ہوں گا
... وقت ... بھی ... جیسے   تا شام نکلے ہیں بہت ایک کے
... کا ... قوم پر ...   منت کے جھگڑے بھی لٹا ہیں کا
جنگ ... کی ... جانے کی بات   گرچہ ... اور ... ساتھ

... پند و نصیحت میں زبان اور لطف بیان کا بیجا ... نسل سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً جب شاعر کو خود یہ باتیں ناپسند ہوں ... اس قسم کے نصیحت میں ... سوختہ ... یا منوتی ... حسن کا ... جیسے ہوں وہ مسلی پر ... مجلس وعظ ... حسن ... صحبت ... کبھی کیفیت انگیز نہیں ہو سکتی۔ البتہ ... کی روانی اور محاورات کے ... سے دلچسپی پیدا ہو گئی ہے ... ؎

... طبیعت کے ...   ذرا وسعت اپنے ... کے
... کا ... ہرگز   جب ... گئے ہوئے ... کے
... آئی طبیعت   تو ... دو ... گئے
... کا ... ہے   تو ... آپ ... کے
... تو ... تو ... ہے   غرض ... کا ... ہوگے

... بیان کی ... میں ... اس وقت ... ہوتی ہے اسکی ... میں بہت ... غالب ... دو ... میں ... اوقات ... ہو سکتی ہیں

یعنی قدیم و جدید دونوں قسم کی غزلوں کا مقابلہ کرنے سے طبیعت کے ... بھی تغیرات کی تیز آسانی ہو جاتی ہے قدیم غزلوں کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے ... ابتدا میں بھی آپ کا مذاق بہت سنجیدہ اور متین تھا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اس مجموعہ میں آپ کی وہ غزلیں عمداً شامل کی گئی ہوں جن میں ... سرمہ اور کنگھی چوٹی کے مضامین لکھے گئے ہوں کیونکہ ہمارا خیال ہے ... کی بابت ... بھی کہیں کنایۃً لکھ چکے ہیں ... اس کو اسی قسم کے خیالات نظم کرنے پڑتے ہیں تاہم ... قدیم ... کو ... صراحت موجود ہے ... تبدیل نہ کی جائے تو بھی ... ہو سکتا ہے کہ رنگ جدید اختیار کرنے سے ... شاعری کا ... خیال میں اصولاً سخت غلطی ہوئی ... میں میر جرأت اور داغ کی خصوصیات تلاش کریں جب حالی ... تب ... رکھ تو ... پرانی بات نکالو ... ہی ... جس طرح افلاطون کا شیکسپیئر بن جانا دیکھنا صرف یہ ہے کہ شاعری کا جو مفہوم حالی نے قرار دیا ہے اس لحاظ سے اُن کے کلام کی کیا حالت ہے اور جب ہم اس معیار پر اسکو دیکھتے ہیں تو وہ ... ہے ... پرانی غزلیں بھی انکی اعتدال پسندی اور سلاست ... کا ثبوت ہیں دیکھیے یہ مطلع ... بلیغ ہے ؎

... کو ... ہو ... کہاں   آپ ... ہو دیکھیے ... کہاں

... کے ساتھ یہ شعر غالب کے طرزِ بیان کی ... ہے ؎

اب ... کا ... بھی   تو ... ہم ... کہاں
... بھی ... اب ...   ... تھا ... ہو ...
... اور ... تنہائی کا   وقت ... رسوائی کا

ایک ... یہ چند شعر قابل ملاحظہ ہیں ؎

... عشق ... تھا ...   تھا حسن ... کوئی ... تھا

[illegible]

دربارہ تصوف اور عشق کے حق میں [illegible] لکھتے ہیں اسکے

[illegible] میں مولانا روم نے [illegible] اپنی بہت

[illegible] ہیں ؎

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں ؎

[illegible]

[illegible]

اس شعر کی کیفیت اور [illegible] کی حقیقت قابل [illegible] ہے ؎

[illegible]

ہو کے چند شعر معانی کی [illegible] مضمون [illegible]

ہیں ؎

[illegible]

[illegible] کی یہ دو شعر [illegible] کیفیت سے پر ہیں ؎

[illegible]

خبر نہیں یہ کہ کیا ہے [illegible]

[illegible]

نعت کا یہ شعر [illegible]

[illegible]

مسئلہ عشق کی [illegible] اور دقائق سے [illegible]

بعض متقدمین کی بدولت عشق [illegible] لوگوں کا کھیل بن گیا اور

رفتہ رفتہ [illegible]

سمجھے گئے [illegible] اس حالت میں جبکہ [illegible] حقیقی

معانی سے [illegible] عشق و محبت کی تعلیم قوم کیلئے [illegible]

ہوگی یہی سبب ہے [illegible]

جس سے [illegible] کہتے ہیں ؎

[illegible]

ابرار تجھ سے ترساں، احرار تجھ سے لرزاں — جو زد پہ تیری آیا سلوگر کے چھوڑا
راہ [illegible] جیسے [illegible] — گردن کشوں کو اکثر [illegible] کے چھوڑا

آگے چلکر تو صاف صاف کہہ دیا ہے ؎

جیتے جی موت کے تم منہ میں نہ جانا ہرگز — دوستو دل نہ لگانا نہ لگانا ہرگز
عشق بھی تاک میں بیٹھا ہے نظر بازوں کی — دیکھنا شیر سے آنکھیں نہ ملانا ہرگز
چاہتے ہو کہ [illegible] — کسی [illegible] ہرگز
ہاتھ ملنے نہ ہوں پیری میں اگر حسرت سے — تو جوانی میں نہ یہ روگ بسانا ہرگز

یہ چار بند ان شعر [illegible] حالی کی ایک مشہور غزل سے لیے گئے ہیں یہ غزل سراپا [illegible] ہے اور [illegible] کلام میں جان [illegible] ہے وہاں حسرت و یاس کا عجیب عالم پیدا ہوتا ہے ؎

تذکرہ دہلیِ مرحوم کا اے دوست نہ چھیڑ — نہ سنا جائے گا ہم سے یہ فسانہ ہرگز
ڈھونڈتا ہے دل شوریدہ بہانے مطرب — درد انگیز غزل کوئی نہ گانا ہرگز
صحبتیں اگلی مصور ہمیں یاد آئیں گی — کوئی دلچسپ مرقع نہ دکھانا ہرگز
لے کے داغ آئے گا سینے پہ بہت اے سیاح — دیکھ اس شہر کے کھنڈروں میں نہ جانا ہرگز
چپے چپے پہ ہیں یاں گوہر یکتا تہ خاک — دفن ہوگا کہیں اتنا نہ خزانہ ہرگز
کبھی اے علم و ہنر گھر تھا تمہارا دلی — ہم کو بھولے ہو تو گھر بھول نہ جانا ہرگز
کر دیا مر کے یگانوں نے یگانہ ہم کو — ورنہ یاں کوئی نہ تھا ہم میں یگانہ ہرگز
داغ و مجروح کو سن لو کہ پھر اس گلشن میں — نہ سنے گا کوئی بلبل کا ترانہ ہرگز
رات آخر ہوئی اور بزم ہوئی زیر و زبر — اب نہ دیکھو گے کبھی لطف شبانہ ہرگز

بزم ماتم تو نہیں بزم سخن ہے حالی
یاں مناسب نہیں رو رو کے رلانا ہرگز

حالی کی نظموں سے [illegible] دلی کا [illegible]
[illegible] حالی سے [illegible]
[illegible]
[illegible]

اوقات نہایت موثر طریقے پر دکھایا ہے [illegible] اسلامی [illegible]
ایسا نہیں کہ کوئی دیکھے [illegible] کو قابو میں [illegible] ہے ؎

پھر زمانہ [illegible] حالی بیٹھا تھا — فضل [illegible] کا [illegible]
وہ زمانہ جو جہاں میں [illegible] — [illegible]
وہ دن گئے کہ [illegible] مشہور [illegible] — [illegible]
[illegible] خراب [illegible] کا — [illegible]
خرد و بزرگ سارے [illegible] — [illegible]
خالی ہیں [illegible] — [illegible]

[illegible] تیری [illegible] کو [illegible]
حرکت میں ہو [illegible]

رباعیات حالی بھی دیگر اصناف سخن کی طرح مفید [illegible] ہیں کہیں وحدت کا ترانہ ہے کہیں [illegible] کی ہے اور کہیں [illegible] فلسفیانہ جذبات کا اظہار [illegible] باری تعالیٰ کی [illegible] سے کام لیا ہے [illegible] ؎

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

—

ہندو نے صنم میں جلوہ پایا تیرا — آتش پہ مغاں نے راگ گایا تیرا
دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے — انکار کسی سے بن نہ آیا تیرا

[illegible] تعلق [illegible]

[illegible] — [illegible]
جو کہتے ہیں [illegible] دنیا — [illegible]

دنیا کے فانی ہونے سے کسکو انکار ہوگا [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے ؎

[illegible] ... وہ جان کو اک کمانی سمجھ
[illegible] ... ہر سانس کو عمر جاودانی سمجھ

[illegible] کے بعد قصائد ہین۔ متقدمین نے قصائد [illegible] [illegible] اعتبار سے خصوصیت کے ساتھ [illegible] سے کوئی مناسبت نہین۔ [illegible] [illegible] قصائد [illegible] کا ثبوت ہین کہ اس [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] کلام مین [illegible]

[illegible] کلام بھی [illegible]

[illegible]

مگر تابہ مسلمان آن متقی ہورہے ہین کی تعداد ایک دو نہین بلکہ بیسون ہی اور نہین سے بعض اپنی شہرت کے لحاظ سے [illegible] کے مستحق ہونے کا استحقاق رکھتی ہین مثل قصیدہ [illegible] اور [illegible] جلد اول [illegible] جس [illegible] مین لکھا گیا ہی اسکا اندازہ [illegible] خوب کر سکتے ہین [illegible] سے آخر تک دیکھے اور [illegible] مین اسکی [illegible] اور [illegible] کی خوبیون کا موازنہ کیجئے۔ [illegible] کہتے ہین

[illegible]

[illegible] ایک لفظ [illegible] کا کام کرتا ہی۔ [illegible] مناسب ہوتا ہی اسلئے سامع کے دل و دماغ [illegible] [illegible] رنگ کے شاعرون مین مفقود ہی اور اسی وجہ سے [illegible] شاعری کو غلطی سے بالعموم [illegible] کہنے لگتے ہین۔

[illegible] کے بیٹے مین ایک [illegible] دل ہی اس لئے اُن کی زبان سے جو بات نکلتی ہی وہ [illegible] کی [illegible] کیفیات سے مملو ہوتی ہی [illegible] غالب [illegible] [illegible] خان [illegible] شہادت مین [illegible] [illegible] حالی کو [illegible] [illegible] قصیدہ مین [illegible]

[illegible]

کا جشن حیدرآباد میں عام طور پر منایا گیا تھا مولانا حالی جو سرسالت
[illegible] کے قدیم متوسلین میں سے ہیں جناب [illegible] کی دعوت پر
وہاں تشریف لائے تھے [illegible] کے اہتمام سے
بھی ایک جلسہ قرار پایا تھا مولوی [illegible] مرحوم [illegible]
مولوی [illegible] شریک تھے۔ مہاراجہ کشن پرشاد بہادر وزیر اعظم
دولت آصفیہ صدر نشین تھے۔ مولانا حالی بھی حیدرآباد میں تھے، ایسے
آپ سے بھی شرکت [illegible] کی درخواست کی گئی تھی تازہ [illegible] لکھنے کا
موقع نہیں تھا آپ نے جلسہ میں جب [illegible] سنائی تو جلسے کی [illegible]
عام ہو چکی تھی وقت مقرر پر [illegible]
حاضرین سے پر تھی اس ذوق و شوق کے باوجود [illegible]
تھا کہ [illegible] کے متعلق مولانا حالی ان خیالات پر [illegible]
جو [illegible] کی طویل مدت میں مولوی محب حسین [illegible]
نثر کے ذریعے سے [illegible] سامنے وہاں پیش کر چکے تھے لیکن [illegible]
مولانا نے [illegible] اور مؤثر انداز میں [illegible] شعر پڑھا [illegible]
[illegible] بیٹھو تو [illegible] بستی [illegible] بیان [illegible]

تو حاضرین [illegible] کو [illegible]
[illegible] کا [illegible] نشین [illegible]
میں اس [illegible] کا اظہار کر کے [illegible] کرتے کہ
[illegible] کے مدارس [illegible] میں داخل [illegible]

[illegible] کہ مولانا حالی کا [illegible]
کی کتابوں میں داخل [illegible] توجہ [illegible]
کتابوں میں [illegible] ایسا [illegible]
کی اردو کتابیں [illegible] تالیف [illegible] میں [illegible]
کلام حالی کو نمایاں جگہ دیجائے۔

مولانا حالی اور ان کے کلام کے متعلق تفصیلی بحث کی گنجائش
یہاں اس سے زیادہ نہیں نکل سکتی [illegible]
[illegible] کی ضرورت تھی [illegible]
ناظرین [illegible] کا [illegible]
اور [illegible]

[illegible] ہندوستان [illegible] حیثیت [illegible]
زیادہ تر مسلمانوں [illegible]
[illegible]
کی مختلف قوموں کے درمیان میل جول اور محبت [illegible]
[illegible] ہمیشہ حامی رہے ہیں [illegible]
نہیں ہوا اور یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام [illegible]
[illegible] ہیں اور [illegible]
جیسے [illegible] کی [illegible] کا [illegible]
ہو جائیگا۔

[illegible] مسلمانوں میں انہیں "قومی شاعر" کا [illegible]
حاصل ہے اور انکی حیثیت [illegible] میں [illegible]
[illegible] تسلیم کیجاتی ہے۔ اب [illegible] کا بھی [illegible]
میں رہا [illegible] شہرت ہندوستان سے [illegible] یورپ تک [illegible]
[illegible] انگلینڈ میں انکی رباعیات کا ترجمہ [illegible] میں [illegible]
[illegible] کو [illegible]
[illegible]
[illegible] لکھتے ہیں۔

حالی کا [illegible] ایک نکتہ [illegible]
کہ [illegible] کا [illegible] کلام ایک ہے حقیقت میں [illegible]
مطابقت مولانا حالی کی ذات بابرکات میں [illegible]
آجکل ہندوستان میں ایسے ہی شاعروں کی ضرورت ہے [illegible]

[illegible] پرورش [illegible] بلکہ بہت سی باتیں ہم [illegible] سے بہتر سمجھتے ہیں [illegible] تمدن و معاشرتی [illegible] [illegible] [illegible] شاعری [illegible] تمام عیوب [illegible] [illegible] [illegible] شاعری کو فضول [illegible] ہیں

سمجھتے بلکہ بخلاف اسکے ہمارا عقیدہ ہے کہ ان کی شاعری بہت کم مفید تاثر کا سبب ہو جس سے مسلمان بالخصوص متمتع ہیں خود ان کا یہ شعر ان کے حسب حال ہے

گو کہ حالی ہے استادوں کے آگے ہیچ
کاش ہوتے ہمکو دن ایسے ہی اپنے ہیچ

سید محمد فاروق

اساتذۂ اردو کی فارسی شاعری

[illegible] وقت [illegible] [illegible] ہندی [illegible] [illegible] قطعات میں مستعمل تھی جہاں [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

کی کچھ بہت زیادہ [illegible] نہیں ہے [illegible] گرچند عربی فارسی [illegible] اردو [illegible] کے قابل نہیں عجیب بات ہے کہ فارسی شاعری کی ابتدا خود ہندوستان میں [illegible] فارسی شاعری بحیثیت شاعری [illegible] [illegible] شاعری کی [illegible] فارسی شاعری کو اس حصہ سے کوئی [illegible] نہیں [illegible] ترقی معاشرت کی [illegible] [illegible] فارسی شاعری کی [illegible] [illegible] [illegible] شاعری نے [illegible] [illegible]

[illegible] نکات میں معلوم ہو سکتا ہے

اردو [illegible] شاعری کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شاعری کا ہیجان

پنڈت رتن ناتھ سرشار لکھنوی

[illegible]

[illegible] کرتا ہے [illegible] سے
[illegible] کا مجموعہ [illegible]
[illegible] اس سے [illegible] کی [illegible]
[illegible] اس زمانے میں [illegible] کی [illegible]
[illegible] مبادیات [illegible]
[illegible] سے قطع نظر

[illegible] ہیں

[illegible] میں جس نے [illegible]
[illegible] کر لی اور [illegible] انھوں نے [illegible]
[illegible] اپنے [illegible]
[illegible] جس قدر [illegible]
[illegible] سب انھیں کے
[illegible] ہوئے

[illegible] مولوی [illegible]
[illegible] تحریک جاری رہے [illegible]
[illegible]
[illegible] صرف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی تحریک [illegible] نہیں ہوتا [illegible]
[illegible]
[illegible] تیس [illegible]

پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی کچھ غیر ہی کی طرف سے ہوتا ہے کہ سید اور ان کے رفقائے کاموں کے [illegible] اس حلقے سے مل کر ہوتے ہیں ان سے کسی خواب میں بھی توقع نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح دیکھیے اردو علم ادب میں جتنی بھی نئی چیزیں آپ کو ملیں گی وہ تقریباً سب کی سب ایسے لوگوں [illegible] کا [illegible] ہوئی ہیں جن کا [illegible] تربیت کے [illegible] کرنے کے علاوہ یورپین علم ادب وغیرہ سے آگاہی حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا۔ مولانا آزاد مولوی حالی، [illegible] کا [illegible] مولوی نذیر احمد، نواب محسن الملک ان میں سے کون یورپ [illegible] کے تعلیم یافتہ تھے اور [illegible] جا کر یا ہندوستان میں بیٹھ کر مغربی خیالات سے [illegible] نوبت آئی تھی [illegible] میں [illegible] اور قوم نے اردو ادب کی کایا پلٹ دی اور یہی وہ مبارک نفوس ہیں جنکی زبردست ذہنی کاوشوں نے اردو لٹریچر کی تاریخ میں ایک شاندار اور روشن باب کا اضافہ کیا ہے۔

بہرکیف اسے اتفاقی بات سمجھو یا کسی خاص سبب کا لازمی نتیجہ [illegible] نے جو پودا نصب کیا تھا اسے سینچنے والے بہت جلد کئی ایک پیدا ہو گئے اور گو ابھی تک اس پودے میں پورے طور سے پھل نہیں لگے لیکن کون یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ یہ خشک ہو جائیگا۔ سرسید [illegible] [illegible] کی [illegible] نکا۔ [illegible] [illegible] کی بیداری میں صرف کیا [illegible] [illegible] مغربی تاریخ [illegible] میں [illegible] ان حضرات کے قدم [illegible] اس وقت [illegible] بھی [illegible] [illegible] نتیجہ یہ ہوا کہ خوب [illegible] [illegible] نمونہ کا [illegible] ابھی ایک [illegible] بھی [illegible] پرنسپل اور [illegible] کی [illegible] ایک

حد تک مولانا نذیر احمد کی بعض کتابوں (بالخصوص مراۃ العروس وغیرہ) سے پوری ہو گئی تھی لیکن نقصان یہ ہوا کہ یہ کتب عورتوں کیلئے لکھی گئی تھیں اور اسلئے عمداً ان میں بعض ان اُمور سے احتراز کیا گیا تھا جو مغربی ناولوں کے بنیادی پتھر تسلیم کیے جاتے ہیں۔

اس مسئلہ پر [illegible] حاصل ہو گا کہ اردو میں قصہ نگاری کا قدیم رنگ کیا تھا [illegible] اردو [illegible] ہیں محض [illegible] سے خود طلسم ہوش ربا، بوستان خیال [illegible] کی بعید از خیال اور خلاف عقل و قیاس سرگذشتوں کا [illegible] ہوا مگر [illegible] ان کتابوں کے مصنفین کی [illegible] فرق میں [illegible] ہو سکتا ہے لیکن [illegible] باوجود [illegible] کہنا پڑتا ہے کہ یہ فسانے اصلیت سے خالی تھے اور اس وجہ سے ان سے وہ [illegible] جو آج [illegible] ناولوں کے ذریعہ سے ہو رہا ہے [illegible] ان ناولوں اور قصوں سے اخلاقی، تمدنی اور معاشرتی [illegible] حاصل [illegible] ہو رہے ہیں [illegible] افسانوں سے [illegible] [illegible]

کی جدید طرز کی فسانہ [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] میں اصلیت کا رنگ
پیدا کیا ہے۔

سرشار کی [illegible] تصنیف جس نے [illegible] میں انکی [illegible]
[illegible] فسانہ آزاد ہے [illegible]
[illegible] مضمون کے [illegible] انگریزی میں
[illegible] فسانہ کی شان [illegible] سرشار کے سوا کسی
[illegible] نے اس طرز کی کتاب تصنیف کرنیکی [illegible] سرشار سے
مستقل کتاب مرتب کرنے کی جگہ [illegible] مضمون کی حیثیت سے
[illegible] میں [illegible] شروع کیا اور جب انھیں معلوم ہو گیا [illegible]
[illegible] ہو تو سے [illegible]
فسانہ [illegible] قدیم [illegible] کی آمیزش [illegible] کے ساتھ
[illegible] سے پسند کرتے ہیں [illegible]
[illegible] خصوصیات کو [illegible] تصفیہ کرنا چاہتے ہیں۔

[illegible] خصوصیت [illegible] کہ اس میں
[illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] ایک بات ایسی بھی ہو
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] استقلال میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا [illegible]
[illegible]
[illegible] کی کامیابی اور مقصدوری خود

انسانی کوششوں کا نتیجہ ثابت کی جائے تو یقیناً اس کے عزم اور
ارادے بلند ہوں گے اور وہ یہ خیال کرے گا کہ اس شخص کی طرح
میں بھی اپنے دماغ اور دھن سے کام لیکر مقصدور ہو سکتا ہوں۔

۲۔ دوسری خصوصیت فسانہ کی یہ ہے کہ اس میں جسقدر باتیں لکھی
ہیں وہ ایسی ہیں کہ کسی حیثیت سے کسی کو انکار کی جرأت نہیں
ہو سکتی کوئی مبالغہ نہیں کوئی واقعہ ایسا نہیں دکھایا گیا جسکی ہو بہو
تصویر نہ کھینچی ہو [illegible] کے لیے فسانہ آزاد کے چند صفحات
دیکھیے جہاں آزاد و خوجی وغیرہ کی سیر [illegible] اور وہاں کی کیفیت [illegible]
[illegible] پھرتے ہیں۔ یہ حالات مطالعہ کیجیے تو ممکن نہیں کہ وہی
سماں نظروں کے سامنے پھر نہ جائے۔

۳۔ ناول کی کئی قسمیں ہیں کسی میں کوئی تاریخی واقعہ درج ہوتا ہوا
کسی میں [illegible] کی حیثیت [illegible] کوئی کسی خاص
[illegible] کا آئینہ ہوتا ہے فسانہ آزاد [illegible] سوسائٹی
کی [illegible] عجیب ترین [illegible] سرشار کی وہ ایک اور
[illegible] وغیرہ اس خصوصیت [illegible] جسقدر
میں سرشار [illegible]
[illegible] تعلق اور وہ سے
[illegible]
اور عجیب معلوم ہوتا ہے کہ ان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۔ [illegible]
[illegible]

عشق و محبت کی سرگذشت کا [illegible] جس سے اصل
کتاب پایۂ [illegible] سے ساقط ہو جاتی ہے۔ البتہ [illegible] میں
[illegible] وقت کے
[illegible] ہے [illegible] قسم
[illegible] دلچسپی کی [illegible] ہیں [illegible] ان کے
[illegible] ہونے کی وسعت [illegible]
[illegible] کتاب [illegible]
[illegible] اسی قسم کے [illegible]
سب [illegible]
[illegible]
ان کتابوں کے مطالعہ سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قسم کا [illegible]
[illegible]
[illegible] ان کتابوں میں [illegible]
[illegible]
[illegible] ان قسم کی
[illegible]
[illegible] نہیں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نویسی کا نمونہ ہی نہیں سمجھتے بلکہ ان باتوں [illegible] بحث
میں [illegible] کا [illegible] حاصل ہوگا۔
[illegible] تصانیف بھی ہیں لیکن درحقیقت
ان کا [illegible] تصنیفات [illegible] میں سے
[illegible] قابل تذکرہ ہیں
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] کتابیں لکھی ہیں [illegible]
[illegible] وغیرہ کے
[illegible]
[illegible]

[illegible] کتابوں کے متعلق [illegible] ان کے تمام
[illegible] ایک ہی قسم
[illegible]
[illegible] معاشرت
[illegible] سے
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی طرف توجہ کرنے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حاصل ہوتا ہے
[illegible]

کسی کتاب یا کسی مصنف کی تصنیف کی قدر و منزلت دیکھنے سے بھی معلوم ہو سکتی ہے کہ اس کتاب یا ان کتابوں کی وجہ سے اس زبان کے عام علم و ادب پر کیا اثر پڑا۔ سرشار نے ناول نویسی کی جدید شاہراہ کھول کر اُردو اہلِ قلم کا ایک معقول گروہ اسپر چلنے کیلیے تیار کر دیا ہے اور اب جتنے نئے ناول لکھے جاتے ہیں وہ اصولی طور پر سرشار کے نمونے پر ہوتے ہیں۔ اصول سے ہمارا یہ مطلب ہے کہ اگرچہ بعض پلاٹ اور واقعات کی ترتیب کے لحاظ سے بعض جدید ناول فسانۂ آزاد سے افضل ثابت ہوئے ہیں لیکن فی الحقیقت وہ فسانۂ آزاد کے اتباع و تقلید سے اس لیے باہر نہیں کہے جا سکتے کہ سب سے پہلے فسانۂ آزاد ہی نے جدید قصہ نویسی کا نمونہ پیش کر کے دکھایا تھا کہ قدیم طرز کے فسانوں میں کیا [illegible] ذوق کی ہے اور فطرتِ انسانی کے کارنامے کس طرح آشکارا کیے جا سکتے ہیں۔ بہرحال اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سرشار کی تصنیفات نے اردو کے فنِ افسانہ نویسی کو خاص قوت پہنچائی ہے اور [illegible] ہو کر [illegible] کا مستحق نہیں سمجھتے جو [illegible] ہے۔

جدید طرز کے فسانوں کے [illegible] سرشار [illegible] کی [illegible] بھی اور بھی ہو [illegible] ان کے مضامین [illegible]
[illegible]
حاصل کرنے سے [illegible]
[illegible] کتاب کا ترجمہ کرتے [illegible]
[illegible]

قابلیت انگریزی دانی میں [illegible] ضرور تھی۔ عربی فارسی کی تعلیم اس وقت شرفائے ہنود میں عام طور پر رائج تھی اور سرشار بھی ان دونوں زبانوں سے [illegible] واقف تھے چنانچہ کی عمر میں انکے باپ پنڈت بیج ناتھ کا انتقال ہو گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شفیق باپ کا سایہ سر سے اُٹھ جانے کے باوجود [illegible] اسکا ثبوت اُن کے علمی مضامین سے بھی ملتا ہے۔

[illegible] میں [illegible] اودھ اخبار کا ایڈیٹر [illegible] انکے زمانے میں جو شہرت اور ہردلعزیزی [illegible] حاصل ہوئی اُسکی نظیر [illegible] [illegible] فسانۂ آزاد [illegible] شائع ہوتا تھا اُس وقت اودھ اخبار کی مانگ بہت بڑھ گئی تھی اور [illegible] اخبار کے حصہ میں آئی۔

اودھ اخبار [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] نظام مرحوم کی شاگردی کی یادگار ہیں [illegible] عشق [illegible] محبوب [illegible]
[illegible] کے بیٹے [illegible] کی سرپرستی میں حضرت سرشار کے [illegible]
[illegible] ہوئے تھے [illegible] تسکین [illegible] بہت
تھی لیکن [illegible] دوسروں کے [illegible] تھے تازہ [illegible]
[illegible] حضرت سرشار [illegible] ہیں

سرشار [illegible] سرشار تھے [illegible] سے انھیں [illegible]
[illegible] تھا۔ کسی وقت اُسکی کیفیت سے خالی نہوتے تھے جب کہیں
[illegible] ہوئی جنون کا تسلسل اُن کی
[illegible] تھا۔ اس بے اعتدالی نے جہاں ایک طرف اُنکے
[illegible] کو صدمہ پہنچایا وہاں دوسری طرف اُنکے آفتاب کمال کو
بھی گہن لگا دیا تھا قاعدے کی بات ہے کہ انسان جسقدر [illegible]
اُسیقدر اُسکا ہنر چمکتا جاتا ہے لیکن سرشار کی [illegible] کیفیت
تھی جیسے جیسے وہ [illegible] ویسے ویسے اُن کے جوہر فن کی [illegible]
[illegible] اگر غائر نظر سے دیکھا جائے تو سب سے قوی یہی ہوگا
[illegible] اُنھوں نے [illegible] کو منوا لیا [illegible] برباد کر دیا تھا۔

سرشار کا اصل نام پنڈت رتن ناتھ تھا لیکن وہ زیادہ تر اپنے
تخلص سے مشہور ہیں [illegible] کو [illegible]
[illegible] میں بھی انھیں مہارت تھی بیشک وہ شاعر تھے [illegible]
[illegible] کہتے تھے لیکن [illegible] عظمت کی [illegible] دوسری [illegible]
[illegible] کے چند متفرق شعر یاد [illegible]
[illegible] تھا [illegible]
[illegible] کا ثبوت [illegible]
[illegible] کہ حضرت سرشار نے [illegible]
[illegible] تو وہ [illegible]
[illegible] جو ناظرین مضمون کی [illegible] کا اندازہ [illegible] ہیں ؎

[illegible] سیہ [illegible] ساقی کا [illegible] سے [illegible] خنجر ہے
[illegible] شعر [illegible] جو [illegible] کے قابل ہیں ؎
[illegible] ہیں [illegible] سرشار کسی کی
سیاہ بخت [illegible] ہیں [illegible] پریشان [illegible] ہیں
شاعری میں حضرت تیر [illegible] لیکن اُنکے اشعار
[illegible] اُنھوں نے [illegible] اُستاد کی [illegible]
نہیں کی [illegible] زبان کو [illegible] سرشار کی [illegible]
اسکے ثبوت میں [illegible] ہیں ؎

[illegible] | آ [illegible] ہے
[illegible] | خوشبو [illegible]
سرخوش [illegible] | [illegible] سے [illegible]
بدمست ہوں [illegible] | زاہد کو [illegible]
برسائے [illegible] ساقی | دکھلا دے آفتاب ساقی
[illegible] | [illegible] خزانے
[illegible] | [illegible]

ساقی [illegible] سرشار [illegible] کو [illegible] کی شرب [illegible]
تھی [illegible] اُن کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی سرشار [illegible]
اُن کی [illegible] میں موجود ہے [illegible] شعر [illegible]
[illegible] صبح صبوحی کی
کیفیت [illegible] ہے ؎

[illegible] سپیدہ صبح | [illegible] سپیدہ صبح
[illegible] | [illegible]
بھینی بھینی مہک گھونگی | اور [illegible]
[illegible] ساقی [illegible] | [illegible]
وقت سحر [illegible] | [illegible] سب [illegible]

ایک چلو کے دینے میں یہ تکرار [illegible] ہوش یار
مرغان چمن بہ نکہت رانی [illegible]
نوبت بہ نکہت بہار ہی ہے [illegible]

بعض مخصوص تشبیہیں [illegible] میں مثلاً [illegible] کیفیت خیز [illegible] ہوتی [illegible] سے خالی نہیں [illegible] اپنے [illegible] دونوں [illegible] اردو لٹریچر [illegible] میں داخل کر سکیں تو یقیناً عجیب و بیش بہا اضافہ ہوگا

اسی مثنوی میں ہندوستان کی گزشتہ عظمت کا نوحہ [illegible] میں پیش کیا ہے

اب ہند میں کیا [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
حکمت [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
جھنڈو بید کہ جن کی [illegible] تھے [illegible] تھے
دھونی جس کو بھو جان [illegible] کا [illegible]

وہ علم وہ فضل اب ڈبویا
جو کچھ سیکھا تھا اب وہ کھویا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میر تعشق لکھنوی

[illegible]

قلوب اثر ... ہوتے اور ... ہوتے۔ لیکن نقش کے ... اشعار ... [illegible]

... دماغ کو ... خوبیوں کے عوض ... [illegible]

کرتے ہیں ... [illegible]

[illegible]

دلنشین ہے گویا یار مسدی اور خاکساری کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے۔
(۴) اس شعر کا مضمون بالکل سچا اور مطابق قانون قدرت ہے۔ اسی
مضمون کو حضرت غالب نے بھی کس خوبی سے فرمایا ہے ؎

بن گیا تیغ نگاہ یار کا سنگ فساں | مرحبا میں! کیا مبارک ہے گراں جانی مجھے

عشق کا سفر بھی ... [illegible] ایک ... [illegible]
... موجود ہے

(۵) پانچویں شعر کا مضمون حسن کے لحاظ سے قابل تعریف ہے ... [illegible]

[illegible]

یوں ہی چھوٹی بحروں میں [illegible] ... ہو گیا ... [illegible]
[illegible] ... ہیں جنکی ... [illegible]
... اسکا اندازہ ذیل کے انتخاب سے بخوبی ہوگا ؎

[illegible]

ان دو شعروں کا انداز بھی دیکھیے ؎

[illegible]

سید محمد فاروقی [illegible]

سید محمد مرتضیٰ بیان و یزدانی میرٹھی

[illegible]

[illegible]

آخر وہ وقت بھی آ گیا جس سے کسی ذی روح کو چارہ نہیں [illegible]

[illegible] میں [illegible] انتقال کیا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

سید بیان کی شاعری پر تبصرہ

حضرت بیان کی شاعری کا پایہ بہت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ذکر [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible] نعتیہ کلام [illegible] حضرت محسن کاکوروی [illegible] نعت [illegible] حضرت [illegible] نعتیہ کلام [illegible]

[illegible] مضامین [illegible] حقیقت [illegible] شاعر کے دیوان میں چند نعتیہ غزلیں موجود ہونگی [illegible] میاں لکھنوی نے [illegible]

[illegible] آں حضرت کی شان میں ایسی غزلیں اچھا کہا ہو [illegible] دل سے نکلی ہیں [illegible] نعتیہ [illegible]

ہے جس کا مطلع ہے ؎

[illegible] بے نقاب [illegible] گیسوؤں والے آجا
[illegible]

[illegible] کلی میں چھپانے آجا
[illegible]

[illegible] آجا
[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک نعتیہ غزل اور قابل ذکر ہے جو ایک [illegible]
[illegible] لکھنے کے لائق ہیں ؎

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

نعتیہ کلام [illegible]
[illegible]
[illegible] لکھے ہیں ؎

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے ؎

[illegible]

(اعتبار الملک جناب مضطر خیرآبادی)

[illegible] جلد نمبر ۲

[illegible] آپ کی [illegible] کس نوع کی تفصیل [illegible]

[illegible] بھی تھیں۔

[illegible] کی ولادت [illegible] میں ہوئی [illegible] عربی فارسی کی تعلیم

[illegible]

ان کی تصنیفات [illegible] موجود ہیں [illegible]

[illegible]

لکھی اُس کا مطلع حسب ذیل ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

بھیجی اس غزل کا مطلع تھا

[illegible]

[illegible]

سیکڑوں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شاعری کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نظر لکھنوی کی غزل پر ایک سرسری نظر

[illegible]

پھر فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پھر فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پھر فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پھر فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پھر فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زندگی کا لطف [illegible]

[illegible]

زمانہ مجھکو بُرا کہہ رہا ہے کہنے دو
مین جانتا ہون زمانے کا اعتبار نہین

[illegible]

[illegible] انگریزی [illegible] ترجمہ بھی [illegible] کے [illegible] ترجمہ
کرتے وقت ان سے بھی مدد لی جاتی تھی جب [illegible] ترجمہ ہو چکا تو [illegible]
کی لکھوائی [illegible] کا [illegible] ہی [illegible]
[illegible] کا سلسلہ جاری ہو چکا تھا [illegible]
[illegible] کریں [illegible] بھی [illegible]
[illegible] جناب [illegible]
کیا [illegible] نظر [illegible]
[illegible]
[illegible] ہیں۔

[illegible]

[illegible] کی ایک نظم [illegible]

[illegible]

[illegible]

اس سلسلہ کو جاری رکھنے کی ضرورت نہ تھی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] شاگرد [illegible]

(رائے بہادر منشی پراگ نراین صاحب بھارگو)

نوبہار گلشنِ تمنا سے اُٹھ گیا
مرحوم ایک ہی تھا جو دنیا سے اُٹھ گیا

[illegible]

ہندوستان ایسے اہل سخن

رائے بہادر منشی پراگ نراین صاحب بھارگو [illegible]

بھی تمام کی جس میں نادر طلبا کو [illegible] تعلیم بجا آتی ہو لکر ان کی رہائش اور [illegible] معقول انتظام ہو [illegible] یونیورسٹی میں آپنے تیس [illegible] بی [illegible] اور [illegible] کالج کے آپ [illegible] [illegible] اور [illegible] جس [illegible] آپ [illegible] کی [illegible] میں [illegible] تعلیم [illegible] بھی تھی ایک اسکیم آپ کے زیر غور تھی [illegible] ایک سکول کھولا جائے جس میں [illegible] دیہات [illegible] تعلیم کی جو کمیٹی گورنمنٹ نے قائم کی تھی آپ اسکے [illegible] اس کمیٹی میں [illegible] تھا کر [illegible] میں [illegible] بہت بد [illegible] لیے جائیں۔ جب [illegible] ہوا [illegible] ہوں [illegible] کو [illegible] محسوس ہوتا [illegible] حریت کے ہر ایک کو خوشنما فی [illegible] ہو سکتی اور [illegible] تو [illegible] کونسل [illegible] بھی پیش کیا [illegible] جا [illegible] خواہش پر واپس لے لیا [illegible] [illegible] کو [illegible] ان [illegible] کیا گیا [illegible] ترقی [illegible] کالج کے آپ ممبر بنائے گئے [illegible] کی [illegible] حریت کی ترقی [illegible] [illegible] میں [illegible] تو آپ بھی [illegible] ممبر [illegible] سال [illegible] گورنمنٹ [illegible] اپنی کونسل [illegible] میں [illegible] آپ [illegible] بھی [illegible] انتخاب [illegible] میں [illegible] کی [illegible] کانفرنس کے آپ پریسیڈنٹ مقرر ہوئے تو آپ [illegible] [illegible] میں [illegible] کیے جانے [illegible] سال آپ [illegible] میں [illegible] کانفرنس کے استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین تھے

گر قصا [illegible] کے معاملات میں کبھی دخل [illegible] پیشتر [illegible] کو لیگ کی [illegible] سے [illegible] ایسے [illegible] جن سے [illegible] [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible] کہ [illegible] آپ سے [illegible] بہت [illegible] آپ نے [illegible] [illegible] عدالت میں [illegible] آپ کی [illegible] خدمت کی ہو

ایک مرتبہ ایک [illegible] کے [illegible] آپ کی خدمت [illegible] بیان کیا [illegible] میرا [illegible] حرکت کی ہے [illegible] آپ بھی بیٹھے [illegible] ہوئے [illegible] اور [illegible] کو بھی [illegible] دیا [illegible] کی [illegible]

(لکھنو کا قومی ہفتہ)

[illegible]

بھی اس بات پر مصر تھے کہ ایک بنگالی نژاد شخص کیونکر ایسی سلاست اور صحت کی لطافت کے ساتھ ایسا عالمانہ مضمون اردو میں [illegible] ہوا علوم اور [illegible] کی [illegible] [illegible] پر [illegible] حاوی ہو سکتا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ مولانا اس مضمون کو [illegible] پروفیسر صاحب کی زبان سے سن کر [illegible] [illegible] غیر مسلم بنگالی شخص [illegible] [illegible] صاحب [illegible] اس مضمون [illegible] سے طبع [illegible] ہیں گے۔

[illegible] مضمون کے [illegible] پروفیسر [illegible] صاحب [illegible] بی اے [illegible] [illegible] [illegible] کے سب [illegible] [illegible] کے [illegible] ہیں۔

[illegible] کی یونیورسٹی میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بھی [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] کیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] داخل کیا جائے۔

[illegible] پروفیسر مرزا محمد ہادی صاحب بی اے [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] مضمون [illegible] [illegible] یونیورسٹی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] یونیورسٹی کی اس [illegible] [illegible] تو یہ ہوتا ہے کہ مشرقی علوم میں [illegible] طلبہ کو کوئی

معقول دستگاہ بہم ہونے پائی۔ دوسرے ان کی ذہنی ترقی پر بوجہ اس کے کہ اس ذریعہ سے تجدید کرنے کے بجائے رٹنے کی ضرورت زیادہ ہو جاتی ہے نہایت خراب اثر پڑتا ہے۔ [illegible] موصوف کی [illegible] یہ خواہش تھی کہ کانفرنس کی طرف سے جو [illegible] یونیورسٹی [illegible] [illegible] ایک [illegible] یونیورسٹی کو توجہ دلانے کی [illegible] [illegible] صاحب کا رزولیوشن [illegible] [illegible] تھا اس لیے مضمون [illegible] کی امید کے سلسلے میں اپنے خیالات کو بوضاحت ظاہر کرنے کے لیے موقع نکال لیا۔

ہاں یہ تو کہنے سے رہ ہی گیا کہ دوسرے جلسے کا ... [illegible] ہونے کے بعد سب سے پہلے [illegible] [illegible] کا مندرجہ ذیل [illegible] [illegible] [illegible] جو موصوف نے اپنے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے صدر اردو کانفرنس کے نام بھیجا تھا:۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کیا [illegible] جو ترقی ان کی ترقی کے لیے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہوں کہ وہ کانفرنس کے [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فرمائے۔

مولانا [illegible] صاحب [illegible] نے ایک بیش قیمت مضمون لکھا تھا جس کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اردو [illegible] صاحب موصوف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بھی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مضمون [illegible] [illegible] [illegible] صاحب موصوف کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تھی [illegible] [illegible] [illegible] کر [illegible] کوئی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کیونکہ وقت کم تھا اور [illegible] [illegible] باقی تھیں اس وجہ سے صرف [illegible] [illegible] نہیں پڑھا جا سکا۔ [illegible] کی [illegible] [illegible] میں یہ مضمون

بھی تمام و کمال شائع کیا جاتا ہے

ختم مضمون پر ایک صاحب نے جو عالمباد گنج محلے کے مدرسہ سے تعلق رکھتے ہیں یہ اعلان کیا کہ مشہور شاعر [illegible] اپنے دیوان کے بچاس نسخے انجمن ترقی اردو کو عنایت فرماتے ہیں۔

اسکے بعد مولانا عبد الحلیم صاحب شرر نے ایک مختصر تقریر کے ذریعے حسب ذیل رزولیوشن جلسہ کی منظوری کے لیے پیش کیا۔

[illegible]

تجربات کی بنا پر جو لٹریری سے متعلق ہمیں ایک [illegible] کی حیثیت میں اتنی مدت سے حاصل ہوتے ہیں [illegible] کے سبب سے جن کا تجربہ [illegible]

[illegible]

منتشر مطلب کی ایک کیفیت بہم کی جائے اور اس کو حسب ضرورت اپنی حالت مین استعمال کرنے کا اختیار دیا جائے۔

پنڈت گوکرن ناتھ مشرا نے مسٹر سی وائی چنتامنی کی تائید کی ۔ انہون نے اس امر پر افسوس ظاہر کیا کہ ہندوؤن سے اس بات کی توقع رکھتا ہے کہ وہ انجمن ترقی اردو مین ہمدردی ظاہر کرین جب تک کہ مسلمانون کی تعلیمی کانفرنس کا ایک شعبہ نہ ہو ۔ اور ہندوؤن کا یہ کہنا بالکل حق بجانب ہے کیونکہ مسلمانون سے کون توقع رکھتا ہے کہ وہ ہندو سبھا کے کسی شعبے مین کبھی کوئی دلچسپی لے سکین گے۔

یہ تحریک اتفاق رائے سے منظور ہوئی اور رودادِ جلسہ ختم کی گئی۔

جلسہ ختم کر دی گئی۔

اُردو پریس کانفرنس

بیان اس بات کے لیے کسی طویل بحث کی حاجت نہین کہ ہندوستان کی خستہ حالت اردو کے پریس کو بھی تقویت اصلاح کے لیے ایسی ایک مستقل انجمن اور سالانہ جلسہ کی ضرورت ہو اور جب تک سب متحد ہو کر اردو کی حفاظت مین اس قسم کے اتحاد عمل کی قوت پیدا کرینگے اس جلیل القدر فرض کی ادائگی سے جو اہل ہند کی اصلاح و ترقی کے متعلق اس پر عائد ہیں ہرگز عہدہ برآ نہ ہو سکے گا۔ اس لیے ...

صاحب شیدا اور جوبی ایڈیٹر ہندوستان "لاہور منعقد ہوا۔ اور بنگال
صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ، دہلی، پنجاب اور بمبئی کے اردو اخبارات
و رسائل جات کے قریب [illegible] تعداد [illegible] نے اس میں حصہ لیا [illegible]
اردو اخبارات [illegible] سے ایڈیٹروں [illegible]
[illegible]

[illegible]

نیز لال لکھنؤ جو جلسے کے [illegible] مسٹر [illegible] دیش کی [illegible]
کرتے ہیں [illegible] اختیار [illegible]
[illegible] مسٹر [illegible]

(۲) اردو پریس ایسوسی ایشن کا مقصد یہ ہوگا کہ ہندوستان کے
اردو پریس کو [illegible]

[illegible]

ترتیب قواعد وضوابط کی کمیٹی حسب ذیل اصحاب منتخب ہوئے۔
۱۔ سید سلیمان صاحب ندوی ایڈیٹر معارف ۲۔ پنڈت کشن پرشاد صاحب کول ایڈیٹر [illegible] ۳۔ سید جالب صاحب دہلوی ایڈیٹر ہمدم۔

[illegible] اس زمانہ میں ملک یک جہت عالمگیر جنگ [illegible] نامکمل طاقت کوشش [illegible] ضرورت [illegible] حاصل کرنا چاہیئے [illegible]

[illegible]

رقم جمع کرنے پر اسی مد میں دیا گیا [illegible] تمام ان مقاصد [illegible] صاحب جو اردو اخبارات کی موجودہ حالت سے ہمدردی رکھتے ہیں حسب ضرورت ان [illegible] کی درخواست کی جائے۔

اب اس سرمایہ کو ایسوسی ایشن کے مقاصد کی کامیابی کے لیے صرف کیا جائے اور اخبارات کے حقوق کی حفاظت کے لیے [illegible] اور تحریر [illegible] اس تحریک کو پھیلایا جائے۔

[illegible]

محرک: سید جالب دہلوی ایڈیٹر ہمدم۔ مؤید: خاکر ایڈیٹر العصر

(۱) اردو پریس کانفرنس کا یہ جلسہ قرار دیتا ہے کہ اردو پریس ایسوسی ایشن کی طرف سے وقت کم از کم ہر تمام مقام اردو پریس ایسوسی ایشن میں شرکت کے لیے بھیجے جائیں۔ اور فی الحال ایسے اشخاص اس غرض سے منتخب کیے جائیں جو ایسوسی ایشن کا مقررہ چندہ ادا کرنے کے لیے تیار ہوں۔

محرک: حاجی ریاض الدین احمد بریلوی قائم مقام ... زکار ...

مؤید: مولوی کرم اللہ خان صاحب ایڈیٹر ...

(۱۱) اردو پریس کانفرنس آنریبل منشی ... زبان ... بہادر گوہر ... کی بوقت موت پر اپنے دلی رنج و ملال کا اظہار کرتی ہے مرحوم صرف زبان اردو کے محسن و سرپرست ہی نہ تھے بلکہ ہندوستان کے سب سے بڑے اردو مطبع ... کے ... مالک تھے ... کانفرنس اس نقصان کو بھی محسوس کرتی ہے جو ... ذات سے ... جماعت کو بلکہ ملک و قوم کو پہنچا ہے۔

[illegible]

اراکین کونسل منتخب ہوئے۔

[illegible]

سکریٹری پنڈت کشن پرشاد کول ایڈیٹر ہندوستانی، جوائنٹ سکریٹری خاکر ایڈیٹر العصر، خزانچی مولوی ... اکرام اللہ خان صاحب ایڈیٹر ... لکھنؤ

اراکین کونسل

پنجاب: ایڈیٹران ہندوستان، سول ملٹری گزٹ، ... کسان، وکیل، العصر، ستارہ صبح۔

صوبجات متحدہ: مساوات، ہندوستانی، نئی روشنی، ہمدم، اودھ ...

دکن از ... نیر اعظم۔

بنگال: صداقت

بمبئی: ... مفید ... زکار

اجمیر: صبح کل

دہلی: ... گزٹ۔

آخر میں ...

[illegible]

اور مسٹر ... کی سالانہ سبورٹ سنانے کے بعد شکریہ پاس کیا گیا
بطور عطیہ ... سے معلوم کرکے افسوس ہوتا تھا کہ
ہندوستان کے اداریں پریس خوبیوں کی کمی اور دیگر مشکلات کے شاکی
ہیں ... ایسوسی ایشن نے کام ... میں ...
... کے ... روپیہ سے زائد
... ہندوستان کے اخبارون کو اکثر ... کی شکایت
رہتی ہے لیکن جب خود اہل اخبار اپنی ایسوسی ایشن کے متعلق ... کی
... مثال قائم کرنے ... کی شکایت کا ... کیا اثر
ہو سکتا ہے ... پریس ایسوسی ایشن کا کام ...
سرگرمی سے کیے جانے ... ایسوسی
ایشن قائم کرنے ... پریس کو ... کے لیے مرکزی انجمن کی
طرف سے ... کی تجویز ہوئی ...
کے لیے ... انتخاب عمل میں آیا اور مسٹر ... دوبارہ
پریسیڈنٹ اور مسٹر ... سکریٹری منتخب کیے گئے ...
... کا ...

[illegible]

انڈین انڈسٹریل کانفرنس

ملک کی حقیقی ضروریات اور باشندون کے اصلی مفاد کو مدنظر رکھکر
دیکھا جائے تو حرفتی کانفرنس کی اہمیت سیاسی و تمدنی مجالس سے
کہیں زیادہ ہے لیکن افسوس ہے کہ اس مرتبہ کانفرنس ... کے سالانہ جلسہ لکھنؤ
میں ... چند در چند ... اتفاقات کا سامنا ہوا
اور جس رونق و کامیابی کی امید تھی وہ حاصل نہونے پائی سب سے
بڑا ... جو حرفتی کانفرنس کی کامیابی میں یقینا خلل انداز
ہوا یہ تھا کہ لکھنؤ ہی کے نہیں بلکہ صوبجات متحدہ کے سربرآوردہ حرفتی
لیڈر اور انڈسٹریل کانفرنس کی ... سے ...
عین اجلاس کانفرنس کے وقت ... میں انتقال فرما گئے اور
... کے ... اور صوبہ ... کی حرفتی ...
حیثیت کی ... کے متعلق ... انھون نے ... کی ...
... اجلاس کانفرنس ...
... شخصیت سے جن کو ... امید تھی ...
... حکومت ...
... حوادث ...

[illegible]

باقی رہا۔ خدا جانے بے قاعدہ کارروائی کیوں ہوئی اور تعجب ہو کر
دوسری طرف اخبارات کو [illegible] اجلاس کے [illegible]
اسکی اشاعت کا موقع دینے پر توجہ نہیں کی گئی [illegible]
[illegible]

کمیٹی [illegible] طلب کرنے کا وقت [illegible]
رپورٹ شائع کرنے کا وقت [illegible]
[illegible]

تشی نے اپنی مطبوعہ تحریر استقبالی کمیٹی کی جانب سے پڑھی جناب [illegible]

[illegible]

مہمانوں کے جسم [illegible] برکت کی [illegible] کا سبب [illegible]

[illegible]

تقریریں ہوئیں اور ہندو مسلم اتحاد اور قومی جوش کے ایک قابل دید نظارے کا
کانگریس پنڈال ریلوے اسٹیشن سے تھوڑی دور پر بنایا گیا تھا جس کے
گرد و نواح میں اور سڑک کے دونوں طرف بے شمار چھوٹے خیموں کی رہائش
کے لیے نصب تھے ... ہزار ڈیلیگیٹوں کی رہائش در جلسہ کے انتظام میں
مصروف تھے۔ استقبالیہ کمیٹی نے ... ہزار اشخاص کا پنڈال میں
انتظام کیا لیکن حاضرین کی تعداد کا اس نے بالکل غلط اندازہ کیا تھا جس کا
نتیجہ یہ ہوا ... [illegible] ... ۲۶ دسمبر کو ہی ... [illegible]
تھے اور ... ۲۷ دسمبر کو ... دسمبر کو کسی ... [illegible]
[illegible] ... کانگریس کا جلسہ ... [illegible]
[illegible] ... پنڈال میں ... [illegible]
[illegible] ... استقبالیہ کمیٹی اور ... [illegible]
[illegible]

سلف گورنمنٹ کے سوال پر اس کانگریس کے ساتھ ایسی ... اور لیگ میں پُر جوش بحث
کی گئی ... [illegible] ... تھا جس وقت
... [illegible] ... پر جوش خیر مقدم کیا۔
اسی وقت ... [illegible]
... خیر مقدم کیا ... [illegible] ... اور ان کے قریب
نشست ... [illegible]
... [illegible]
جو ... [illegible]
... [illegible]
تقریریں کیں

[illegible]

سلف گورنمنٹ ... [illegible]

[illegible]

اردو انسائیکلوپیڈیا

[illegible]

اڈیٹوریل

انجمن ترقی اردو

[illegible]

پھر اس کی کیا وجہ ہوئی ہے۔ ترقی اسی کا نام ہو!

[illegible]

زبان و ادب کے متعلق ایک ادارہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

سید حسین بلگرامی — دستخط عبدالحق

پریزیڈنٹ — آنریری سکریٹری

[illegible]

اُردو پریس کانفرنس

منشی رام چھپال سنگھ صاحب شیدا ایڈیٹر اخبار ہندوستانی لکھنؤ کی تقریر صدارت

آپ کی اس شناسی [illegible]

[illegible]

اپنی حالت کا احساس

[illegible]

آزاد اور زبردست پریس

[illegible]

اہلِ ہند کی وفاداری

[illegible]

[illegible] دیکھا کہ جنگ شروع ہوتے ہی والیان ریاست سے لیکر [illegible] سلطنت کے لیے تن من دھن سے سینہ سپر ہوگئے تو [illegible] کی کوئی حد نہ رہی لیکن یہ [illegible]

[illegible]

پریس ایکٹ

[illegible]

جنگ یورپ میں [illegible]

[illegible]

بیجا نکتہ چینی کی مذمت

[illegible]

پریس ریویو

[illegible]

اخبارات کی زندگی اور موت

[illegible]

دوسری اندرونی اصلاح

[illegible]

[illegible]

یادرفتگان

[illegible]

شکریہ

[illegible]

اُردو اور اس کی ترقی کی صورت

[illegible]

[illegible] ترکیبوں کی بجائے

اردو [illegible]

[illegible]

العصر

(تقریر)

عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا صدر انجمن استقبالیہ [illegible]

حضرات و خواتین!

مجلس استقبالیہ کی صدارت [illegible] کو جو میرے واسطے [illegible] باعث افتخار ہو اور میری علمی [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible] ہونی چاہیے۔

[illegible]

اس بس انکی [illegible] سب کو [illegible] دکھا اگران [illegible]
[illegible] صاحبوں نے جو [illegible] تھے [illegible]
[illegible] استقلال [illegible]
[illegible] موجودہ [illegible] اور اُن سے بعض [illegible] برابر
[illegible]
[illegible] ریاست [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہندوستان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اختلاف نہیں ہو جو اصلاح پذیر نہ ہوسکے۔ مگر زبان کے متعلق بعض تنازعوں نے بظاہر مسلمانوں کو اردو کا خاص حامی بنا رکھا ہو گو وہ کون ہندو یا مسلمان ہو گا جو اردو کے ہندوستانی یا ملکی زبان ہونے سے انکار کرے۔ مسلمان اپنے قدیم وطن ایران توران یا عرب وعراق سے لیکر نہیں آئے تھے۔ وہ ہندوستان ہی میں پیدا ہوئی اور یہاں کی ہندوؤں یا مسلمانوں [illegible] نے نشوونما پایا اور آج ہندوستان کے مختلف حصوں میں اگرچہ دوسری زبانیں بولی جاتی ہیں مگر اردو ہی ایسی زبان ہو جو تمام ملک پر حاوی ہو۔ [illegible] الا ہر حیثیت ملک میں آسانی [illegible] اختیار کر سکتا ہو جہاں پنجابی، بنگالی یا کسی خاص صوبے اور علاقے کے آدمی تمیز [illegible] اردو کے [illegible] کسی ملکی زبان میں [illegible] خیالات غیر ممکن ہو گا اسکے علاوہ ہی بناوٹ [illegible] کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں [illegible] ایسی زبان ہو جو بآسانی دوسری زبانوں سے [illegible] ہے اور اس میں علمی زبان بننے کی سب سے زیادہ صلاحیت موجود ہے۔

اس موقع پر [illegible] یہ اظہار [illegible] کیے بغیر نہیں رہا جاتا کہ [illegible] نو پرستی اور وطنیت کا ہنگامہ بڑھ گیا ہے اور ہماری سیاسی [illegible] خود مختاری [illegible] کا تذکرہ تھا لیکن ابھی تک اس [illegible] اتفاق نہیں کی کہ اگر [illegible] تمام [illegible] ہو گا [illegible] قومیت [illegible] کون سی [illegible] ہوگی [illegible] تعلیم [illegible] سے منتخب [illegible] میں پیدا ہوا [illegible]

قومی اتحاد کا احساس پیدا ہو [illegible] خوشی کی بات ہے کہ اس جشن میں ہندو مسلمان دونوں
قومیں شریک ہیں [illegible] کی ہے تعصب ان کا میں [illegible] دوسری قوم کی
[illegible] اگر خدانخواستہ
[illegible] آگرہ بھی [illegible] کی [illegible] زیادہ ہوتے
[illegible] کی [illegible] کرتے ہیں [illegible]
پر چلایا اور ہمیں درحقیقت ایک قوم بنا دیا تھا تو یہ سب چیلنین
یونینسٹ کانگریس ہو یا مسلم لیگ کسی کی دعوت بازیچۂ اطفال سے
زیادہ نہ ہوگی [illegible] وطن سے [illegible]
قابل فخر ملک پرست شاید وہ مسلمان تھے جنھوں نے [illegible] حکومت
میں بھی قومی زبانوں [illegible] ترک کر دی اور ہندوستانی
اردو کو اپنی ادبی زبان بنا لیا تھا [illegible] لیگ و کانگریس
اگر [illegible] ہیں اور [illegible] اتحاد کے جلسے
[illegible] اہل ہند کے دلوں کو [illegible] چاہتے ہیں کہ اردو کے
تمام فرزند ہندو ہوں یا مسلمان پارسی ہوں یا عیسائی سب میں
[illegible] پیدا ہو جائے اور ان کی ہندوستانیت دنیا میں
ممتاز و نمایاں ہو کر چمکے — قوموں کو سب سے پہلے [illegible]
کی [illegible] کی کوشش [illegible] جو کسی [illegible]
سے تعلق میں [illegible] کے [illegible]
فکر کرنی چاہئے [illegible]
ضروریات کو [illegible] ابتدائی [illegible] کا قیام [illegible]
علم و فن کی تعلیم [illegible]
میں ہندوستان کی [illegible] کے ساتھ
[illegible] کے متعلق ہیں اور اگر [illegible] صورت میں
ابھی تک [illegible] معلوم ہوتا ہے لیکن [illegible] ہندوستانی [illegible]
کو [illegible] کی [illegible] اہل ہند کی [illegible]

اور جغرافیہ کی بڑی [illegible] وادی کی [illegible]
کہ اس [illegible] قوموں کی [illegible] عظمت [illegible]
[illegible] ہوتا ہے۔
[illegible] کی [illegible] کا [illegible]
[illegible] کو [illegible]
کا [illegible] کی [illegible]
[illegible] انسانیت میں [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] قوموں کی [illegible]
کی کوئی بات نہ تھی جب تک [illegible] ان کی حکومت تھی
اور [illegible] علم کی [illegible] حاصل کرنے [illegible]
[illegible] تک [illegible] کہ [illegible] کی [illegible] ایسے ابتدائی [illegible]
ہوگی جس کے [illegible] کی [illegible] یہاں [illegible]
[illegible] تقسیم ہوا [illegible] عام [illegible] اور علم
سے [illegible] بستی بھی [illegible] اور [illegible] حالات [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] شہروں کے [illegible]
ہندوستان کی قدیم [illegible] عظمت کو [illegible]
مستقبل سے مایوس ہونے کی [illegible]
[illegible] ہو [illegible]
[illegible] اور [illegible] صورت [illegible]
[illegible] کو بھی یاد رکھنا چاہیئے [illegible]
[illegible] ابتدائی رکھا گیا [illegible]
[illegible] صاحبوں نے [illegible]
ترقی [illegible] کا شوق اور احساس پیدا [illegible]

سہولت کے ساتھ کوئی اثر نہیں مجموعی طور پر ایک یہ بات کہ دنیا کی
ہماری زبان میں جدید علوم مغربی [illegible] میں یا شعر و شاعری
اور علوم دینی کی کتابیں بہ کثرت لکھی گئیں پر کوئی تالیف [illegible]
نہیں ہوا اس میں اضافہ و افزایش ایک حالت پر [illegible] ادب
کی کیسی کس مپرسی اور پریشان حالی کی دلیل ہے کہ [illegible] بزرگ [illegible] جو
اپنا مقصد زندگی اردو کی خدمت گزاری کو سمجھتے ہیں [illegible]
مطبوعات [illegible] نہیں [illegible] اردو بہت پھیلی
ہوئی زبان ہے اور اس کے مصنفین [illegible] ہندوستان کے
دور دراز گوشوں میں پھیلے ہوئے ہیں جہاں دوسری [illegible]
[illegible] مطبوعات [illegible] کو بھی جانے نہیں دیتا [illegible]
کسی علمی ادبی [illegible] میں [illegible]
[illegible] وقت [illegible]
[illegible] سب زیادہ
[illegible] ہندوستان [illegible]
میں بولی اور سمجھی جاتی ہوگی [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] کہ اردو کی [illegible]
[illegible]
[illegible] کی پوری پوری [illegible]
حالت ضروری [illegible]
[illegible] قائم کیا جائے۔

[illegible] کتب خانوں کی [illegible]
جو [illegible] کتابیں [illegible]
[illegible]

کتب خانوں کی کثرت بھی ملتی ہے [illegible] کے ساتھ [illegible]
برابری کا خیال کیا [illegible] مگر [illegible]
[illegible] مقصود [illegible]
[illegible]
[illegible] ادب کے
متعلق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کا معقول [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شہرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی کتابیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کوئی [illegible]
[illegible] اس کے متعلق اردو میں [illegible]
امید ہے کہ [illegible] ہو جائے گی۔

اردو کی جو [illegible] غرض سب علوم و فنون [illegible] ہمارا جدید سائنس کی
کتب خانہ کافی ہو چکنے کے بعد دیگر علمی سرمایہ [illegible] رکھتا [illegible] میں
ان مسودات کا تیار کرنا اور ترجمہ کرنا بہت دشوار ہو [illegible] مگر اصل یہ ہے
کہ اردو زبان کے متعلق ہماری [illegible] حیثیت ایسا
ہو کہ ایک ہی لفظ اُس کے بعض کمال سے [illegible] جس طرح
کسی بیتی [illegible] کہ اُس کی سیاہی [illegible] ہوتے ہیں
ذاتی حیثیت کی کتاب [illegible] خوبصورت داستانوں کی کوئی [illegible] نہیں بتا
شاید اسی طرح [illegible] تو وہ بھی ہماری [illegible] اور زیادہ نمایاں
میں عجیب کے [illegible] وقتی جیسے بیسویں صدی عیسوی
کی علمی ترقیوں سے کچھ بھی [illegible] ہو وہ اس ترقی [illegible] کو محسوس
کیے بغیر نہیں رہ سکتا جو کوئی [illegible] علوم طبیعی [illegible] ہونے سے
ہماری زبان کے لیے [illegible] تمدن و معاشرت میں نئی
نئی سہولتیں [illegible] خود انسانی عقل [illegible] سے جس
طاقت [illegible] سے نجات دلاتی [illegible] کے
علم ادب میں [illegible] سوال کے جواب میں [illegible] ہو کر
سکوت اختیار [illegible] کرتا ہے [illegible] اور محدود [illegible]
بھی [illegible] جو بات ذہن [illegible] تو مجھے
[illegible] اس [illegible] کی بے سروسامانی کا راز
فاش ہو جانے کا [illegible]

مذکرۂ ان جدید علوم کی بابت [illegible] میں [illegible] نہیں ظاہر
کرتا ہوں [illegible]
[illegible] دوسری [illegible]
[illegible] بالکل
[illegible]
[illegible]

کہ یہ تحریریں ایسی غیر مانوس اور دقیق نہ بنا دی جائیں کہ ان کے پڑھنے
[illegible] گھبرا اٹھے [illegible] علوم ہماری زبان میں منتقل ہوں گے [illegible] تو
[illegible] مشابہ [illegible] ان کا
[illegible] ترتیب و تفصیل میں [illegible] کیوں [illegible] کیوں؟ ہم
[illegible] یونیورسٹی کی ابتدائی اردو کتابوں میں [illegible] کچھ ترمیم و تبدیلی
[illegible] جیسے [illegible] نباتات اور جمادات پر اکثر [illegible] نہایت مفید
دلچسپ پڑھے جاتے تھے اسی طرح ان علوں کی [illegible]
[illegible] کتابیں تاریخ کی [illegible] کے بجائے طرز خیال
[illegible] جو کوئی وجہ نہیں کہ وہ عام طور پر مقبول عام
نہ ہوں۔

علوم نظری کے میدان میں زمانہ حال کے مطابق اردو میں کچھ
کچھ کام کیا جا چکا ہے [illegible] مؤلفات و تراجم میں بعض مشہور اور زیادہ تر
کتابیں گمنام بھی ہو گئی ہیں اور ہمارا اس بارے میں ذریعہ معلومات ایسا
[illegible] کہ میں اس کے متعلق کوئی قطعی [illegible] نہیں دیتا۔ لیکن
[illegible] ان جدید اور [illegible] کا کل قدیم کتابوں کا جن کے مطالعہ
[illegible] اردو میں [illegible] حقیقت
[illegible] کیا جائے [illegible] تمام
[illegible] انجمن ترقی اردو کے [illegible] سکریٹری صاحب
[illegible] کرتا ہوں کہ وہ جہاں تک ہو سکے اس [illegible] کو دور
کرنے کی کوشش [illegible] اگر ایک [illegible] کی تعلیم [illegible]
[illegible] سے [illegible] کے [illegible]
[illegible]
توقع نہیں ہو سکتی۔

[illegible]

[illegible]

ذریعہ اخبارات و رسائل میں۔ یہ چیز ہم نے اہلِ مغرب سے لی تھی اگر
عجیب بات ہے کہ اس ملک میں جہاں زیادہ تر ان لوگوں کی تصنیفیں
ہیں جو مغربی تعلیم سے خود مستفیض ہوئے ہیں یہ تعلیم یافتہ لوگوں سے
کام لینے کی صلاحیت رکھتے تھے حقیقت ہے کہ پچھلے سال … ایک
… پیدا ہوئی ہے انگریزی علم و ادب … میں
اخبار نویسی پر تصنیف ہوئے ہیں اور … اخبارات میں
نئی زندگی کے آثار ظاہر ہونے لگے ہیں لیکن ابھی تک یہ کام …
زندگی کا محتاج ہے اور اگر یہ ہماری تحریک کو سیاسی معاملات …
علاوہ ہمیں … ادبی حیثیت سے … ترقی …
میدان … کی انجمن … اور … طریقوں
سے ممکن ہو سکے … اخبار نویسی اور ساتھ ہی اخبار بینی کا
ذوقِ صحیح پیدا کر سکے اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکے۔

… اسی مد میں … اصطلاحات کے متعلق ایک
ضروری مسئلہ ملک کے مختلف حصوں اور … انجمن ترقی اردو
کی شاخوں کا قیام ہے جس کی … اردو کی …
… کی کوشش سے یہ کام شروع ہو گیا ہے …
… معلوم ہوا ہے …
اور ان کے ذریعے … [illegible]

[illegible]

اہلِ وطن کو زندہ رکھنے … کی تحریک … مستقل حیثیت
پیدا کرنے کی … ممکن ہو …
… سے … ادبی …
… اپنے … جانے اور …
تیار کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

… [illegible] …
… ظاہر ہوگا … حیثیت …
… تو ہمیں اپنی …
ہو جانا چاہیے …
ہے کیونکہ … جمع کر لیا …
ایک کتب خانے کی خاطر خواہ … اور …
… وقت تک … ہمیں معلوم ہوا ہے کہ بعض …
اس کی امانت کا … انجمن ترقی اردو
اس معاملے میں … شاخوں …
ممکن ہو تو اس کوشش میں ان کا ہاتھ بٹانا چاہیے

[illegible]

اتنا دیکھ اور حسابات اخبار پڑھے کا جو شاید کئی کتابوں کی تعلیم سے
بھی نہ مل سکتا ہو۔
حضرات! اگرچہ مضمون کی منزلت اور ہمہ گیری کا تقاضا تھا
کہ اس پر بہت کچھ کہا جائے۔ مگر اب ہم سب جناب صدر محترم کا
پرمغز تقریر سننے کے مشتاق ہیں۔ لہٰذا میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں
اور استقبالیہ مجلس کی جانب سے پھر ان کی زحمت کا شکریہ
زبانی ہو شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ختم

(ہندوؤں کا تعلق اُردو سے)

مولانا مولوی عبد الحلیم صاحب شرر کا وہ مضمون جو اردو کانفرنس لکھنؤ کے دوسرے اجلاس میں پڑھا گیا

حضرات! ۔ علم الالسنہ یعنی فیلالوجی نے دنیا میں عجیب کرشمے دکھائے ہیں۔ اس عہد کے واقعات لوگوں کے سامنے کر دیے جنکو سلف کی پیدائش سلو کی اطلاع کے لیے اپنے آبا و اجداد کے زمانے کی کوئی تدبیر ہی معلوم نہ تھی۔ [illegible] آغاز [illegible] جب اس [illegible] فن سے معلوم ہوے بلکہ بھولے ہوے [illegible] کے قصے [illegible] [illegible] گئے تھے [illegible] [illegible] ہے کہ [illegible] تعلقات کا [illegible]

[illegible] برکت [illegible] میں [illegible] ہماری [illegible] نظر [illegible]

[illegible] تفصیل [illegible] سلسلہ [illegible] ہے [illegible]

درخت جو تاریخ میں آریہ کے نام سے مشہور ہے وسط ایشیا کے ایک سرسبز خطے میں چلا پھولا اور جب اسکی ایک شاخ اپنے اصل سے کٹ کے اپنی مغرب [illegible] یونان و روم کی سواد میں منصب ہو چکی تو اور زیادہ پھیلا اور اُس کی دوسری شاخیں ادھر ادھر پھیلنے لگیں یہاں تک کہ ایک شرق کی [illegible] ہندوستان پر [illegible] ہوئی اور دوسری مغرب میں [illegible] [illegible] ان دونوں شاخوں [illegible] قدیم درخت کا اصلی تنہ [illegible] نایاب ہو گیا [illegible] دونوں شاخوں [illegible] [illegible] پیدا [illegible] [illegible] ان کو [illegible] خصوصیت سے [illegible] دونوں [illegible] پیدا ہو گئے

آریہ قوم [illegible] شاخوں [illegible] [illegible] ہندوستان کا [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] خوش [illegible]

کہا جاتا ہے [illegible] ہندوستان [illegible] نے [illegible] سے [illegible]

باغ عالم کے ایک دوسرے درخت کی شاخ ہیں جو بنی سام کا درخت کہلاتا ہے اور شجر آریہ سے پہلے دنیا میں سرسبز ہو چکا تھا۔ یہ ایک کم سمجھی ہوئی داستان عرب ظہور اسلام سے پہلے بھی ہندوستان کے مشرقی و مغربی سواحل پر آتے رہتے تھے اور ان کے بعض یہیں کے ہو گئے اور توطن اختیار کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ اسی طرح پہلی صدی ہجری میں مسلمانوں نے ملک سندھ کو فتح کر لیا تو اکثر عرب خاندان آ کے سندھ میں آباد ہو گئے اور گجرات میں بھی [illegible] ہو گئے۔ یہ بالحقیقت عربوں اور بنی سام کا آنا تھا۔

لیکن مسلمانوں کا وہ آنا جس نے ہندوستان پر گہرا تمدنی [illegible] اور جس سے ہندوستان کی موجودہ معاشرت اور تمدنی وجود [illegible] زبان پیدا ہوئی اس کا آنا۔ سچ پوچھیے تو محمود غزنوی کے حملوں سے ہوا۔ یہ غزنویوں کا آنا نہ تھا بلکہ ایرانیوں اور خراسانیوں کا آنا تھا جو دراصل اسی قدیم آریہ نسل کے بچھڑے ہوئے بھائی تھے۔ محمود غزنوی خاص عجمی شہزادہ [illegible] آل سامان کی نسل سے تھا اور [illegible] کی فوج میں [illegible] وہی لوگ تھے جو ایرانی تھے یا تورانی جن کو ایرانی اپنا [illegible] و رہم مذہب بنا چکے تھے۔ غزنویوں کے بعد غوری سلاطین ہندوستان کا عہد شروع ہوا وہ بھی [illegible] لیکن [illegible] تھے غیر خاندانوں کا [illegible] آنا اور وہ بھی تورانی تھے [illegible] ہندوستان کا گزر [illegible] حکومت اصل خاندانوں [illegible] [illegible] بہر حال ہندوستان [illegible]

[illegible]

[illegible] ن کا آنا آریہ قوم کی دوسری شاخ کا باہم ملنا تھا۔

[illegible] خیال درست ہے [illegible] اکثر یورپ [illegible] ہندوستان [illegible] اور مسلمان بلکہ غیر قوم [illegible] قومیت کو [illegible] بلکہ [illegible] مسلمانوں نے ہندوستان [illegible] میں بنا صحیح [illegible] ہوئے ہندوستان میں آ گئے تھے اہل مغرب سے مقابل اہل یورپ کے زیادہ قریب کا رشتہ رکھتے تھے۔ اس کے [illegible] نہیں کہ ایران کے آریوں کو ہندوستان میں آئے ہوئے [illegible] [illegible] اور اتنی [illegible] ہم کو کلمہ [illegible] نہیں کہ جا سکتا کہ اہل یورپ کے [illegible] تاریخ ہندوؤں کے زیادہ قریبی رشتہ دار تھے۔

لیکن [illegible] آریہ [illegible] کے [illegible] مسلمانوں سے [illegible] کی زبان [illegible] کی [illegible] تھی [illegible] کی زبان کی طرف غیر معمولی توجہ کی اور اس [illegible] زبان کو [illegible] اور ذوق و شوق سے حاصل کرنا شروع کر دیا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] مسلمانوں نے بھی سنسکرت زبان ذوق و شوق سے سیکھنا شروع کر دی تھی

اس کے علاوہ دونوں [illegible] عروج ہوا تھا کہ ہندوستان کی زبانوں [illegible] کہ سندھی زبان کے [illegible] پیدا ہونے لگے جن کا کمال یہ [illegible] عربی اور [illegible] درباروں میں بہت مقبول تھا [illegible] ایک مشہور [illegible] میں [illegible] سلطنت [illegible] میں [illegible] کسی ہندو راجہ نے مسلمان حاکم سندھ [illegible] مسلمانوں کے [illegible] سے [illegible] ایک ماہر [illegible] کو [illegible] کرتا تھا [illegible] ہندوستان کی [illegible] میں جانتا تھا۔ [illegible] شعر کہتا تھا [illegible] راجہ کی زبان میں ایک نہایت ہی فصیح و بلیغ [illegible] شریعت اسلامیہ کے کل اصول [illegible] کیلئے [illegible] اس [illegible] کے پاس [illegible] کی تمام [illegible] کی [illegible] اس کا [illegible] ہوا [illegible] اس [illegible] گیا جس سے [illegible] کا [illegible] ترجمہ [illegible] کی [illegible]

[illegible]

اور [illegible] کو اختیار کرتے تھے اور [illegible] کے رسم و رواج کے پابند تھے۔

یہیں پر ایک داستان کہی گئی جسے لوگوں نے بھلا دیا اور [illegible] لوگوں نے تحقیق و تدقیق سے تاریخوں کے ورق [illegible] ان کا [illegible] سے آتا ہے [illegible] کسی قدر [illegible] موجود حالات کو ہندوستانیوں کے [illegible] جو ہماری معاشرت کی [illegible] کی زبان کی [illegible] کو [illegible] ایرانی [illegible] ہندوستان میں آئے اور جب سنسکرت آمیز ہندی اور [illegible] فارسی [illegible] اور [illegible] کے میل سے نہایت ہی خوشگوار [illegible] جس سے ہماری اردو زبان [illegible]۔

[illegible] یہ سب مسلمانوں [illegible] کا آغاز بظاہر محمود غزنوی کے حملوں سے [illegible] ابو ریحان بیرونی کی علمی کوششوں سے [illegible] اگرچہ بڑا اختلاف ہے مگر میرے خیال میں [illegible] ہندی آمیز [illegible] جو حسب بیان [illegible] بالا [illegible] ہو گئی تھی [illegible] ہندوؤں کی [illegible]

[illegible]

زبان میں اُس نے ایک بورا لکھا تھا۔ اُس کا خاندان اگرچہ ملک عجم سے آیا تھا مگر وہ خود لاہور میں پیدا ہوا تھا اور یہیں کی زبان ہندی کا اتنا بڑا زبان دان ہو گیا کہ اس کثرت سے ہندی زبان میں شعر کہتا تھا کہ ان کا ایک مستقل دیوان مدون ہو گیا۔

غزنویوں کے عہد [illegible] کا ایک مسلمان شاعر تھا اس کے چند ہی روز بعد مولوی محمد حسین صاحب آزاد جو لکھتے ہیں کہ شہاب الدین غوری کے عہد میں ہندوستان کے مشہور ہندی شاعر چند کوی نے پرتھی راج راسا لکھی تو اُس کے کلام میں بکثرت سے فارسی عربی الفاظ موجود تھے۔

یوں تو دو قوموں کے ملتے ہی باہم میل جول شروع ہو جاتا ہے مگر [illegible]

[illegible]

گر دیدہ کر دیا کہ شاعری کی مضمون میں ملیں اور شعر کا مزہ گو کے لگا۔

شمس الدین التمش نے [illegible] کا شوق ہو گیا کے لیے غالباً ایرانی معشوقوں کو [illegible] بیٹا فیروز [illegible] ایسا دلدادہ ہو کر جب [illegible] دور دور سے آ کے اس کی محفل [illegible] ہو گئے [illegible] قصبے سے گانے بجانے والی عورتوں نے [illegible] شروع ہو گیا [illegible] شوق تھا اور ان کے شوق نے [illegible] میں ہزاروں اسلوب [illegible] پیدا کر دیے۔

ابن بطوطہ کو [illegible] دولت آباد دونوں [illegible]

[illegible]

ایسے ذوق و شوق سے سنتے ہوں گے۔ موسیقی کے ذریعے سے زبانوں اور ملکوں کے الفاظ کا یہ رد و بدل ہندوستانی ہندو ہی میں منسوب ہیں بڑی وسعت کے ساتھ انہی زمانے میں جاری ہو گیا تھا۔ ہندو اور مسلمان کے ایسے علماء جن کی علمی محفلوں میں مدارس و تہذیب کے نکاتوں کے ملنے کی جو کوشش کی تھی وہ اس کے ذریعے سے ہندوستانی محفلوں میں ایسے ادبی مشاعرے ہونے لگے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان میں عام لوگ دونوں ملکوں کے تمدنوں کے علاوہ ایک دوسرے سے قریب آئے اور ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھا۔ ارباب نشاط کی صحبت میں ہندو اور مسلمان کی تہذیب مخلوط ہو گئی، ہر ایک کے بہت سے شاعر اور اہل علم کی صحبت میں بیٹھنے کو عمدہ صحبت قبولیت ملی ہوتی۔

چند ہی دنوں میں علمی تجارت اور زیادہ ترقی کر گئی۔ کشمیر کے علوم صرف زبان عام ہی سے ہو فارسی کے علاوہ ہندی اور سنسکرت دونوں میں بھی ہو۔ وہ عمل رکھتا تھا اکثر عربی و فارسی کتابوں کا ترجمہ ہندی میں اور بہت سی ہندی کتابوں کا ترجمہ فارسی میں کرایا۔ اور سب سے پہلے انہی کے حکم سے مہابھارت و راج ترنگی تاریخ کشمیر کا ترجمہ فارسی میں ہوا۔

اس قریب زمانے میں امیر خسرو کے مشاعرے کے مجموعوں نے دلی میں سلطان ... کے علاوہ جو موسیقی بھی کی تھیں ... ہندوستانی زبان کی ... ہندوستان کی موسیقی ہندوستان کا ذہب ... اور انھوں نے بہت سی باتوں ... کے ساتھ ہی ہیں کیا فارسی و ہندی دونوں ... میں

کمال یہ ہے اگرچہ سخن آفرینی کی، بلکہ انھوں نے دونوں جگہ کے علوم و فنون کے ساتھ دونوں زبانوں کو بھی ملایا اور فارسی و ہندی الفاظ کو باہم مربوط کر کے اس میں نئے نئے طرز ہونے لگا شروع کیے۔ ایک منظوم کتاب میں عربی فارسی اور ہندی کے ہم معنی و ہم وزن الفاظ جمع کر کے جو خالق باری کہلاتی ہے اور اس کے بعد بہت سی ریختیں اور پہیلیاں میں اس کتاب میں مختلف مضمون کو ایک سلسلے میں منظوم کر کے ہی کیا ہو اور علما مدارس اور ...

اس کے بعد ہندوؤں نے بادشاہوں کے ذریعے سلطنت کے دفاتر فارسی میں ملازمت شروع کی اور انہی کے مقابل بعض سلطنتوں نے ہندو منشیوں کو ملازمت ہندوستان کی ملکی زبان میں رکھا اور سلطان ملازمت کے لیے جہاں کی زبان ... علمی حیثیت سے سیکھتے تھے۔

یہ ہم یقین و صداقت طور پر تاریخ میں کہ ان دونوں مسلمانوں اور ہندوؤں میں جہاں تک میل جول ہوا ... بعد جب تک کہ ...، اور ... بلا ... اور اتفاق و یک جہتی کا میل جول تھا، اسی ... گزشتہ اتحاد کو ذریعے سے نکالا ... ہوئی گئی ... زبان ہو ... شاہان ... مبارک عہد کی یادگار ... و ... ہم ... ہندی ... سے ترجمے ... فارسی و قرات کا ... ہو گیا تھا۔

موسیقی و ہم نے لیے ... ان کی ... سے ... کی اصلیت کا پتہ لگانا ہو تو ہمیں ... ان ... کو ... چاہیے ... ہندوستان ... ہندوؤں کی ... نسبت ... جاتی ... ہیں یہ ... اور ... کی ... ہوئی ... مقابل ... فارسی کو ... ولادت ... ہندوستان

جس نے ترقی کی اور [illegible] میں ایک [illegible]

[illegible] غور کیا ہو

بخوبی جانتے ہیں [illegible] کا

نہیں ہوتا [illegible] گوشت پوست [illegible]

[illegible] ہوتے ہیں ایک [illegible]

میں [illegible] خصائل و عادات بھی [illegible] رہا کرتے ہیں جو [illegible]

[illegible] کرتے ہیں [illegible] اسی بنا پر مشہور ہے

[illegible]

دونوں [illegible] میں صاف نظر آتے ہیں [illegible]

[illegible]

میں [illegible] لوگوں کی زبان سے [illegible]

[illegible]

اور ایرانی ادب کی [illegible] زیادہ [illegible]

[illegible] کی علمی قابلیت کا ثبوت سمجھا جاتا تھا [illegible]

لوگوں کو [illegible] لیاقت [illegible] کا خیال [illegible]

[illegible] کے استعمال میں [illegible]

[illegible] حضرات [illegible]

جملوں کے استعمال میں بے احتیاطی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی ترتیب [illegible] کے صرف
[illegible] حاصل ہو کر [illegible] الفاظ میں سے [illegible] اردو کو نئے الفاظ
اس سبب کر [illegible] جو چار [illegible] پا تھا اس نے
اردو [illegible] عربی الفاظ کو [illegible] اور مانوس بنا دیا ہے
[illegible]
اسی طرح [illegible] اردو کے لیے نئی اصطلاحیں مہیا کرنے
[illegible] وسعت [illegible] پیدا کرے اور دنیا کو
دکھا سکے [illegible] اگرچہ ہندی ماں کے بطن سے پیدا ہوا ہے مگر میرا
[illegible]

آپ ملاحظہ فرماتے ہیں کہ اردو میں زبردستی چاہے جس زبان کے
[illegible] مگر وہ نہیں [illegible] باہر
[illegible] آتے ہیں [illegible] سانچے میں ڈھل جاتے
ہیں [illegible] دشوار ہوا ہے [illegible] اردو لفظ [illegible]
[illegible] جس طرح عربی و فارسی کے لیے [illegible]
کہ اردو [illegible] میں داخل [illegible] اسی طرح [illegible]
[illegible] الفاظ میں سے
[illegible] داخل کریں جو اس کے [illegible] اور [illegible]
[illegible] کے خلاف ہیں۔

لیکن [illegible] کے حدود مقرر کر دینے کے بعد میں یہ کہنے پر مجبور
ہوں کہ [illegible] سنسکرت [illegible]
[illegible] زبان [illegible] عربی و فارسی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کی اصلی عمارت [illegible] بحث پر تمام ہوا کرتی ہے۔
عربی اور [illegible] ہے کہ تمام [illegible] میں [illegible] کا اشتقاق
بغیر کسی دوسرے [illegible] ایک [illegible] کے [illegible]
یا [illegible] سے [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] زبانوں
میں بغیر کسی دوسرے [illegible] اشتقاق نہیں ہو سکتا۔
اسی طرح [illegible] اردو کے [illegible] سال میں ہیں کے بیان کرنے کا
وقت نہیں ہے مگر [illegible] ثابت کیے ہیں کہ اردو آریائی زبان ہے۔
سامی نہیں۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ اس زبان کو جو
[illegible] اور سنسکرت سے ہے فارسی و عربی سے
نہیں۔ [illegible] کا یہ نتیجہ ہے کہ اردو سے اگرچہ ہندو مسلمان دونوں کو
قریبی تعلق ہے اور دونوں اس کے پیدا کرنے والے ہیں مگر ہندوؤں کا
تعلق زیادہ [illegible] اور [illegible] جیسا ساری دنیا جانتی ہے کہ اولاد
کے ساتھ جو محبت [illegible] کو ہوتی ہے باپ کو نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا نتیجہ یہ ہے
کہ [illegible] ہندوؤں کو بمقابل مسلمانوں کے
زیادہ محبت ہونی چاہیے [illegible] معانی ہیں کہ بخلاف اس کے
ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر [illegible] اس کی طرف سے بے پروا
ہو کے [illegible] اختیار کر لی ہے۔
[illegible] میں شک نہیں کہ [illegible] جب ہندوؤں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گرم جوشی سے اُردو کی مخالفت شروع کر دی اور یہ سلسلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

خیالات پریشان

[illegible]

جسقدر کتاب کے وجود میں آنے کی مسرت ہوئی اسیقدر بعض خیالات سے [illegible]
ہے کہ ہماری اس شاعری کی عمر بہت چھوٹی ہے [illegible]
کے پہلے بد قسمتی ہے کہ جس طریقے اور موضوع پر دریا [illegible] تصنیف کی
گئی ہو ملک میں اور کوئی ایسی کتاب [illegible] موجود نہیں ہے [illegible]
[illegible]
مبسوط کتاب لکھی ہے مگر [illegible] موضوع [illegible]
تعلق رکھتے ہیں [illegible]

[illegible]

کاش! کوئی صاحب ہمت [illegible] میدان میں قدم رکھیں۔
[illegible]

[illegible]

ہمارے لائق علماء و مصنفین کی یہ حالت ہے [illegible] کتاب
باہمی جانے ہیں تو اس کو سو بھی نہیں ٹکنے دیتے خود [illegible] کے بعد
اُس کا حشر کیونکر ہوتا ہے [illegible] ہیں [illegible] احساس ہوگیا
ہے مگر البتہ [illegible] ممالک کی یہ حالت نہیں ہے [illegible] علاوہ
قدیم علمی و ادبی و تاریخی و لغت کی تصنیفات کے [illegible]
کہتے [illegible] کس قدر محنت و تلاش کے بعد عمدہ و خوبصورت
طبع کیے گئے ہیں [illegible] قدیم [illegible]
کیے ہے [illegible] اور [illegible]
کی جاتی تو لیکن ہماری حالت [illegible] ہو۔
[illegible]

[illegible]

مناسب ہے۔

گزشتہ بھی ہماری بدمذاقی کی دلیل ہے گویا دنیا کے سب لوگ بس
یہی کام کرتے ہیں۔ یہ بالکل کا خاصہ قدرت کے خلاف ہے کوئی ملک
ہے [illegible] تو کی عدالت کی لوحیت بد گمانی ہے
پیدا کو کیوں [illegible] اصل سے باخبر ہونا چاہیے

[illegible]

[illegible]

نہوس ہم

مادرچہ خیالیم و فلک [illegible]

اس کے دوران مطالعہ میں جو خیال [illegible]

مناسب ہے۔

[illegible] زبان میں شعر [illegible] کا یک
[illegible] کی خدمت کرنا اپنی قومی ہستی کا [illegible]
[illegible] کی حالت اس کے خلاف ہے
[illegible] کی تخریب جاتی ہے۔ اس میں [illegible]
[illegible] کی بربادی ہے [illegible] نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سے کان [illegible]
[illegible] ہوئے ہیں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] کامیاب ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] اٹھاتی ہیں [illegible] کرتی ہوئی [illegible]
سے پھیر کر منزل مقصود کی طرف [illegible] کوشش کرتی ہیں تاکہ
[illegible] سے ملاقات ہو جائے۔ اسی طرح یورپ میں [illegible]
[illegible] جنگ میں [illegible]
[illegible] سیکڑوں [illegible] ہیں
[illegible] نقصان [illegible] جاسکتا ہے [illegible]
[illegible] شاعر [illegible] کے معشوق میں عجیب [illegible]
[illegible] معشوق [illegible] کی مثالوں
سے کام لیتا ہے۔ [illegible] کرنے کے لیے زلفوں سے
[illegible] مقصود ہوتی ہے [illegible]
[illegible] کے [illegible] مظالم ہیں
[illegible] جاتے ہیں۔ اور [illegible] کے
[illegible] کرتے ہیں۔ [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] کرنے میں [illegible] کے [illegible]
[illegible] ہیں جن کو [illegible] کے
سوا [illegible] نہیں کہہ سکتے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

میرا ایک اور بھی خیال ہے۔ وہ یہ کہ ترتیب دواوین و تذکرہ کا پرانا طریقہ یہ ہے کہ ردیف وار غزلیں اور نام ہوتے ہیں یہ خیالی فرسودہ طریقہ ہے اور اس کی پابندی فضول ہے زمانہ وار ترتیب ہونا چاہیئے! اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ بلند و پست کلام یک جا نہ ہوگا اور شاعر کی تدریجی ترقی کا سلسلہ دیکھنے والے پر کھلتا رہے گا عجب مشکل ہے کہ ردیف وار ہونے کی وجہ سے [illegible] اور [illegible] کی کہی ہوئی غزلیں یک جا ہو جاتی ہیں۔ دونوں کو پڑھنے سے اس قدر فرق میں نظر آتا ہے کہ قوتِ فیصلہ کو بھی حیران ہونا پڑتا ہے اور خیال منتقل ہی نہیں ہوتا کہ یہ غزل تیس برس پہلے کی کہی ہوئی ہے ہندوستان ہی میں امیر خسرو کو لیجیے جن کی شہرت صرف ایشیا بلکہ یورپ میں بھی ہے انہوں نے اپنے دواوین کو زمانے کے لحاظ سے مرتب فرمایا۔ ایک دیوان ابتدائی ہے، دوسرا شباب کا تیسرا ادھیڑ عمر کا اور چوتھا بڑھاپے کا۔ یہ غالباً چار دیوان ہیں

ایک بڑی خرابی ردیف وار میں یہ ہے کہ خواہ مخواہ ردیف پوری کرنے کے لیے زبردستی غزلیں کہنا پڑتی ہیں۔ اور وہ اس قدر بے مزہ اور فضول ہوا کرتی ہیں کہ پڑھنا بھی ناگوار ہوتا ہے۔ خود شاعر کا جی نہیں چاہتا کہ ناقص دیوان کرے مگر یہی پابندی مجبور کرتی ہے محض ورد اور بوٹ جملی ہے حالانکہ شاعری بوش کا کام نہیں بلکہ حقیقی جذبات کا اظہار بصورت نظم اس کا حق سے ادا کرنا شاعری ہے۔ شاعری مرقع جذبات اور تصویر [illegible] کا نام ہے۔ جب تک اس میں کوئی بات کوئی اثر نہ ہو (جو دل دوز اثر غم یا اثر مسرت) اس وقت تک صحیح معنوں میں وہ شعر نہیں بلکہ محض کلام موزوں ہے حالانکہ

شاعری نام ہے جذبات کی موزونی کا۔

اب تذکروں کو لیجیے۔ ان کی حالت اور زیادہ افسوس ناک ہے اصلاح طلب ہے۔ میری نظر میں صرف آب حیات ہی کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کو تذکرہ کہا جا سکے۔ ضرور تسلیم ہے کہ ملک میں آب حیات کے اور بھی جیسے شائع کیے ہیں اور اسی قابلیت سے لکھے جائیں جس طرح کہ آب حیات لکھا گیا ہے۔ صاحب [illegible] سے بھی بحث کی ہے جو تذکرہ نویسوں نے بھی۔ مگر اس کو تذکرہ کہنا ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ باوجودیکہ مصنف صاحب ایم اے اور تعلیم یافتہ ہیں مگر محض ایک نظم کہنے والوں کی فہرست مع نمونۂ کلام ہے۔ دنیا کی ہر زبان میں سیکڑوں برس سے نامی شاعر پیدا ہوتے ہیں لیکن وہ اور ان کا کلام بہت جلد فنا ہو جاتا ہے جس شاعر کا کلام زندہ رہے وہی اصلی شاعر ہے۔ اور صرف ایسے ہی شاعروں کے حالات و تنقید کا [illegible] تذکرہ نویس کا فرض ہے تخلص اور نام اور ایک دو شعر لکھ دینا سی بات ہے کسی گلدستہ میں کسی کا کلام دیکھا اور درج تذکرہ کر لیا یہ تذکرہ نویسی نہیں ہے۔ اور ردیف وار ہونے کی وجہ سے ایک عجیب غلطی ہے کہ سنہ [illegible] ہجری اور سنہ [illegible] کے شعر یکجا ہوتے ہیں اور کلام میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

تمام شعرا کا ایک مقررہ قاعدہ ہے کہ جب تک التزام نہ ہو حسن و خوبی نہیں پیدا ہوتی۔ حسن درحقیقت الفاظ کے تناسب کا نام ہے۔ [illegible] اور [illegible] میں یہ بات کم ہے آج کل تنقید پر [illegible] جگہ [illegible] ہے اس کو [illegible] بیان کیا ہے۔ اگر ہم اور ہمارے خیالات [illegible] نہیں [illegible] اور [illegible] کے [illegible] یقیناً ہمارا لٹریچر (علم و ادب) بہت جلد فنا ہو جائے گا اور [illegible] ہونے والا ہے [illegible] تعلیم یافتہ طبقہ کی بے اعتنائی [illegible] بزرگوں کی وضعداری ہمیں کسی سلطنت کا سرپرست [illegible] کی [illegible] ایسی باتیں ہیں جو [illegible] حقیقت [illegible]

زمری نظر ڈالی جائے تو سارا راز طلسم ظاہر ہو جائے گا: اور جو دو پر نقاب پڑی ہوئی ہے وہ اٹھ جائے اصل حقیقت منکشف ہو جائیگی

اس سلسلہ میں مجھے بمشکل یہ کہنا ہے وہ یہ کہ ہمارے شعرا بیچاروں کی عمر نہایت کس مپرسی اور بیکسی کی حالت میں بسر ہوئی ہے نشان ہوں پتہ چلتا ہی نہیں غرضیکہ ان کی حالت پر ستم ہے کہ اب کہ بڑا ابن یورپ کے سیاحوں کا ایک میلا سا لگا رہتا ہے۔ بڑے بڑے نامی سیاح آتے، اور پھول چڑھا جاتے ہیں نذرانے مضمون اس پر نکل چکے۔ اس کے نام سے متعدد کلب قائم ہیں۔ مگر ہمارے اسلاف کی روحیں فاتحہ کی بھی محتاج ہیں اور اکثر کی قبریں مٹ چکی ہیں اور مٹتی جاتی ہیں اور ہر ایک آنسو بھی نہیں بہاتے۔ کاش! ادھر توجہ کریں۔ اور جو رہ گئی ہیں ان کی خبریں بہت ممکن ہے کہ اس سے جیتے جی وہ بھی دنیا کی ایک علمی زبان ہو اور اس کا بھی چرچہ دو قوموں میں بھی ایسا ہی ہو جائے جس طرح عمر خیام کی زیارت کو ہر کہ و مہ یورپ سے سیاح پہنچا کرتے ہیں ممکن ہے کہ اسی طرح کہیں یہاں بھی خود دوست انیس کی قبر کو ڈھونڈھ نکالیں اور غالب کا نام دنیا کی طرف سے ان کو کھینچ لائے۔ ہمارے ان شعرا کو بہت زیادہ زمانہ نہیں گزرا مگر وائے برحال ما! بعض کی قبروں کے نشان بھی نہیں رہے اور جو ہیں بھی تو وہ اس قدر صدمے ہیں کہ مٹے ہی سمجھئے!

یہ ہے میرے پراگندہ خیالات کا مجموعہ جس کو میں العصر کے ناظرین کے آگے پیش کر کے ملک سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ ذرا توجہ کریں خاص کر دہلی و لکھنؤ کے بیت و غیرت پسند شعراء و علم دوست صاحب سے ہو کہ اردو کے حقیقی گر بے حس و بے شرم اخلاف میں وہ دو خوف میں حتی کہ ابھی تک نہیں کہیں باقی رہ گئی سے چوہڑ پیا کر رہ گئی ہیں۔ اور کچھ نہیں۔

محوی (لکھنوی)

الہ آباد یونیورسٹی اور اُردو زبان

[illegible]

کہ یہ خدمت [illegible] یونیورسٹی [illegible] جو یونیورسٹی [illegible]

[illegible] گو [illegible] یونیورسٹی [illegible]

[illegible]

بی اے تک عربی فارسی [illegible] سنسکرت اور [illegible] کے ایک

مستقل مضمون کی حیثیت رکھتی ہے کلکتہ یونیورسٹی میں ایک [illegible] زبان

[illegible] شان کے موافق [illegible] نہیں [illegible] تاہم

[illegible] امتحانات [illegible] یونیورسٹی میں [illegible] شامل ہو جاتی ہے

[illegible] یونیورسٹی [illegible]

[illegible]

تھا نہ ان کا کام ان کے سپرد کیا جائے اس لیے نئی نسل کے دماغوں کی صحیح رہنمائی وہ ان کی علمی پرورش کسی طرح نہیں کر سکتے۔ یونیورسٹی کی تعلیم جب ملک میں نہایت ناقص ہو اور بے حد محنت کے بعد جو علمی نتائج نسبتاً بہت کم ہوتا ہو یہ حالت کافی ہو گی یہ ثابت کرنے کے لیے کہ ابھی تک ہم نے اس بات کو نہیں سمجھا کہ ہمیں کس قسم کی تعلیم کی ضرورت ہے اور اس کے حصول کے بہترین طریقے کیا ہو سکتے ہیں۔ جو طریقے ہمارے یونیورسٹیوں کے قائم ہونے کے وقت پیش نظر رکھے گئے تھے وہی چلے آتے ہیں اگر فرق ہوا ہے تو صرف یہ کہ طلبا کی مشکلات امتحانات میں پاس ہونے کی نسبت بڑھ گئی ہیں اور مصارف مقابلۃً بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ ہم وقت کا ساتھ دیتے یعنی ضرورت کے لحاظ سے اپنے طریقوں میں تبدیل کرتے جاتے اور طلبا کے لیے بجائے مشکلات کے آسانیاں پیدا کرتے اور ضروریات زندگی کے ساتھ ساتھ تعلیم کا خرچ گھٹاتے جاتے تاکہ طلبا زیادہ تعداد میں تعلیم سے مستفید ہو سکتے۔ ایک ضروری اصول یہ پیش نظر رہنا چاہیے تھا کہ جوں جوں تعلیم ترقی کرتی جاتی یونیورسٹیوں میں دیسی زبانوں کی تعلیم بڑھتی جاتی۔ اگر یہ اصول سامنے رکھا جاتا تو اس وقت ہمارا لٹریچر اتنا ناقص نہ ہوتا۔ اور ہم کو اعلیٰ علوم و فنون اپنی دیسی زبان کے ذریعہ سے پڑھ سکتے۔ ہم کو اب بھی اصلاح کے لیے کافی وقت ہے اور ان یونیورسٹیوں کو اس میں قدم بڑھانا چاہیے جو ہندوستان کی مشترکہ زبان اور سب سے زیادہ ترقی یافتہ [illegible] کے حلقہ پر حاوی ہیں [illegible] سب سے بڑھ کر الٰہ آباد یونیورسٹی پر یہ فرض [illegible] افسوس ہے کہ [illegible] بہت ہی سستی [illegible]

[illegible] سے انکار نہیں ہو سکتا [illegible] تعلیم [illegible] تمدنی اور سیاسی [illegible] بہت [illegible]

کی ترقی زبان کی ترقی کے بغیر نہیں ہو سکتی جو لوگ یورپ میں ہندوستان کی یونیورسٹیوں کے نظام اور نصاب تعلیم کے ماتحت ہیں وہ دیسی زبانوں کی اہمیت پر بہت زور دیتے ہیں۔ [illegible] نے جنکو ہندوستان کے طرز تعلیم کا طویل ذاتی تجربہ ہے کچھ عرصہ قبل [illegible] اس سلسلے کی تائید کی تھی کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں میں تعلیم دیسی زبانوں کے ذریعہ سے ہونی چاہیے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں ہندوستان میں ایسی یونیورسٹیاں بنانی چاہییں جو دیسی زبانوں میں تعلیم دیں۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ انگریزی تعلیم ہندوستانیوں کے حق میں مفید ثابت ہوئی ہے اور مغربی خیالات نے ہندوستانیوں کے دماغ کو ایک جدید راستے پر لگا دیا ہے لیکن [illegible] زیادہ مفید اور صحیح ہوتا اگر یہ خیالات مادری زبان کے ذریعہ سے شائع کیے جاتے۔ انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دینے سے یہ نقصان ہوا ہے کہ ہندوستانیوں کے عمدہ خیالات سے اگرچہ تمام دنیا [illegible] حاصل کر [illegible] ہو لیکن خود ہندوستان کی [illegible] استعمال کرنے والے لوگ [illegible] نہیں ہو سکتے [illegible] بڑی مشکل [illegible] جب تک [illegible] دوسری زبان میں [illegible] نہیں [illegible] یونیورسٹیوں میں [illegible] زبانوں کی توسیع و ترقی کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ [illegible]

اگر ہندوستانی [illegible] پوری [illegible] کوشش [illegible] گورنمنٹ [illegible]

اور صورت اس زبان کی گہری دلچسپی ترتیب کی نگرانی [illegible]
قابل مضمون سے اردو ادب میں نثر کی کتابیں لکھوائیں میر امن صاحب
مولف باغ و بہار، سید محمد حیدر بخش حیدری مصنف قصۂ گل بکاؤلی، شیر علی
افسوس مترجم باغ اردو، میر بہادر علی حسینی مولف گلشن ہند، مرزا کاظم علی
جوان، مولوی امانت اللہ، مرزا للو لال جی مصنف پریم ساگر [illegible]
کے عمدہ ادب کے برگزیدہ ممبر اس میں تھے [illegible] کے آئینہ ہیں
قسم کی ادبی کوششوں کی بہت یاد ضرورت ہے اور گورنمنٹ کی سرپرستی
میں یہ کام بہت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پا سکتا ہے باشندگان
ہندوستان کا یہ خیال ہے کہ یہ ضرورت بہت جلد بہ توجہ گورنمنٹ کے ذہن نشین
کریں اور ہم کو امید ہے کہ گورنمنٹ نہایت فیاضی کے ساتھ مدد دینے کو
تیار ہو گی۔ اگر ہندوستانی یونیورسٹیاں ڈگریوں کی کسالیں بننے کے علاوہ
کوئی ایسا کام بھی کرنا چاہتی ہیں جو ہندوستان کی آئندہ نسلوں کی تاریخ
میں قومی قابل قدر کہلا سکے تو وہ یہی کام ہے کہ دیسی زبانوں کی
توسیع و ترقی کو اپنا مقصد قرار دیں۔ افسوس ہے کہ اس وقت
تک اس بارے میں گورنمنٹ کی طرف سے [illegible]
[illegible] یونیورسٹی کی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہ کسی قوم اور ملک کی ترقی کا بڑا ذریعہ اس کی زبان اور لٹریچر کی
توسیع پر منحصر ہے اور گورنمنٹ کو اس میں مدد دینی چاہیے چنانچہ ہم نے
الہ آباد یونیورسٹی کی توجہ اس معاملہ کی طرف کرائی اور صوبجات متحدہ کی
دیسی زبان کو ترقی دینے کے لئے ایک مستقل تجویز پیش کی اور اس کے ساتھ گورنمنٹ
کو اطلاع دے تاکہ جلد عمل کام شروع کیا جا سکے۔ یونیورسٹی نے
اس معاملہ میں کچھ [illegible] سے [illegible] پاس کئے
اور آخر میں [illegible] یونیورسٹی کو یہ کام سپرد کیا گیا کہ
وہ ایک اسکیم دیسی زبانوں کی ترقی کے متعلق پیش کریں چنانچہ
[illegible] کی کارروائی سے اس مسالہ پر
[illegible] اس جلسہ میں نواب [illegible] محمد اسمٰعیل خاں صاحب
[illegible] یونیورسٹی نے تجویز پیش کی کہ الہ آباد یونیورسٹی کے امتحانات
[illegible] اس یونیورسٹی کے ایک پرچہ اردو کا بھی ہونا
چاہیے۔ آپ نے یہ تجویز پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس بات کو صاف
کر دینا چاہتا ہوں کہ اردو سے میری مراد وہ عام زبان ہے جو ان صوبجات
کے شہروں میں بولی جاتی ہے میں اردو اور ہندی میں کوئی فرق نہیں
[illegible] یونیورسٹی کے لحاظ سے اردو اور ہندی
[illegible] خیال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دو دو بہت سے اعلیٰ مصنف ہیں اور میں حسب ذیل کی سفارش
کرتا ہوں۔ مولانا شبلی، آزاد، غالب، کرامت حسین، ابو محمد وغیرہ

سوائے اس واقعہ کے جو معزز محرک نے اس مقصد کے حصول کے
سلسلہ میں کیا ہے کہ صرف جواب مضمون کا ایک پرچہ رکھا جائے۔ ہم ان کے
لفظ لفظ سے اتفاق ہے لیکن ہم خوش ہیں کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں سبقت
کر چکی تھی جیسا کہ وائس چانسلر کے جواب سے معلوم ہوتا ہے۔ وائس چانسلر
نے جواب دیا کہ یونیورسٹی کے نصاب تعلیم میں دیسی زبانوں کو داخل کرنے
کے مسئلہ کی بابت کچھ عرصہ ہوا کہ گورنمنٹ نے یونیورسٹی کو توجہ دلائی تھی
جو فیکلٹی آف آرٹس شعبہ فنون کے سامنے دو ایک سال ہوئے پیش
پیش کیا گیا تھا۔ اس بارہ میں بہت کچھ بحث کے بعد فیکلٹی نے اپنے
پچھلے جلسہ میں چند تجاویز منظور کی تھیں اب یہ معاملہ ایک کمیٹی کے
سپرد کر دیا گیا ہے تاکہ وہ اس کی بابت مناسب تجاویز مرتب کریں
جب یہ تجاویز آ جائیں گی تو ہم پر متعلقہ فیکلٹیاں غور کریں گی اور موزوں
طریقہ پر ان کو پیش کریں گی۔

ہمارے خیال میں یہ معاملہ اکیڈمک کونسل صاحب پر موقوف رکھنے
کے بجائے بہتر ہوتا کہ ایک سب کمیٹی کے سپرد کیا جاتا جس کا ایک رکن ایک
مسلمان ممبر بھی ہوتا جو اردو کے متعلق ضروری تجاویز مرتب کرتا۔ ہو سکتا ہے
کہ ہندو ممبر جو اردو سے واقف ہو وہ اردو کو حاصل کر کے کسی دوسری زبان کو

نہیں ہے اور اگر کوئی زبان ہندوستانی کہلانے کی مستحق ہے تو وہ صرف
اردو ہی ہے جو ممالک متحدہ اور پنجاب کی مادری زبان ہے اور دوسرے
صوبوں کے مہذب طبقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

دسمبر ۱۹۲۴ء کے بعد کے جلسوں کی روداد ہم کو ابھی تک دستیاب
نہیں ہوئی ہے اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آخر کار یہ تجویز کیا رنگ لائی
لیکن سر دست ڈھاکہ یونیورسٹی میں کیا بحث ہوئی یہ ہم کو اس بحث سے
جو دو دن سے معلوم ہو گیا ہے کہ معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے
کی تعلیم کی تحریک یونیورسٹی نے منظور کر دی۔ اب گویا یہ سوال ہے کہ
اس صورت میں ملک کے اخبارات کا فرض ہو گا کہ یونیورسٹی
کو اس قدر اشتعال کی بابت چند دوستوں کو متوجہ کریں اور یہ تجویز
طور پر ظاہر کر دیں کہ ہم دیسی زبانوں کو یونیورسٹی کے کسی دوسرے
مضمون سے کم درجہ نہیں سمجھتے اگرچہ ڈھاکہ یونیورسٹی پر اردو کا سب سے
زیادہ حق ہے لیکن فی الحال یونیورسٹی اس کو تسلیم کر کے جو مطالبہ ہے
کم و بیش اس کو دوسری یونیورسٹیوں میں حاصل ہو چکا ہے اس بحث پر
بار بار لکھنا ہے۔ ہم اردو زبان کو یونیورسٹی کو اس کی طرف جلد سے جلد
حکومت کے برابر متوجہ کرتے رہیں گے۔

سید جالب دہلوی

ایک ہفتہ بھوپال میں

علیاحضرت جناب نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ [illegible]
[illegible]
[illegible] حکومت [illegible] ایک [illegible]
[illegible] تحسین [illegible]
[illegible] سلطان [illegible] جس میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہندوستان کے [illegible]
آپ کا زمانہ تاریخ ہند کا ایک [illegible] ورق۔

[illegible]

[illegible] علمی خدمات کی [illegible]
[illegible] بیگم صاحبہ [illegible] حالات [illegible]
[illegible] خدا [illegible]
[illegible] اقبال میں روز افزون ترقی بخشے۔ آمین!

[illegible]

صاحب بی اے سکریٹری [illegible] محمد عبداللہ خاں بہادر [illegible] خاص احسان ہے [illegible] سید لیاقت علی صاحب [illegible] ایل ایل بی اسسٹنٹ سیکریٹری [illegible] شکر گزار بنایا۔

مولوی وہاج الدین [illegible] صاحب [illegible] اسسٹنٹ [illegible]

[illegible]

پنڈت کشن سرن صاحب [illegible] کمشنر [illegible] صاحب [illegible] گرامی [illegible] پنڈت [illegible] کرتے تھے۔

مرزا ابو الفضل صاحب [illegible]

[illegible]

آسام میں اردو حکومت

[illegible]

انگو عمل فرمائی ہیں تو رسالے ہندوستان اور مطالعۂ شہر کرکی زینت
کر چکی ہیں ایک چھوڑ دو بار حج سے بھی مشرف ہوئی ہیں۔ جب
کچھ کہتی ہیں تو صرف نعت ہی کہتی ہیں اور بخلاف دیگر شعرا اُردو
کے اپنا ذکر بغیضہ منعکس کرتی ہیں بلکہ میں سمجھتی ہوں
ورد عام شاعرانہ سے کلام پاک ہے لیکن اردو کا اس رسالے چرچے
کر دوں سے گزر کر موتین بھی شعر کہیں شاید ان اردو کے لیے
باعث مسرت ہو میں چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے حضرت حقیر کا
یہ کلام نقل کر دوں اور پھر تذکرہ شعرا آسامہ شروع ہوگا

میں یہ ذکر کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں کہ ... سے ...
[illegible]
[illegible]
لیکن میں صرف ان ... کا تذکرہ یہاں پر کروں گا کہ جب تک
زبان پر ... قدرت ... اور ... حاصل ہو
حقیر ... سے

[illegible]

ہاں حقیر ... میں
مجھ کو ... جب تو نے ہی بتا دیا

[illegible]

ادر ... جلد ... م

ور ... سے ... شعر
تلمیذین آج اس کا خریدار کون ہے

آشفتہ | حاجی منشی عبد اللہ ... عبداللہ ... کے شاگرد تھے ... میں ... کے ... فارسی ... دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے ...

ہم لشاد اور ... سے

[illegible]

[illegible]

مہرین، اس خاندان نے سلطنت میں اودھ کی اچھی خدمت کی
اور بہت سے [illegible] پیدا ہوئے [illegible] محمد بخش مجموعہ دار خلف محمد مہدی
مجموعہ دار [illegible] تخلص [illegible] تھا [illegible] اشرف علی مست کے شاگرد تھے ۔

[illegible] سے کوئی [illegible] میں [illegible] ہندوستان [illegible]
[illegible] لکھے ہیں [illegible] شعر [illegible]

حسن | مولوی محمد حسن [illegible] خاندان [illegible] فضل سے تھے
[illegible] کے شاگرد تھے [illegible] میں انتقال ہوا ۔

[illegible] کیا [illegible] قابل [illegible]

حمید | حاجی حمید بخت خلف حاجی سعید بخت ۔ یہ بھی اسی خاندان
مجموعہ داران سے تعلق رکھتے ہیں ۔ حافظ [illegible] کے شاگرد اور
[illegible] کے دوست تھے ۔

[illegible] کبھی [illegible]
[illegible] ہوتا [illegible]
[illegible] ہوا [illegible]

خواجہ | مولوی [illegible] ان کے والد مولوی [illegible]
[illegible] تعلیم و تربیت [illegible]
[illegible] تھے [illegible] ان سے [illegible]
[illegible] میں [illegible] تھے [illegible] ہوئی ۔

[illegible] اب [illegible]
[illegible] وہاں [illegible]

سعید | حاجی سعید بخت [illegible] یہ بھی [illegible]
حافظ [illegible] کے شاگرد تھے [illegible]
[illegible] تھی ۔

[illegible]

سفیر | [illegible]

[illegible] کے دوستوں میں تھے ۔

[illegible] سایہ [illegible] کیا عجب [illegible]

علی احمد | مولوی محمد علی احمد خان تخلص [illegible] کے بہت [illegible]
اور ایک مشہور [illegible] میں سے تھے [illegible] میں [illegible]
[illegible] شعر بہت [illegible] کرتے تھے اور اپنے اشعار میں آتش مرحوم سے
اصلاح لیا کرتے تھے ۔

[illegible] واں [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] اپنا [illegible]
چین اتنا نہیں جو تجھ کو علی احمد آج
یاد [illegible] کا [illegible]

مست | حکیم اشرف علی خلف [illegible] مجموعہ دار [illegible] حافظ [illegible]
شعر و شاعری کا چرچا درحقیقت انہیں کی وجہ سے [illegible] میں پیدا ہوا
بہت قابل اور [illegible] میں شعر کہتے تھے کتب متعددہ کے مصنف
ہیں [illegible] طبابت کی [illegible]
تھی [illegible] کشتی [illegible] چنانچہ اس فن میں
بھی ان کا ایک رسالہ [illegible] فہرست حسب ذیل ہے [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] اس [illegible]
[illegible]

المعروف بہ میرؔ

رکھتے ہیں کچھ لگاؤ کشتۂ قہر ان کے — رہتے ہیں وصل میں سر بستر ملال جد

یقینؔ مولوی عبدالستار، شاہ عبدالقادر کے صاحبزادے۔ مولوی وحشت سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ قرآن کے وسعت علم سے

لوگ جو فلک پیر سے چھوٹے — ہر گئے تیغ جور زمانے سے چھوٹے

سیلاب اشک ترے سمندر کا جوش ہو — گر چہ خاں نفرے سے خوے قرآن وسعت

شاید کہ اضطراب نے تیرے اثر کیا — اپنا ملول تو آپ بھی کچھ ہو رہا رہے

حکیم حبیب الرحمٰن خان

رد تحقیق

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خوں نہ نکلا

ایک مشہور و معروف [illegible] رسالے [illegible] ایک مضمون [illegible] میں ہندوستان کے علمی رسائل کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:-

[illegible] میں پہلے [illegible] رسالہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نمبر	نام رسالہ	مقام اشاعت	مالک و مہتمم	سن اجراء
۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	آب حیات ہند	آگرہ	بابو [illegible]	[illegible]
۴	مخزن العلوم	گوجرانوالہ	منشی گیان چند	[illegible]
۵	[illegible]	مظفرنگر	لالہ [illegible] چند	[illegible]
۶	انجمن پنجاب	لاہور	مولانا آزاد	[illegible]
۷	[illegible]	آگرہ	لالہ جوالا پرشاد	[illegible]
۸	دہلی سوسائٹی	دہلی	مولوی ذکاء اللہ	[illegible]
۹	[illegible]	حیدرآباد دکن	محب حسین [illegible]	[illegible]
۱۰	[illegible]	پٹنہ	حاجی سید [illegible]	[illegible]
۱۱	[illegible]	حیدرآباد دکن	مولوی [illegible]	[illegible]
۱۲	[illegible]	آگرہ	حاجی سید [illegible]	[illegible]
۱۳	[illegible]	امرتسر	مولوی محمد حسین	[illegible]
۱۴	[illegible]	آگرہ	خواجہ یوسف علی	[illegible]
۱۵	[illegible]	آگرہ	خواجہ یوسف [illegible]	[illegible]
۱۶	[illegible]	لاہور	منشی [illegible] سنگھ	[illegible]
۱۷	[illegible]	[illegible]	حکیم [illegible]	[illegible]
۱۸	[illegible]	متھرا	پنڈت [illegible]	[illegible]
۱۹	[illegible]	[illegible]	نواب [illegible]	[illegible]
۲۰	[illegible]	[illegible]	حافظ [illegible]	[illegible]
۲۱	[illegible]	لکھنؤ	[illegible]	[illegible]
۲۲	[illegible]	حیدرآباد دکن	منشی [illegible]	[illegible]
۲۳	[illegible]	لاہور	پنڈت [illegible]	[illegible]
۲۴	[illegible]	کلکتہ	مولوی [illegible]	[illegible]
۲۵	[illegible]	لاہور	حافظ [illegible]	[illegible]
۲۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

مرزا غالب کی ایک غزل

[illegible] شعر میں اپنا شیفتہ [illegible] جو [illegible] انہیں [illegible] اسلئے
[illegible] جاتے تھے [illegible] انہیں کا [illegible] شیفتہ [illegible]
[illegible] ہوا اور [illegible] کے [illegible]
ظاہر کیا جائے اور اس وجہ سے [illegible]
[illegible] ہوتے ہیں ایک خاص [illegible]
[illegible] شیفتہ [illegible] اور دوسرے مصرعہ میں [illegible]
ظاہر کرتے اپنی [illegible] دونوں کے ساتھ [illegible]
ایک خاص لطف رکھتے ہیں - [illegible]
[illegible] ایک [illegible] بات [illegible] اگرچہ [illegible] شخص کے [illegible] عشق
[illegible] جانے [illegible] اس [illegible]
[illegible] دوسرے کو [illegible] دوست دار [illegible]
خیال کرتا ہے کہ معشوق کے [illegible]
[illegible] سے [illegible] ان کی [illegible] میں رہتا ہے
جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے عاشق [illegible] معشوق میں بھی
ایک خاص [illegible] ساتھ [illegible] پیدا ہو گئے [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible]

[illegible] عشق [illegible] [illegible] دولت ہی سہی
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible] سے [illegible]
شعلۂ عشق سیہ پوش ہوا [illegible]

[illegible] شعر [illegible] بات کا [illegible]
[illegible] بھی [illegible]
[illegible] میں [illegible]

[illegible] کو [illegible] شمع جلتی [illegible]
[illegible] دوسری خوبی [illegible]
[illegible] اسلئے [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible] نکتہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سے [illegible]
شمع ایک روشن [illegible] میں حرارت ہے [illegible]
[illegible] شمع میں موجود تھا [illegible] حرارت
[illegible] عشق ایک حرارت [illegible]
[illegible] کا تعلق خاص [illegible] قلب سے [illegible]
[illegible] عشق [illegible]
سے [illegible]
[illegible] عاشق [illegible] سیاہ ہوتا ہے [illegible] عشق کی
[illegible] سیاہ پوش ہو [illegible] ممکن تھا مگر
اس خوبی سے بیان ہوا ہے کہ گویا [illegible]
[illegible] شعر کا [illegible]
میں [illegible] عشق [illegible] عشق [illegible]
[illegible] شعلۂ عشق [illegible] سیاہ [illegible]
[illegible] شمع [illegible] سیاہ [illegible]
[illegible] عشق کا [illegible] لباس [illegible]
[illegible] ایک شاعر [illegible]
[illegible] خاص لطف [illegible] میں [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible]

ہو تو وہ صاف نہیں۔

خوں ہے دل خاک میں احوال بتاں پر یعنی
ان کے ناخن ہوئے محتاج حنا میرے بعد

اس شعر میں [illegible] سے [illegible] واقف سے [illegible] محاورہ کے معنی صرف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

بڑھ گئی ہوئی سب کی شست آگئی
تنگ ہو جانے ہیں وہ [illegible]

یہاں سب سے مراد عاشق صادق [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

کرتے ہیں۔

درخور عرض نہیں جوہر بیداد کو جا
نگہ ناز ہے سرمے سے خفا میرے بعد

[illegible]

[illegible]

پھر مرزا صاحب ہی کا ایک شعر عرض ہے

عرض کیجے جوہر اندیشہ کی گرمی کہاں

[illegible]

[illegible]

اور عاشق بھی اردو میں بھی ان مصائب کو برداشت کر رہا ہوں
نہیں کرتا۔ بس فرماتے ہیں کہ اسے غالب۔ اس وقت تو میں بھی موجود
ہوں جو عشق اور اس کے ساتھ اس کی تمام مصیبتوں کو برداشت
کر رہا ہوں۔ مگر اس کے ساتھ ہی جب میں اس حالت پر غور
کرتا ہوں کہ میرے بعد [illegible] اور کہیں اس کی جگہ
نہ لے گی تو بے اختیار رونا آتا ہے۔ ایک معمولی بات ہے کہ میرے
بعد کوئی عاشق صادق عشق کی مصیبتوں کو برداشت کرنے والا
نہیں رہے گا۔ اس کو اس بلاغت اور خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے
کہ مضمون میں جان ڈال دی ہے۔ علاوہ اس کے زبان کا لطف [illegible]
اور جذبات کی قدرت کا بیان کیا ہوگا۔

عربی شاعری [illegible] یہ عجیب [illegible]
شاعری کو [illegible] شاعری کہتے ہیں مگر افسوس ہے کہ

دوسرے [illegible] عصبیت [illegible] جنگ [illegible]
اور خصوصاً [illegible] تلاش [illegible]
لگا ہوا ہے جس کی [illegible] ان کی آنکھیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہو جائے گا کہ [illegible] دونوں عجیب ہیں [illegible]
ہیں [illegible] ظاہری [illegible] کا ہمارے [illegible]
سے کسی [illegible] کو تعلق [illegible] شاعروں میں
میں [illegible] جذبات [illegible]
کو صرف [illegible] محسوس کر سکتے ہیں۔

ضیا عباس [illegible]

[illegible]

(ایڈیٹر)

مرزا غالب

[illegible] نظمی [illegible]

وہ گاہ میں ہو رونق فیض قدم سے

اوصاف کیا بیان ہوں میری قلم سے

[illegible]

وہ گاہ دیکھنے کو بیتاب ہو رہے تھے

[illegible]

افسوس زندگی ہے [illegible] کیسی

[illegible]

الصر ... نمبر ۲

یادگار غالب پر [illegible]

جن پر دو مضامین خواجہ حسن نظامی ہیں

لکھے گئے ہیں غالب کے خلیق میں ... ہے

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	آسمان [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
دل میں [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible] غالب [illegible]

[illegible]

موتیوں کی لڑی

[illegible] غالب [illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

تشبیہ غالب

[illegible]

سامنے آنکھوں کے [illegible]	جس کی [illegible]
[illegible]	[illegible]
آج ہے غالب [illegible]	[illegible] ہندستان
[illegible]	[illegible] جہان [illegible]
[illegible]	[illegible]

مرگیا لیکن [illegible] باقی رہ گیا

[illegible] رہ گیا

مسودہ نہیں کہہ سکا

لے آؤ ام زہر جیسا گیا یہ جو مسودے کے — امید کامیابی ہو تو عرض ما کیجے
تو فرمائیے کہ بیکار کرنی ابتدا کیجے — ہر شخص کی نہیں ساقی کا دوست کیجے

شعر بیچا ہمارا دیا جام وہ گون ہی

یہ کہ ہم ہستی ہی ہے البتہ ہو — کہ کسی سخن کا ہی ان کمال کیا ہے
گریں کے مضمون ہر شعر کا ہے — سے لیے غالب شوق ان کا دیا

شاد وہ ان کے جب کے بی ہی معنی — مانی ہیں

دردِ عشق

اے دردِ عشق ہے گہرِ آب دار تو — نامحرموں میں دیکھ نہ ہو آشکار تو
پنہاں تہِ نقاب تری جلوہ گاہ ہے — ظاہر پرست محفلِ نو کی نگاہ ہے
آئی نئی ہوا چمنِ ہست و بود میں — اے دردِ عشق اب نہیں لذت نمود میں
ہاں خود نمائیوں کی تجھے جستجو نہ ہو — منت پذیر نالۂ بلبل کا تو نہ ہو
خالی تری شراب سے گلشن کا جام ہو — پانی کی بوند گریۂ شبنم کا نام ہو
پروانہ سوزِ شمع پہ قسمت [illegible] — [illegible]
پوشیدہ کچھ دنوں میں کہیں راز ہو ترا — اشکِ جگر گداز نہ غماز ہو ترا
گویا زبانِ شاعرِ رنگیں بیاں نہ ہو — آوازِ نے میں شکوۂ فرقت نہاں نہ ہو

یہ دور نکتہ چیں ہے کہیں چھپ کے بیٹھ رہ
جس دل میں تو مکیں ہے وہیں چھپ کے بیٹھ رہ

غافل ہے تجھ سے حیرتِ علم آفریدہ دیکھ — جویا نہیں تری نگہِ نارسیدہ دیکھ
رہنے دے جستجو میں خیالِ بلند کو — حیرت میں چھوڑ دیدۂ حکمت پسند کو
جس کی بہار تو ہو یہ ایسا چمن نہیں — قابل تری نمود کے یہ انجمن نہیں
یہ انجمن ہے کشتۂ نظارۂ مجاز — مقصد تری نگاہ کا خلوت سرائے راز
ہر دل مئے خیال کی مستی سے چور ہے — کچھ اور آجکل کے کلیموں کا طور ہے
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]
[illegible]

اقبال

زبان اُردو

نصیب ہے جو لکھنؤ آلے   کہ بس تمہیں ہیں جہاں میں جلوے
خلیق ذو فنون سخن کے سر آلے   ادب آشنا زبان پر جو گہر نے

یہ شہر وہ ہے جو اہل کمال کا گھر ہے
کہ سخن کا یہی شہر تو سمندر ہے

جہان کی شوکت بیتیں جہاں ہیں مشہور | یہ خود وہ جو حلقہ زبان میں نہ ہو مشہور
زبان اردو کا جہاں ملک میں ہو مشہور | یہ جوہر اپنا جو حلقہ شان میں ہو مشہور

یہی زمین تھی انیس و دبیر کا مسکن
یہی جگہ تھی جلال و امیر کا مسکن

زبان اردو کی تاریخ کا یہ مخزن ہے | مگر لکھنؤ ادا [illegible] سبز گلشن ہے
برستا ہوا ابرِ کمال ساون ہے | [illegible] گل [illegible] سب کا دامن ہے

جہان [illegible] یہ محفل [illegible]
یہ لکھنؤ میں [illegible] بہار [illegible] ہیں

تجھ کو فخر ہوا زبان میں جینے کا | تجھ کو فخر ہو شیریں مقال ہونے کا
تجھ کو فخر ہو اہل کمال ہونے کا | تجھ کو فخر عدیم المثال ہونے کا

اس [illegible] کی شرکت پہ ناز کرتا ہوں
[illegible] کو [illegible] عجز [illegible] کرتا ہوں

یہ وہ زبان ہے جو شیریں [illegible] پیاری ہے | زبان [illegible] کو [illegible] ہے
[illegible] ہماری ہے | [illegible] ہندوستان [illegible] ہے

یہی گھمنڈ ہے [illegible] ہونے کا
بلند مرتبہ [illegible] ہندوستان [illegible] کا

[illegible] رنگینی سی [illegible] ہے | [illegible] ہے
[illegible] ہے | [illegible] ہے

مزہ [illegible] شاہ جہان [illegible] ہے
اسی [illegible] میں [illegible] ہے

سخن کا [illegible] کھلا کھلا کے [illegible] دانوں نے
[illegible] دانوں نے | کہیں [illegible]

وہ [illegible] رنگین لباس پہنائے
کہ جن کو دیکھ کے قوس قزح بھی شرمائے

دکھائی اہل قلم نے عجب گلکاری | جو ایک بیل ہری [illegible] گلکاری

ہر ایک حرف میں شہد کی حلاوت ہو | [illegible]
جو [illegible]
[illegible]

گزر نے [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]
ترتیب [illegible] گلشن [illegible] کے لئے

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] کی [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]
[illegible]

سید مرحوم کی یاد

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

حصہ پہ اُسی کے ساز کا ہے — نالہ اُسی نے نواز کا ہے
تھا جس کو سر تری قوم — نادان سے تھے جسکے سنگدل ہم
وہ قوم کا خادم اور محسن دم — تھے جسکے فغان کی بجا ہے ہم
سر شتہ کی کر جب اس نے کسی لی — راحت کی دن نہ بیٹھ اس لی
پھر بھا قوم کے لیے دو — بے سر ہو، تو مرگے لیے وہ
کا دائے تو بھی بنا یا — غصہ سے دست بھی اٹھایا
تنسع پر اٹھائی آفت سر لیے — پھر بھی نہ ہاری ہمت اس نے
اپنا دکھایا فیر دکی — تبسم دکھانہ دیر دکی
جلسہ جھوڑا نہ کوئی ادبار — سحرا جھوڑا نہ کوئی گلزار
پہنچا نہ کہاں کہاں وہ داعی — کس کس کا نہ وہ ہوا سہاعی
جس بزم میں اس نے اپنا ایا — اپنا ہی ہمیشہ راگ گایا
مسجد میں بھی کی سہو خوانی — مسند میں بھی کتھا کہانی
جو حق بھی خاصت دین کی — حجت بھی ادا سنگاہ دین کی
بچے کو یہین گلے میں ڈالا — پھیری ہیں سبو جی کی مالا
ہلکہ تین بھی جٹ کے سمٹا یا — ہر راہ سے عرس وہ مانگ لایا
قرار دیتا اپنی دہن کا شیب — کی کودکی بھی دل کی تکمیل
جاں کا دیوں سے دار آیا — تو قوم کو اب نہیب یہ لایا
کس ادہ جب بہ خود مسد تھا — ہر ذرہ نہ یہ جوش و ولا تھا
مسعمسے بوقت تیرے ہمت — سید تجھے ہزار رحمت!

اس درد بھی کو لفت قوم
کی زیست یک ہی درست قوم

[illegible]

حضرت گورونانک

[illegible]

ہماری زبان

[illegible]

صبح ... میں صورت کا فرزانہ ہے
بزم وحدت کے گلشن کا ... ہے
ہر منصور جو آپا ... سے　　ورنہ وہ بیت حق کی تمنا ... ہے
معتقد ... ندامت سے جھکیاں ہے　　لاکھوں کو ایک کیا عاقت ... ہے
ذات میں محو ہے زندہ جاوید ہوئے
خاک پا تیرے سب زندہ جاوید ہوئے
پاک ہو دل سے جدا ... تھا　　حق ... کی ... تھا

ہاں کرم تھا جو عشق کا مست ... تھا　　باطن مرشد ... کو ... تھا
جب جا ... تصویر ... تصویر نہیں
شمع توحید کی ... تصویر نہیں
معتقد آپکے سب مسلمان اکثر　　اے خلیق آپ دم مرگ کرامات ...
جسم خاکی ... خالی جا در　　ایک نے ... کیا ایک ... کر
چادر و ... تصویر کیا ... نہ
ورنہ ... ایک ... نہ . خلیق دہلوی

(امیر مینائی)

اے جگت استاد اقلیم سخن کشور کشا | خاندان مصحفی کے جانشین یادگار
تجھ پہ صدقے ہو جہاں اہل سخن سبھی نثار | ناز تجھ پر ہے کو اردو زبان کو افتخار

بادشاہ کشور معنی امیر لکھنوی
تجھ سے روشن ہو گیا نام امیر لکھنوی

اے سر تاج سخن مہر درخشان سخن | زیب دیوان سخن شمع شبستان سخن
در غلطان سخن لعل بدخشان سخن | ناظم ملک سخن روح سخن جان سخن

سحر ہے تیرا بیان اعجاز گویائی تری
شاعری کو کر گئی زندہ مسیحائی تری

خامہ جادو رقم تیرا ہے معجز باکمال | چہرہ آرا ہے طلسم نگار نیرنگ خیال
ساحری فن ساحر افسونگر سحر حلال | روکش بہزاد و مانی نقش بند خط و خال

شاد حسن معانی کا سراپا دیکھ کر
تیرے سکتے میں ہو نقاش انشا دیکھ کر

مثنوی قطعہ رباعی یا قصیدہ یا غزل | لو ستا خوش نظم خوش اسلوب سب بر محل
شاعری بے جنگی میں اک ستا کی ... [illegible] | بے بدل بے حال ... [illegible] بے بدل

سامنے احسنات سخن ... کمال تجھے
... سخن میں ... حاصل تجھے

دریا و چسپ دلکش گلستان سخن ... | ... [illegible] ... عشق
دونوں دیوان میں ... [illegible] | ہر غزل ... [illegible] ... عشق

... [illegible] ... جستجو کی
... غالب کے ... [illegible]

نکتہ ... [illegible] ... | ... [illegible] ... دلنواز
... [illegible] ... | ... حسن و عشق ... ناز دیا

اک ... [illegible] ...

اک مصحفی نے ... [illegible] ... نازش نہ تھی

تھا اگر دلی سے بڑھ کر شاعروں لکھنو | ساتھ ہی ... رنگین زبان لکھنو
... آتش کو بجا لکھنو | تجھ کو زیبا ہو ... زبان لکھنو

کون کہتا ہے ... ہندوستان میں ... ہے
اب تری ... اردو زبان کی ... ہے

تھا کیا دلی میں ... شاہ ... | شاعری کا ... داغ
لکھنو کو بھی دکھایا ... | ... بلبل ... داغ

... [illegible] ...
ہو گئی ... [illegible] ...

تیرے ... سے ہوا آباد ... گلستان | ... [illegible] ...
مرحبا اے ... بلبل ہندوستان | ... استادی ... بیان

... [illegible] ... کی جاگیر میں
... دیار مصحفی و میر میں

... شاعری ... | دل ... [illegible] ...
جو ہو قائل ... حسن و عشق کی ... | ... [illegible] ...

... ذوق ... سودا ...
... [illegible] ... انداز ...

کرتی انشا اور سودا کا ... | مصحفی کا ... امیر افسانہ ہے
ذوق و غالب ... | ... شعر و سخن ... زندہ ہے

... [illegible] ... سخن
جام مینائی ... [illegible] ... سخن

(زبانِ اُردو)

ہے جو مشہور زمانے میں زبانِ اُردو | شکر صد شکر ترقی پہ ہے ہر شانِ اردو

اسکی تولید ہوئی شاہجہاں کے گھر میں | سچ کرتی ہے ... سچ بیانِ اردو

[illegible] | [illegible] اردو

[illegible] | [illegible] اردو

[illegible] | [illegible] اردو

[illegible] | [illegible] اردو

[illegible] | [illegible] اردو

[illegible] | [illegible] اردو

[illegible] | [illegible] اردو

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible]

العصر جلد ۹ نمبر ۱

اسی میں کہیں پہ بھی ہے وحدت ہر اک مسلک کی   میں لکھتی ہوں جو ماورائے زبان اردو

آخر یہ آزر نہ کہنے میں سخن فہم خلیق   بہ تخلیق سخن

تیری ہر نظم حقیقت میں ہے جان اردو

خیر مقدم انصاری

کس امنگ کی سواری آئی ہو انصاری کو [illegible] شوق مسلمانوں کو
[illegible] کاشانوں کو [illegible] کرتی ہو صبا [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کوئی آتا ہے [illegible] کوئی آتا ہے
[illegible] آتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] عزت [illegible] فضیلت [illegible]
آپ سے قوم کے [illegible] کو [illegible] ہر شخص کو [illegible]
[illegible] جو [illegible] سے
قوم [illegible] سے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وطن کو لیکر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ہو کر [illegible] ہو کر
[illegible] ہو کر [illegible]
[illegible]

آپ [illegible] کو [illegible]
[illegible] میں [illegible] انسانوں میں
[illegible] آپ [illegible] میں
[illegible] کو
[illegible] کو

[illegible] دکھاتے ہے
ان سے بھی [illegible] کو [illegible]
قوم [illegible]
[illegible] جو [illegible]

خلیق [illegible]

مسٹر رابندر ناتھ ٹیگور کو مبارکباد

آج ٹیگور پہ ہندوستان کو فخر ہے — [illegible] پہ جہاں کو فخر ہے
[illegible] کو فخر ہے — [illegible] کو فخر ہے

ایشیا تو ایشیا ہے آج یورپ میں ہے شور
مستحق نوبل پرائز کے ہوئے مسٹر ٹیگور

ہوگئی مشہور دوراں خوش مقالی آپ کی — خوش مقالی جس میں ہو خوش بیانی آپ کی
پھر ان مضمون پاکیزہ خیالی آپ کی — اہل مغرب نے بھی مانی [illegible] آپ کی

بانکپن میں سادگی ہو سادگی میں بانکپن
[illegible] کہتے ہیں سب اہل سخن

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

شور [illegible]

[illegible]
[illegible]

اور ہندوستان کی [illegible]

[illegible]
[illegible]

اہل مغرب [illegible]
ہوگئے قائل [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

مسز سروجنی نائیڈو

[illegible] دنیا کی [illegible]
[illegible] سروجنی [illegible]

ہر ایک [illegible] طبیعت | تسلیم [illegible] فن کی
[illegible] | [illegible] انجمن کی

[illegible]
[illegible]

[illegible] تکلم | رونق [illegible] تیرے
[illegible] تکلم | [illegible] تیرے

[illegible] گل | [illegible] ہیں
[illegible] گل | [illegible] ہے

[illegible] | [illegible] کی
[illegible] | [illegible] کی

[illegible] | [illegible] تیرے
[illegible] | [illegible] تیرے

[illegible] | [illegible] کی ہے
[illegible] | [illegible] کی ہے

دولت جو تیری عزت ہو جاودانی | تو کرسی [illegible] کی
دائم رہے جہان میں یہ تیری خوش بیانی | قائم رہیں ہمیشہ شاد [illegible] سخن کی

قیصر (از بھوپال)

ترجمہ رباعیات عمر خیام

گر گوہر طاعتت نسفتم ہرگز   گرد گنہ از چہرہ نرفتم ہرگز
نومید نیم ز بارگاہ کرمت   زیرا کہ یکی را دو نگفتم ہرگز
[illegible]   [illegible]
[illegible]   [illegible]

آمد سحرے ندا ز میخانۂ ما   کاے رند خراباتی و دیوانۂ ما
برخیز کہ پر کنیم پیمانہ ز مے   زان پیش کہ پر کنند پیمانۂ ما
اک صبح صدا آئی میخانے سے   [illegible]
[illegible]   [illegible] چھلکے

این کوزہ چو من عاشق زاری بودست   کاندر طلب شوخ نگارے بودست
این دستہ کہ بر گردن او می بینی   دستیست کہ در گردن یارے بودست
[illegible]   [illegible]
[illegible]   [illegible]

[illegible] شیدا را
[illegible] ابرار
[illegible]
[illegible]

سید ابراہیم محب

کلام نادر

[illegible]
[illegible]

رلانا ہی اچھا ہے رونا ہی اچھا
تماشے جہاں کے کبھی کم نہ ہوں گے   زمانہ رہے گا اگر ہم نہ ہوں گے
نہ ہونا ہمارا نہ ہونا ہی اچھا
ہے جب گریہ اپنی مے زندگی   [illegible]
تو [illegible] سے رونا ہی اچھا
یہ فرش [illegible]   [illegible] کا بستر [illegible] چادر [illegible]
تو خاک لحد کا بچھونا ہی اچھا
[illegible] سے [illegible] جان [illegible]   [illegible]
تو [illegible] ایسے [illegible] سے [illegible] ہی اچھا

مخمس

[illegible]

لیکن لازمی طور پر پیدا ہونے چاہیئے تھے ملک میں ایسی [illegible]
جس طرح کہ قدیم سوسائٹی میں بھی استدلال زمانے [illegible]
ضرور پیدا ہوئی تھی کہ اس کا دوں میں جس نے دستیاب ہوتا مشکل ہو [illegible]
تہ عام کتب فروشوں کے پاس جو باتیں ملتی تھیں [illegible]
تھا کہ کسی ایک کو دوسرے کے مقابلہ میں [illegible]
[illegible] انجمن دفاع کی [illegible]
اعتراضات کی [illegible] شرچست [illegible]
چھاپ کر [illegible] ایک مفید مقدمہ
چھپوا دیا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] مولوی عبد المجید شرر [illegible]
[illegible] مثنوی [illegible]
جہاں [illegible] روشنی [illegible]
کیا۔ مولانا شرر کی نکتہ چینی کا جواب شرچست [illegible]
اور جواب الجواب لکھے میں شرر کے قلم سے [illegible]
الفاظ بھی نکل گئے جو شائستہ [illegible]
ہو سکتا ہے کہ مولانا شرر نے [illegible]
کو دیکھ کر جنہیں [illegible] مضمون نگار کو [illegible]
[illegible]
کہ [illegible]
شرر کی شان [illegible]
تھی جو [illegible] کا قدر شناس کہا جا سکتا [illegible]
بحث کی دلچسپی [illegible] وسیع ہو گیا اور کثیر [illegible] مسائل [illegible]
نقادان فن کو قلم [illegible] ضرورت پڑی مباحثہ گلزار [illegible]
[illegible] مضامین [illegible] کرنے کے [illegible] بحث [illegible]

مباحثہ گلزار نسیم | گلزار نسیم اردو زبان کی ایک مشہور و معروف
مثنوی ہے جو اپنی ادبی اور شعری خوبیوں کے لحاظ سے آج بھی
باوجود ان تغیرات کے جو مغربی لٹریچر کے اثر سے ہمارے مذاق میں

دو دو تین تین نامے اور پمفلٹ یا دو دو تین تین کی جماعت میں لکھے گئے ہوں ... ادھر اُدھر تو دو دو نظر ہی نہ آئے ہوں، ... ادھر ... حاصل میں حمایت میں مرزا محمد تقی تبریزی (؟) مثنوی نظامی کو ترتیب دیا گیا ہے ... سوال کے علاوہ علمی مباحث کی ... نہیں ہیں کہ ... تسلیم کی ... خیالات کی ... جو بات ... ان ... ہی ... اس ... سے ... لیکن مرزا صاحب نے ایک اصولی عرض کی ہے جسے آپ لکھتے ہیں کہ۔

اس معرکے میں جب خبر دو جنبے پمفلٹ کے درمیان ... تھا ... اور ... ان دو ... میں ... سے کسی فتح ... شکست ... فیصلہ ... کار نہیں ... فیصلہ جناب ... صاحب شوق ... حسین صاحب حافظ ... صاحب ... وجناب حسرت موہانی وجناب ... عیش ... وغیرہ ... ہو۔

تاہم آپ کے ... تحریر ... بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ شکست کے ... ہیں۔ فی الحقیقت یہ کوئی قابل گرفت ... ہیں لیکن جب آپ نے تمام مباحث کو ناظرین کے پیش نظر ... نہیں دیکھو ... تو ... کے متعلق یہ لکھنا ... تھا کہ آپ ... کثر مقام ... بعض ... کا ... جو ... بہ ... سے ... یہ الفاظ ... عبارت ... تعجب ہو ... الفاظ۔

... صاحب ... مجبور ... ہوا ... کے ... ہو ... جب ... جواب میں شائع ہونے ... ان میں پوری شان تنقید کا فرماہو۔

اسی قسم کے اور بہت سے اقتباس پیش کیے جا سکتے ہیں جن سے آپ شرر پمفلٹ کے حامی ثابت ہوتے ہیں۔ اور اگرچہ مرزا صاحب کے ان خیالات سے بہت بڑی حد تک ہم بھی موافقت رکھتے ہیں تاہم اگر وہ اپنا عندیہ ظاہر نہ کرتے تو زیادہ مناسب تھا۔

اس کتاب میں کم و بیش ... پورے ... مضامین درج ہیں۔ مرزا صاحب نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ کوئی مضمون جو اس مباحثہ سے تھوڑا بہت بھی علاقہ رکھتا ہو اس مجموعہ میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔ لیکن ... پڑتا ہے کہ مولوی سید خورشید علی حیدرآبادی کا ایک مضمون اُسی زمانے میں مخزن میں نکلا تھا جو اگرچہ فی نفسہ اس مباحثہ سے بے تعلق تھا لیکن اگر وہ بھی لے لیا جاتا تو مولانا شرر کے اس اعتراض کا ایک اور پہلو بھی روشن ہو سکتا تھا کہ گلزار نسیم دیا شنکر نسیم کی تصنیف نہیں ہے بلکہ آتش کی تصنیف ہے۔ ہمیں اس سے واسطہ نہیں لیکن چونکہ سید خورشید علی کے مضمون سے اس قدر ضرور پتہ چلتا ہے کہ نسیم نے اس طرح میں تبل ... ایک دوسرے شخص سے استفادہ ... اس خیال سے ... کہ یہ اس مجموعہ میں گنجائش نکالنا نامناسب تھا۔ سید خورشید علی کا مضمون ... ایک قلمی مثنوی کے جس کا ایک غیر مطبوعہ نسخہ غالباً حیدرآباد کے کتب خانہ آصفیہ میں اب تک محفوظ ہے متعدد مقامات کے اقتباسات ہیں جو گلزار نسیم کے اقتباسات کے مقابل چھاپے گئے تھے ... کے مطالعہ سے ... ممکن تو ... شاعر ... سرقہ کی حد تک ... ہوتا ہے! ... ایک دوسرے کا ... خوشہ چین ... پڑتا ہے۔

مضامین متنازعہ مباحثہ میں چند مضامین ایسے بھی ہیں جن کے مطالعہ سے بہت سی علمی ... نہیں ہو سکتے ہیں خصوصاً تحقیق ... کا ... تحت میں ...

خطوط موسومہ شرر لکھے گئے ہیں جو سب کے سب اول درجے کے تھے۔ مولانا شوق قدوائی کا مضمون بھی یقیناً قول فیصل کا درجہ رکھتا ہے لیکن بعض مبتذل مضامین ایسے بھی نظر آتے ہیں جو اگر یہ حالت موجودہ ہوتے تو بہتر تھا۔ مثلاً خواجہ عبد الرؤف عشرت لکھنوی کی مرزا سرائی خیالات کی پختگی تنقید کی قابلیت توازن کی لیاقت کا تو گویا سرے سے فقدان ہے [illegible] البیان کے عیوب گنوائے ہیں البتہ [illegible] حالانکہ جو اعتراضات بزعم خود کیے گئے ہیں وہ نہایت عامیانہ اور خود حضرت معترض کی ناواقفیت اور کم علمی کے شاہد ہیں۔

بعض مضامین اور کارٹون [illegible] دیے گئے ہیں جنہیں [illegible] رنگ پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہے [illegible] طبع کو تعلق ہے یہ دونوں خاص دلچسپی کی چیز ہیں۔ [illegible] سجاد حسین نے اپنی بے مثل قابلیت [illegible] کو جس رتبہ تک پہنچایا تھا وہ انہیں کا حصہ تھا [illegible] مقدمہ کے [illegible] اس کتاب کے [illegible] ضرورت سے مستغنی کر دیتا ہے [illegible] اس کثرت سے موجود ہیں [illegible] ضرورت [illegible] صحت کا [illegible] کی کتاب [illegible] ہوتی ہے [illegible] قیمت کا جو [illegible] کی کتاب کیلئے کچھ زیادہ نہیں۔

[illegible] حضرت جگر [illegible] ایک مشہور [illegible] دیوان [illegible]

نہایت علم دوست [illegible] قدر [illegible] کی بدولت کسی زمانے میں [illegible] صاحب [illegible] وقت تھا کہ [illegible] کو [illegible] اچھا قاعدہ ہو کہ [illegible] طبیعت [illegible] حضرت جگر [illegible] سخن کا سلسلہ قائم رہا [illegible] کلام کی پختگی [illegible] دیکھی۔

اس دیوان میں ایک خاص [illegible] حضرت جگر نے اکثر ایسے مطلعوں [illegible] نہایت [illegible] [illegible] مثلاً شب وصل تیغ قاتل پس و کنار۔

زبان [illegible] حضرت جگر کا [illegible] مستحق [illegible]

[illegible] کی گنجائش [illegible]
[illegible] آپ کی [illegible]
[illegible] مثالیں [illegible]
[illegible] کسی [illegible] صحت کے ساتھ [illegible]
[illegible] شعر [illegible] ہے

[illegible] کی [illegible]
[illegible] میں [illegible]

[illegible] کی [illegible] ضرور [illegible] لیکن اس موقع پر [illegible]
[illegible]

[illegible] ہے

[illegible] خیال [illegible] رات [illegible] مجھے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کی [illegible]
[illegible] اس شعر میں ہے

[illegible] کرتے ہیں [illegible]
[illegible] میں [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

—

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حالات [illegible]
[illegible] میان [illegible] غالب کی
[illegible] خیال [illegible] ہے

[illegible]
[illegible]

کتاب [illegible] عبدالرحمن [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] اسلامیہ [illegible] قیمت [illegible]

بابل اور گلیل تحقیق

[illegible]

نظم ہاشمی

[illegible]

تتمہ

مشاہیر یونان و روم

[illegible]

[illegible]

ہوکہ الفاظ اُن کے نہیں ہیں [illegible]

[illegible]

چاہیے؟

[illegible]

کیا جاتا ہے۔

[illegible]

بلکہ ترجمہ صاحب ...

... ترجمہ صاحب ...

کے استعمال کا ... متوقع ...

... ہو گئے۔

خلاف تقدیر ...

استعمال کرنے کے لیے ...

"مدیت کرتا تھا" ...

خوان ... جرأت ...

"... ہی محاورہ ہے۔

"معاملات ہاتھ سے آ گئے" ...

... گئی ہیں۔

... محاورہ ...

مترجم صاحب کی ایجاد ہے۔

"جب ... ہو گیا" ...

... اردو ...

... حقیقت ...

...

یہ ذہن کی ...

... پانی ...

... بولی ...

... سال ...

... نکلا ...

... کیا مطلب ہے۔

... مترجم صاحب ...

... اطلاق ...

... اطلاق ہوا اور ...

... قلعہ ...

... کیا خوب ...

... کیا خوب ...

... صورت ...

... اردو کا خون کیا گیا۔

اس ... ہیں ...

... معاملات ...

... کے حوالے ...

... مطلب ...

... نکلا ...

یہ ایسی کوشش [illegible] کھیوں کو لیا جوان کے لیے جھنجھلانے کی [illegible]۔

[illegible] کیا [illegible] بھی اپنی باری چاہیے۔

[illegible] وغیرہ، بھیجنا وہ [illegible] وغیرہ وغیرہ [illegible]

[illegible] میں [illegible] ہو

وارن [illegible] تصرف [illegible] سکتا تھا تو ارن [illegible] کرتا تھا [illegible] ہو۔

[illegible] بہت [illegible] صاحب ملازمین کر [illegible] ہو [illegible]

یا فارسی۔

اسی وقت سے اُس کا [illegible] شروع [illegible] مترجم صاحب کو [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] محاورہ [illegible] حیثیت سے [illegible]

کہاں کا محاورہ ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو کر [illegible] کے [illegible] ہو [illegible]

[illegible]

[illegible] وقت میں [illegible]

[illegible]

[illegible] سلطنت [illegible] تھی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے [illegible] کرتا، اور

یہ کہنا محاورہ ہے۔

مستقل سکونت [illegible] حکومت [illegible] ہو

[illegible] محاورہ [illegible] ہے

[illegible] حکومت چلانے کا حق طلب کریں حکومت چلانے کی [illegible] ہی تھی۔

[illegible] عورتوں کے شوہر [illegible] جاتے وہ اس عرصہ تک برابر بیوی کا سوگ رکھتی تھی [illegible] کا کیا مطلب ہے۔

[illegible] ایسی غلطیاں [illegible] اہل زبان [illegible] معمولی لکھا پڑھا ہی کیوں نہ ہو ہرگز نہیں کر سکتا ان غلطیوں کے [illegible] مترجم صاحب نے کہیں کہیں [illegible] کہاں ہے [illegible] میں [illegible] دیکھے گئے [illegible] میں [illegible] مثلاً ایک [illegible] ایک جگہ [illegible] ایک جگہ [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] لحاظ [illegible] مترجم صاحب کی [illegible] دیں گے۔

[illegible] سے [illegible] کیے [illegible] میں [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] طلبیوں [illegible] اہتمام کیا گیا ہو [illegible] میں [illegible] کتاب کا ترجمہ [illegible] مترجم صاحب

[illegible]

(تنقید کتب)

[illegible] | مولوی محمد [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] تکمیل پر توجہ کی [illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] مخالفت [illegible]

لیکن [illegible]

[illegible] لوگوں کی توجہ اس مسئلہ کی طرف متوجہ ہوگئی۔

[illegible] انھوں نے اُس کی [illegible]

[illegible]

[illegible] کتاب [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible] کتاب [illegible]

[illegible] وحدت الوجود [illegible]

[illegible]

[illegible]

حیات النذیر

[illegible]

اہل اسلام کے علمی احسانات

وہ قوم نہایت بدنصیب ہے جو اپنے بزرگوں کے اُن کاموں کو
جو یاد رکھنے کے قابل ہیں بھلا دیتی ہے۔ [illegible]
[illegible]

حضرت [illegible] اقوام کے طرز معاشرت پر غور کرنے سے یہ امر بخوبی [illegible] ہوتا ہے کہ گزشتہ [illegible] کی تاریخ [illegible] ایک مسلسل [illegible] تو یہ بات ثابت ہوگی کہ ایک قوم کی تاریخ دوسری قوم کی تاریخ سے وابستہ ہے اور یہی تماشا گاہ عالم گزشتہ واقعات کو بار بار مشاہدہ [illegible] کرتی ہے۔

اگر تاریخ اسلام میں [illegible] غور کیا جائے تو [illegible] کی [illegible] میں تبدیل ہوگئی [illegible] علوم و فنون [illegible] کتب خانوں کی [illegible] قوموں کے [illegible] سلطنت کی [illegible] کا [illegible] زبان [illegible] ہو گیا۔

ابتدائی [illegible] مسلمانوں کو اپنی فتوحات کی وسعت [illegible] علم و حکمت [illegible] فلسفہ [illegible] تعلق [illegible] بلکہ دوسری قوموں کے علوم و فنون [illegible] زیادہ [illegible] نہیں [illegible] تمام قوموں کا علمی سرمایہ اپنی زبان میں منتقل کر لیا تھا۔ جس [illegible] مسلمانوں نے جس سرعت سے [illegible] ملکوں کو فتح [illegible] اسی سرعت کے ساتھ فلسفہ [illegible] کی سلطنتوں کو بھی مسخر کر لیا۔

بنی اُمیّہ

[illegible] اسلامی [illegible] سلطنت تراجم علوم یونانی کی بنیاد [illegible] کا تعلق صرف علم طب سے تھا۔ پھر طب و حکمت وغیرہ کی کتابوں کا ترجمہ کیا گیا اور چونکہ مسلمانوں [illegible] طب [illegible] علوم یونانی کا [illegible] ہوا تھا۔ پہلے [illegible] علم و حکمت کی [illegible] اور ان کا [illegible] زیادہ [illegible] تمام [illegible] مسلمانوں [illegible] مسائل [illegible] تھے۔

[illegible] کے زمانہ میں کتب [illegible] جب [illegible] صنعت و حرفت کا خیال آیا تو مصر کے [illegible] صنعت کی کتابوں کا یونانی زبان میں [illegible] صاحب [illegible] اور [illegible] علم [illegible] کیا [illegible] صنعت [illegible] نقل [illegible] کا [illegible] دنیا کی [illegible] کا بیان [illegible] ہے۔

[illegible] خلیفہ منصور عباسی نے قیصر روم سے کتب علمیہ کے [illegible] عربی ترجمے منگائے۔ [illegible] قدردانی کے سبب [illegible] خلافت میں علماء و حکما [illegible] ممالک سے [illegible] خروج [illegible] قادر کی [illegible] سلطنت نے فارسی [illegible] کر [illegible]

---

۵ [illegible] کتابی صورت میں [illegible]

کتب ... کا ترجمہ کرایا۔ [illegible] سے
... میں ترجمے شروع ہوئے ... ترجمۂ کتب فلسفہ و طب
و اخلاق ... بھی ... بہت کچھ ترقی کی۔
چنانچہ ... کے ایک مشہور ... [illegible] پنڈت نے
... منصور میں ... کتاب ... [illegible] کا
ترجمہ ... عام ... کیا۔

عہد ہارون الرشید عباسی | خلیفہ ہارون الرشید عباسی کو جیسے اسباب کمال میسر ہوئے دوسرے خلفاء کو نصیب نہیں ہوئے

اس عہد میں سلطنت عباسیہ کمال عروج پر تھی یہ وہ زمانہ تھا
جب قیصر و کسریٰ کے بادشاہوں کا سامان، اسلامی [illegible]
کے خزینہ میں ... جاتا تھا۔ مگر ملکی فتوحات سے زیادہ اس عہد
میں علمی فتوحات ہوئیں ... خلیفہ نے ... عظیم الشان ...
... کا نام بیت الحکمت تھا ... پیشتر
... کتب ... زبانوں کے ترجمے کیے
... کتاب ... [illegible] کی بھی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کا ترجمہ کیا۔

... حکومت عباسیہ کا دور شروع ہوتے ...
... کا ... گیا۔ جب ... [illegible]
... مسلمانوں نے ... [illegible]
... کی صنعت کو ترقی ... [illegible] دعوی ...

لہ [illegible]

تو کیا ہے۔

عہد مامون الرشید عباسی | خلیفہ مامون الرشید عباسی کے علمی ذوق کی نسبت تاریخ شاہد ہے کہ ... جلیلہ کا نتیجہ تھا کہ

بغداد ... اس عہد میں مرکز علوم و فنون بن گیا۔ مامون کی والدہ
ایرانی نژاد ... کا ... سلطنت عباسیہ کا ... [illegible]
... سلطنت ... خلیفہ ... [illegible]
... [illegible] کی۔

[illegible]
فارسی ... عربی زبان میں منتقل
کیا گیا ... فارسی شاعری کی ...
[illegible]
[illegible]
... خلیفہ مامون ... [illegible]
... کتاب ... [illegible]
... خلیفہ ... [illegible]
... خزانے خلیفہ مامون کے
... کیا گیا ... [illegible]
... تراجم ... علم ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اس زمانہ میں ... [illegible]
[illegible]
صرف ... کرتا ہوں۔

[illegible]

جسکو ہم نیوٹن کا اکتشاف جدید سمجھتے ہیں اس وقت مشرق [illegible] بھی وہ نا بلد نہ تھے۔ فرانس کے ایک مشہور مصنف کا قول ہے کہ [illegible] کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ مسلمانوں کے تمدن [illegible] کمال کے کس درجہ تک پہنچ گیا تھا۔

فلسفہ جس طرح مسلمانانِ اسپین یورپ کے علمی علوم کے استاد [illegible] ابن رشد نے علم فلسفہ میں یورپ کو [illegible] اسپین و اہل ہند [illegible] [illegible] فلسفہ کی [illegible] یورپ کے علمی و عملی حلقوں میں پھیلیں [illegible] تصنیفات [illegible] فلسفہ ابن رشد پھیل گیا [illegible] فلسفہ کو خاص دقت کی نگاہ سے دیکھی پیرس کی یونیورسٹی کو [illegible] کا درجہ حاصل ہو [illegible] عقل و نقل کی [illegible] فلسفہ ابن رشد [illegible] ہوگیا [illegible] فیلسوف موسیٰ بن میمون نے اس فلسفہ کو [illegible] [illegible] زمانہ میں [illegible] انگلستان [illegible] [illegible] علم [illegible] [illegible] جیسا کہ [illegible] انگلستان بلکہ اس زمانہ کے عیسوی فلسفہ میں [illegible] ابو علی سینا کو [illegible]

سلطان [illegible] | سلطان [illegible] [illegible] یورپ کی [illegible] نے اس سے خوشہ چینی کی اور

دوسری طرف مشرقی اثرات رفتہ رفتہ [illegible] فرانس اور [illegible] تک پہنچ گئے [illegible] نارمن قوم نے انگلستان کو فتح کیا تو [illegible] سے منتقل ہوتے چلے آتے تھے انگریزی [illegible] ہو گئے [illegible] انگلستان کی قدیم زبان [illegible] لیکن [illegible] کہ اس وقت تک یورپ کی ذہنی [illegible] مسلمانوں کے [illegible] [illegible] نہیں [illegible]

اگر کسی کو اس وقت [illegible] علمی فتوحات [illegible] [illegible] یورپ کو [illegible] [illegible] مسلمانوں کے علمی [illegible] تو معلوم ہوگا کہ مشرقی دنیا میں [illegible] [illegible] تھے۔

دارالعلم غزنی

[illegible]

[illegible] سلطان [illegible] کے چند [illegible] مسعودی کو دیا [illegible] سلطان [illegible] اس نے روم کی عزت حاصل کی۔ سلطان محمود کے [illegible] کا ذکر [illegible] نے اپنی تاریخ یمینی میں کیا ہے۔

سلطان مسعود [illegible] سلطان مسعود [illegible] کے [illegible] علما کا [illegible] ہمیشہ [illegible] سے [illegible] [illegible] مسعودی [illegible] [illegible] سلطان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] معدوم کیا۔

آل سلجوق[1]

حضرت [illegible] کا [illegible] جب [illegible] حکومت [illegible] کے کمزور [illegible] ہو گئے۔

جب سلجوق [illegible] ترکستان [illegible] [illegible] [illegible] دنیائے اسلام کی یہ حالت تھی [illegible] خلافت [illegible] [illegible] ملک میں اسلام کی [illegible] ایک زبردست طاقت کی ضرورت تھی جو سلجوقیوں کے وجود سے پوری ہوئی۔ اسلام قبول کرتے ہی [illegible] کی زندگی میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہو گیا [illegible] فتوحات سے [illegible] کی شان و شوکت [illegible] کا زمانہ یاد آ گیا۔ سلجوقیوں نے مغربی ایشیا کی اسلامی سلطنتوں کو ایک سلطنت میں شامل کر لیا۔ رومیوں کی پیش قدمی کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلجوقیہ [illegible] [illegible] مختصر داستان درج [illegible] ہے۔

خواجہ نظام الملک طوسی اور نظامیہ بغداد

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[1] [illegible]

[illegible]
میں مشہور ہے۔ نظامیہ کی عمارت میں ایک حصہ [illegible]
[illegible]
کی تعداد سے نادر اور بیش قیمت کتابیں [illegible]

[illegible]

مالک میں قائم ہوا تھا، جس میں وہ اپنے شمالی نتائج اخذ کر کے ایک عالم کے پیش نظر کر چکی تھی۔ مسلمانوں نے یہاں بھی متعدد دارالعلوم و مدارس قائم کیے چونکہ وہ خود لٹریچر کے مالک تھے وہ جانتے تھے کہ کسی قوم کو بے زبان کر دینا اس کی ہستی کو مٹانا ہے۔ پہلے انھوں نے نہ صرف سنسکرت پر بھی توجہ مبذول کی بلکہ اس ملک کی ایک قومی زبان بھی بنگالی کو بھی ترقی دینا اپنا فرض سمجھا۔ یہ امر واقع ہے جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ افسوس ہے کہ عام مورخین بھی اس حقیقت کو نظر انداز کر گئے۔ میرے لیے بحیثیت ایک بنگالی ہونے کے یہ امر باعث مسرت و افتخار ہے کہ میرے محترم ... [illegible] ... نے "ترقی علوم ہند" شاہان اسلام ہند نامی مستند کتاب حال میں شائع کر کے اس طرف توجہ کرائی ہے جو اسلامی علمی کارناموں کی طرف سے بنگال پر معلوم ہوتا ہے۔

حضرات! انھوں نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ہمارے اسلامی سلاطین ہند ان سیاسی رموز سے بھی واقف تھے جس سے مختلف النسل قومیں متحد ہو جاتی ہیں۔ یہ سلاطین ہندوستان میں ہندی ہو چکے تھے۔ صدیوں سے آپس میں ایک مدت تک ... ہو چکی تھی ... ان سلاطین اور ... [illegible] ... زبان و مذہب کے اتحاد اور محبت و خلوص کے ... [illegible] ... [illegible]

اکبر کے پیرو وجود میں آئے اور اب بھی بطور زندہ یادگار موجود ہیں رہا سیاسی اتحاد سو وہ باوجود اشوک کے بعد ہندوستان میں اس وقت تک پیدا نہیں ہوا جب تک شہنشاہ اکبر نے ہندو اور مسلمانوں کو تمدنی طور پر ایک نہ بنا دیا اور یہ کہنا بالکل صحیح ہوگا کہ ہندوستان کی موجودہ معاشرت میں جہاں ساسانیوں اور یونانیوں کا کچھ حصہ ہے وہاں مسلمانوں کا بھی بہت بڑا حصہ شامل ہے۔

عرب اور ہندوستان

عربوں کے تجارتی تعلقات ہندوستان کے ساتھ بہت زمانہ دراز سے ... شروع ہوئے لیکن ظہور اسلام کے کچھ مدت بعد سندھ عربوں کے تحت حکومت میں آگیا اور ہندوستان میں عرب پہلے پہل آئے۔ نویں صدی کا تذکرہ ہے کہ سندھ میں سندھ مسلمانوں کا میل جول اتنا بڑھ گیا تھا کہ ہندو عربی معاشرت سے ... متاثر نہیں ہوئے جس قدر خود عرب ہندوستانی معاشرت سے متاثر ہو گئے تھے۔ اسی صدی میں قرآن شریف کا کسی ہندو راجہ کی تحریک پر ہندی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔

عربی دور ختم ہونے کے بعد ایرانی دور شروع ہوا۔

خاندان غزنی

خاندان غزنی کا مختصر بیان ہم اوپر کر آئے ہیں۔ یہاں صرف یہ کہنا کافی ہوگا کہ سلطان محمود غزنی کے دربار کے مسلمان ہندو فلسفے سے خوب واقف تھے ... [illegible]

خاندان غلاماں

[illegible]

اور ہندوستان کے ساتھ انھون نے شاہانہ سلوک کیے۔ انھین کے وقت مین دلی زبانون کا مرکز اور علوم کا گھر بن کر غزنی اور بغداد پر چشمک زنی کر رہی تھی۔

سلطان ناصر الدین | سلطان ناصر الدین کے زمانہ مین طبقات ناصری لکھی گئی جب چنگیز خان خراسان کی غارتگری مین مصروف تھا

سلطان بلبن | تو شاہ بلبن سریر آرائے دہلی تھا لکھا ہے کہ وسط ایشیا کے پندرہ تاجدار اسوقت دہلی مین پناہ گزین تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بلبن کے دربار مین بیشمار علما و فضلا جمع ہو گئے تھے۔

امیر خسرو | امیر خسرو کی شیرین کلامی اسی کے عہد مین مقبول ہوئی خسرو نے خالق باری لکھ کر صرف دو زبانون مین یکسانیت ہی نہین پیدا کی بلکہ دونو قومون کے جذبات و خیالات کا آپس مین ایک رشتہ باندھا۔

سلطان علاء الدین خلجی | سلطان علاء الدین خلجی کے بارہ مین صاحب فرشتہ کہتا ہے کہ اس بادشاہ نے بھی متعدد دار العلوم قائم کیے اور پینتالیس مشہور علما ان مین تعلیم دیا کرتے تھے۔ اس زمانہ مین دلی مین ایسے ایسے اساتذہ موجود تھے جو اپنے علم و فن مین بخارا سمرقند بغداد مصر دمشق اصفہان تبریز کے مشہور اساتذہ سے بڑھے ہوے تھے۔

ابن بطوطہ | عربی مشہور سیاحون مین [illegible] ایک سیاح کا [illegible] آپ صاحبان کے روبرو پیش کرتا ہون ابن بطوطہ سلطان محمد تغلق کے زمانہ مین افریقہ اور ایشیا کی سیاحی کرتا ہوا ہندوستان آیا تھا [illegible]

فیروز شاہ تغلق | [illegible] ایک مشہور [illegible] اسی سے [illegible] شوکت کے [illegible] ستونون کو نہایت احتیاط سے منتقل کیا جب راجہ نگرکوٹ کو شکست دے کر اسکا ملک [illegible] کیا تو راجہ کے کتبخانہ کی چند کتابون کا فارسی زبان مین ترجمہ کرایا اور ایک کتاب کا نام دلائل فیروز شاہی رکھا۔ اس سلطان نے بھی متعدد دار العلوم بنوائے تھے چنانچہ ان مین سے ایک فیروز آباد مین بنا تھا جسکی عمارت تمام مدارس ہند سے زیادہ خوبصورت و خوشنما تھی۔

سکندر لودھی | سکندر لودھی کے زمانہ مین ہندوؤن نے فارسی زبان کی تحصیل شروع کی اور اردو زبان اُسی کے زمانہ سے شروع ہوئی حالانکہ اسکی بنیاد محمود غزنوی کے عہد حکومت مین پڑ چکی تھی۔ اس زمانہ مین بھی شاہی امداد و سرپرستی کی بدولت تراجم و تصانیف کا بازار خوب گرم تھا ایک سنسکرت زبان کی کتاب [illegible] کا ترجمہ کرکے اس کا نام طب سکندری رکھا جس کو ہندوستان کے تمام اطبا نے مستند مانا۔

دکن | شاہان دکن مین بہمنی و عادل شاہی بادشاہون کے بارے مین صرف یہ کہنا کافی ہوگا کہ ان مین سے اکثر [illegible] خود علم دوست اور ہنر پرور تھے یہی نہین بلکہ ان کے وزرا بھی [illegible] اہل کمال کے قدردان و ماہر علوم و فنون تھے ان بادشاہون نے دکن مین ہزارہا مدارس اور کتبخانے قائم کیے یہی وہ سلاطین تھے جنکی علمی فیاضیون کی بدولت [illegible] ہندوستان بلکہ ہر طرف [illegible] کے علما مستفید ہوتے تھے۔ چنانچہ وہ ہر سال غیر ممالک کو جہاز بھیجکر فارس و ترکستان سے علما کو طلب کرکے اپنے دربار کی رونق بڑھاتے تھے حافظ شیرازی بھی ایک زمانہ مین یہان مدعو کیے گئے تھے۔

گجرات | گجرات کے سلاطین بادشاہون نے علم کو بڑی وسعت و ترقی دی انھون نے بھی عرب و فارس و ترکستان سے علما طلب کرکے اپنے پایہ تخت مین جگہ دی۔

کشمیر | کشمیر مین تو سلطان زین العابدین ہی کے عہد مین کئی عربی و فارسی کتابون کا ترجمہ سنسکرت مین اور سنسکرت کی [illegible] کتابون کا ترجمہ فارسی مین ہوگیا تھا چنانچہ سب سے پہلے [illegible] راج ترنگنی کا ترجمہ فارسی مین ہوا۔

جونپور | [illegible] شرقی کے زمانہ مین جونپور علم و ادب کا مرکز [illegible] متعدد مدرسے دار العلم جہان [illegible] کی امداد سے جاری [illegible]

سلاطین شاہان اسلام کے زمانہ میں علمی نقطۂ نظر سے گجرات بڑا ذوق رکھتا تھا۔

بنگال خود بنگالی زبان میں شاہی حکم سے سنسکرت کتابوں کے ترجمے کیے جاتے تھے اور انہیں کی بدولت بنگالیوں کو ان کی مادری زبان میں رامائن مہابھارت اور بھاگوت پڑھنی میسر ہوئیں۔ اس ذریعہ سے یہ زبان رفتہ رفتہ ایک علمی زبان بن گئی۔

یہ ذوق صرف شاہان بنگال تک محدود نہ تھا۔ چنانچہ سلطنت جونپور کی نسبت لکھا ہے کہ اس نے اپنی آمدنی کا نصف حصہ اسی خاص کام کے لیے مخصوص کر رکھا تھا۔

اسلامی دور میں فرمانروایان بنگال کو ملک الشعراء بننے کا فخر حاصل ہو چکا ہے۔

خاندان مغلیہ

یہ مشہور بات ہے کہ قیصر ہند اکبر اعظم کو ہندوؤں سے کس قدر انس تھا۔ اسی کے زمانہ میں ہندوؤں کا ربط ضبط دوستی کے درجہ سے گزر کر قرابت و رشتہ داری کی حد تک پہنچ گیا تھا اور ہندو مسلمانوں کی معاشرتی زندگی بالکل ایک ہو گئی۔ تیموری نسل نے ہندوستان کو اپنا گھر بنا کر سنسکرت ادبیات میں نمایاں ترقی کی۔ اس نے بڑے اہتمام سے بہت سی کتابوں کے ترجمے کرائے۔ [illegible] ملا عبد القادر بدایونی کی حرکت سے مہابھارت فارسی زبان میں ترجمہ [illegible] رامائن کا ترجمہ کیا۔ [illegible] کا ترجمہ [illegible] کا ترجمہ بھی کیا۔ [illegible] علاوہ [illegible] بہت [illegible] کتابوں کا سنسکرت [illegible]

[illegible]

شاعروں کے وظیفے مقرر کیے۔

سلطان [illegible] کے عہد حکومت میں ہندوستان کی متعدد ملکی زبانیں ترقی کرکے [illegible] کے خطاب سے ممتاز ہوئیں

مسلمان اور فنون لطیفہ

اسی ضمن میں اگر یہ بھی کہا جائے تو کچھ نامناسب نہ ہوگا کہ مسلمانوں نے اپنی علمی ترقیوں کے ساتھ ساتھ فنون لطیفہ میں بھی خاص دستگاہ بہم پہنچائی تھی۔ چنانچہ صد ہا جمالی یادگاریں ان کے کمال کا اعلیٰ ترین نمونہ ہیں۔ تخت طاؤس ایک ایسی چیز تھی جس کو دیکھ کر تمام دنیا نے تعجب کیا۔ مسلمانوں نے اپنے کمالات فن کے ایسے ایسے عدیم المثال نمونے چاروں طرف عالم میں چھوڑے جو عجائبات روزگار کہے جاتے ہیں۔ خود ہندوستان میں تاج محل جس کو یورپین سیاحوں نے طلسم حیرت کہا ہے آج تک ایک عالم کو محو حیرت بنا رہا ہے۔

اسی طرح نادر قلمی تصاویر اور قسم قسم کے اعلیٰ پارچہ جات اور منقش دار ظروف میں جو صناعی و دستکاری دکھائی گئی ہے ان کے بہترین نمونے آج بھی ہندوستان اور یورپ کے عجائب خانوں کی رونق دوبالا کر رہے ہیں۔

شاہزادہ دارا شکوہ نے خود سنسکرت سے ہندوؤں کی مشہور و معروف کتاب بھاگوت گیتا اور جوگ بششٹ وغیرہ کا ترجمہ کیا۔ اسی نے اپنشد کے ترجمہ کا نام سر اکبر رکھا۔

[illegible] کے زمانہ میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

دتی سے بچا کر شاہ دکن کی امانت میں سپرد کر دیا۔

اس طور پر سلاطین اسلام کے آغوش میں ملک کی عام مشترکہ زبان نے تربیت و پرورش پائی اور قدیم ہندوستان کی ایک متحدہ یادگار بنی۔ یہ ہیں وہ گرانبار احسانات جو اسلام کے ہندوستان پر ہیں جن کو بعض لوگ تجاہل عارفانہ سے بھولے ہوئے ہیں اور افسوس ہے کہ مٹی ہوئی سلطنت کے ساتھ اس متحدہ یادگار کو بھی مٹانا چاہتے ہیں۔

حضرات۔ جو کچھ آپ نے سنا بظاہر ایک فسانہ معلوم ہوتا ہے مگر یہ کوئی معمولی فسانہ نہیں ایک قوم کا ایشیا میں ہندوستان سے بڑھ جانا اور یورپ میں اسپین اور جزیروں تک پہنچ جانا ہم پہلو دیکھو اور بنا خاص کر جب وہ قوم ایسی ہو کہ قیصر و کسریٰ کے بادشاہوں کا سامان اس قوم کی شاہزادیوں کے جہیز میں نکل رہا ہو اور پھر خوبی یہ کہ ملکی فتوحات سے زیادہ علمی فتوحات ہوں جو قوم ایشیا میں تمدن کی بنیاد ڈالے کہ صدیوں تک یورپ اور ایشیا میں علوم و فنون کی وسعت و رفعت رنگ بات انسانی کے دادوا ... رہیں جس قوم کے عدل و سخاوت و سیاست و حوصلہ مندی کی یہ کیفیت ہو کہ وہ نہ صرف اپنے صنف نازک کو مساوات کا درجہ دے بلکہ تمام اپنی محروسہ میں غیر اقوام کے حقوق کی بھی محافظت کرے جس کے قانون سلطنت کا یہ عالم ہو کہ زمانہ حال کا قانون دان حیرت سے ... جس کی قانونی دستاویزوں کی تعریف کرتے ہیں کہ ... لطف یہ کہ ... تجارت پر بھی جو ... ملکی تجارتی و صنعتی ... سے خالی نہ ہوں جس کی ترقی علم و ادب کا یہ حال کہ ایک طرف یورپ ... زبان سے مستفید ہو تو دوسری طرف ایک ملک کی اردو ... زبان رائج ہو کہ دوسرے ملک میں نہ صرف مقامی بول ... رواج دے بلکہ اپنے تمدن و تہذیب کی مثال آپ وہاں کی زبان کو ترقی دے کر ایک نئی اور دلکش زبان بنا دے جسکے علمی علوم میں یہ خوبی ہو کہ سب سائنس کے خزانوں پر وہ دسترس رہے نو بشریت کی تعالی سرحد پر قرار دے کہ وہ صفت ملکوتی حاصل کرے نہ یہ کہ ادنیٰ درجہ کی خیالات کا قوم پر اثر ڈالے جس قوم کے فلسفہ تصوف کا یہ کمال ہو کہ یک جانب باطنی مسیحیت اور موسویت اور دوسری جانب ہندو دھرم کی روحانیت سے تبادلہ خیال ہو سکنے کی صلاحیت رکھتا ہو اور جسکے فنون لطیفہ کے بچے کچھے سوئے آج بھی عجائب خانوں کی رونق بڑھائیں تو یہ ایسے واقعات ہیں جن پر ایک مبصر تنقیدی نظر ڈالے اور اسکے وسیع کیفیت نتائج کو حیرت کی نگاہ سے دیکھے۔

حضرات۔ میں اگر اس مہتم بالشان علمی تحریک کے جزئیات سے بحث کروں تو میری تقریر بہت طویل ہو جائے گی لہذا میں صرف اس اجمال پر اکتفا کرتا ہوں کہ ہر ملک میں اپنی خصوصیت کے لحاظ سے مسلمانوں نے علمی ترقی کی۔ عرب میں ذرا دیکھیے ... میں علاوہ منقولات کے معقولات کو بھی ترقی دی۔ مصر و شام میں فقہ حدیث تمام اقسام کو فروغ ہوا۔ اسپین میں ادب و شاعری اور تاریخ کا فن کمال کو پہنچ گیا۔ ہندوستان میں آ کر فلسفہ، طب کو فروغ ہوا بغداد و دیگر مسلمانوں ... تک تمام تفرع عالم میں علم کا چراغ روشن رکھا ... سے علوم و فنون کو لے کر ان میں قابل قدر اضافہ کیا ... تمام جدید کے سپرد کیا جس سے غیر قوموں کی موجودہ تہذیب کی بنا ڈالنے میں معقول مدد ملی۔ صاحبو! جنگ ... یورپ میں قائم ہے متمدن ... عرب کے ... اور ... فراموش احسانات سے بھی سبکدوش نہیں ہو سکتے

اس بیان سے آپ لوگوں نے اندازہ فرما لیا ہوگا کہ دنیا کی علمی ترقی مسلمانوں کی تصانیف و تراجم کی کس درجہ ممنون احسان ہے اور تراجم کی بدولت خود مسلمانوں کی علم دوستی میں کس قدر سہولت ہوئی۔ حضرات! موجودہ حالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ضرورت اس امر کی متقاضی ہے کہ نہایت حریص ہو کر طامع بن کر تمام ان اقوام کے ممنون نے دیکھتے دیکھتے اپنی زبان کو علمی زبان کی حد تک پہنچا دیا ہے غیر زبانوں سے حاصل کر کے اپنی زبان کی ترقی میں صرف کیا جائے اور جہاں تک جلد ممکن ہو موجودہ ضروریات کے مطابق بنا دیا جائے۔

مجھے یقین ہے کہ اگر سلسلہ تراجم جاری رکھا گیا تو کچھ ہی دنوں میں [illegible] بھی دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں شمار ہونے لگے گی [illegible] حضرت سے یہ بھی عرض کروں گا کہ اردو زبان بھی جو ہندوستان کی [illegible] ایک [illegible] ہے اور

اگر آپ صاحبان ہمت کریں تو آج بھی ایک قالب میں تازہ روح پھونکی جا سکتی ہے۔

حضرات! ہر قوم اپنی ایک مخصوص زبان رکھتی ہے ایک مخصوص تاریخ ایک مخصوص روایات قومی کا ذخیرہ رکھتی ہے اور مخصوص حالات اور تجربات کی بنا پر اپنے ارتقا کے موجودہ منزل پر پہنچی ہے اور ہر ملک یک جہتی و صحیح کیریکٹر ہوا کرتا ہے جس کا خاص خزانہ اس ملک کی زبان ہوتی ہے [illegible] اگر یہ قوم کافی سرمایہ یاد رکھیے۔ اردو زبان [illegible] فراموش نہیں ہے [illegible]

ن۔ گھوشال

ہندوستان کے قدیم مذاہب

[illegible]

ہندوؤں کے مذہبی اعمال و رسوم اُن کا عقیدہ اور [illegible]

اُن کے عجیب غریب تیوہار [illegible] متبرک مقامات اور [illegible]

[illegible]

[illegible] گناہوں سے نجات [illegible]
[illegible]
[illegible] ایک [illegible] سے [illegible] دیا جاتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

اسی طرح آتا ہے کہ جس کی نام [illegible] ساوتری یا سوریہ یا آدتیہ [illegible] کے [illegible] دیوتاؤں [illegible] آگ پر جو [illegible] اُسکی بھی پرستش [illegible] مخلوق کو خواب سے بیدار کرتی ہے [illegible] اپنے اپنے کاموں [illegible]

[illegible]

[illegible] قدرت کی طاقتوں کی مناجات کا یہ سادہ اور پرستش کا یہ [illegible] تھا لیکن [illegible] دیوتاؤں کو خلقت ناموں سے [illegible] دیوتا ایک [illegible] جو ہر جگہ حاضر و ناظر اور جو سب کا خالق حقیقی ہے

[illegible]

ہندوستان میں [illegible] مذہب [illegible] خیال [illegible]

[illegible]

آکاش اور یا پانچواں عنصر ہے جو ہوا سے بھی زیادہ لطیف ہے کہا جاتا ہے کہ جہاں سے کل کام کل خواہشیں کل خوشبوئیں اور ذائقے پیدا ہوتے ہیں وہ اس میں یہ سب شامل ہے اور جو کبھی بولتا ہوا اور کبھی متحیر ہوتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... ایسا ہی اختلاف نہیں ہو سکتا ... [illegible]

مگر اس سے یقین نہیں کرنا چاہیئے کہ اس مکمل اصول ... [illegible]

[illegible]

حضرت عیسیٰ سے چھ صدی قبل ہندوستان میں بودھ مذہب [illegible]

[illegible]

ایک [illegible] خیالوں سے

[illegible]

۳۹۴ [illegible] ان پھٹے بالوں، بکری کی کھال کی پوشاک سے کیا فائدہ؟ تیرا باطن تو خراب ہے، اور ظاہری صورت کو صاف بناتا ہے۔

اس قسم کے مقولوں کی جانب بہت سی اقوام اور انسان [illegible] رجوع ہوئے۔ حضرت عیسیٰ کی ولادت سے کئی صدی پہلے بودھ مذہب سندھ، افغانستان اور [illegible] ممالک فلسطین، مصر، یونان تک گئے اور وہاں کے لوگوں نے اُن کی تعلیمات اور تصنیفات کو [illegible] مسیح نے پھر ایک مرتبہ اُسی تحمل، سخاوت، عفو اور محبت کے مذہب کی اشاعت کی جس کی اشاعت پانچ سو سال قبل گوتم بودھ نے کی تھی۔ ہندوستان میں آریہ ہندو کا قدیم اور [illegible] مذہب گوتم کے اصلاح کردہ مذہب کے ساتھ ہزار سال تک قائم رہا۔ برہمن اور آریہ قومیں [illegible] استحقاق پر قائم رہیں گر [illegible] اقوام نے لاکھوں انسان اس زمانے میں داخل ہوئے جو [illegible] حضرت عیسیٰ کے قبل تیسری صدی سے لیکر [illegible] ساتویں صدی تک ہندوستان کے ہر حصہ میں ہندوؤں کے متبرک مقامات اور بودھوں کی خانقاہیں تھیں۔ ایک ہی گاؤں میں ہندو اپنی قربانی کرتے تھے اور بودھ اپنے [illegible] ادا کرتے تھے [illegible] بودھ صدیوں تک [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] ہندوؤں کی [illegible] خیال یہ ہو کہ ہزار سال [illegible] اپنی فتوحات میں [illegible] کی کوئی مثال نہیں ملتی [illegible] مذہب [illegible] تھے [illegible]

عام طور سے یقین کیا جاتا ہے کہ [illegible] مذہب ہندوستان سے مفقود ہو گیا، [illegible] بودھ مذہب [illegible] ہندوستان [illegible]

مفقود ہو گیا کیونکہ [illegible] ہندو [illegible] ہو گئے۔ بودھ مذہب [illegible] کو قبول [illegible] اختیار [illegible] آریہ کا کوئی فرق باقی نہیں [illegible] پنجاب سے لیکر [illegible] تک، گو وہ [illegible] بستیوں کے مختلف [illegible] میں [illegible] ایک ہی مذہب کے [illegible] ہیں اور ایک ہی قسم کے رسوم [illegible] کے رہنے کی [illegible] جن سے غیر آریہ [illegible] تعصب [illegible] کیے گئے تھے [illegible] بالکل مفقود ہو گئیں [illegible] جنکو ہر ہندو ادا کر سکتا ہے۔ بودھ مذہب کے [illegible] گئی اور ان سے زمانہ حال کے ہندو مذہب کے [illegible] لے گئے [illegible] زمانہ حال کے ہندو [illegible] ہندوستان میں بودھ مذہب کی تاریخ کو سمجھنے کے واسطے ان امور کا دیکھنا ضروری ہے۔ بودھ مذہب ہندوستان سے [illegible] زمانہ حال کے ہندو مذہب نے [illegible] کے خاص [illegible] کو بھی [illegible] کر لیا [illegible] ہندوستان میں گوتم بودھ کی [illegible] نتائج ہیں۔

اس طرح حضرت عیسیٰ کے بعد چھٹی و ساتویں صدی میں ہندوستان میں ہندو مذہب [illegible] اور [illegible] صدی [illegible] جب [illegible] مذہب [illegible]

ماننے کے مذہب میں عصمت کی دیوتوں کی پرستش پیدا ہو گیا ہو
زمانہ حال کے جدید مذہب میں تمام مخلوق کی تین قدرتوں کی تلقین
کی گئی ہو جو کہ بعد اس برہمہ کے نام سے مشہور ہیں ان قدرتوں کے نام
بھی [illegible] وید کے مضمون میں عصمت کے دیوتاؤں کے
ناموں کی صورت [illegible] زمانہ حال کے ہندو مذہب میں ان دیوتاؤں کے
متعلق [illegible] ایسے وحشیانہ ہو گئے ہیں۔ وید مذہب کی پرستش
کا طریقہ یہ تھا کہ آگ کو قربانی چڑھائی جاسکے۔ زمانہ حال کا ہندو مذہب
بت پرستی کی تلقین کرتا ہو اور [illegible] بہت سے بُت
پوجنے سے خوش ہوتا ہو۔

ہندو [illegible] فرقوں کے مذہبی عقائد [illegible] کے باب میں
بہت کچھ لکھا گیا ہو جو ہندوستان میں ایک [illegible] سے جاری ہیں
[illegible] جیسے [illegible]
[illegible]
[illegible] ایک
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کرشن کے افسانوں نے بودھ کی پیدائش
قصوں اور [illegible] کو شاد یا اور پہلے بودھوں کے مقبرے کی مقامات
کے [illegible] اور [illegible] کی جا بجا میں قائم ہوئیں اور بودھوں
کی خلوت گزینی زندگی کے بجائے اس قسم کی زندگی کا طریقہ شیو اور کرشن
کے مقلدین میں نافذ ہونے [illegible] کئی صدیوں سے
ایک سادہ اور عام پسند طریقہ وحدانیت کی جانب کوشش کی جا رہی ہو
[illegible] کی پرستش کے باوجود
[illegible] وحدانیت کا طریقہ پرستش [illegible] ایک
[illegible] معبود کا عقیدہ ہو جس کو [illegible] شیو یا کرشن
کے نام سے پکارتے ہیں۔

زمانہ حال کے ہندو [illegible] کے جس [illegible] میں اول
شخص [illegible] دسویں صدی میں جنوبی ہندوستان میں
پیدا ہوا اس نے [illegible] کی ایک ہوا اس کا نام [illegible] ہوا اس نے
بھی [illegible] کی مخالفت کی وجہ سے
اس کو [illegible] سے بھاگنا پڑا اور [illegible] کے اس کی بھی [illegible]
کے [illegible] میں اس نے بادشاہ اور رعایا کو اپنا پیرو بنا لیا اور
[illegible] سینکڑوں مقامات میں
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کس طرح نیم مذہب
کی وجہ سے بہت دولتمند ہو گئی ہے

ہندوستان کی مذہبی اصلاح کی تاریخ میں کبیر کی طرح کوئی شخص مشہور نہیں ہے [illegible] کے آغاز کے [illegible] کو [illegible] اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ ایک خدا کی پرستش میں اہل ہنود [illegible] کو [illegible] وہ کہتا ہے کہ ہندوؤں کا [illegible] جو مسلمانوں کا ہے خواہ اس کو [illegible] [illegible] ہندوؤں میں [illegible] کرنے سے کیا فائدہ [illegible] اگر [illegible] وقت [illegible] دل میں [illegible] اگر [illegible] ہندوؤں کے [illegible] مسلمانوں [illegible] لیکن اپنے دلوں میں تلاش کرو [illegible] ہندو اور مسلمان دونوں [illegible] گا۔

[illegible] ہندوستان میں [illegible] اسی کے کرنے کی [illegible] ہندوستان میں [illegible] جس کی [illegible] کی سب سے [illegible]

بنگال کا مذہبی [illegible] ۱۹ [illegible] پیدا ہوا تھا [illegible] بنگال کی [illegible] ہندوستان [illegible] میں عظیم [illegible] ہندوستان [illegible] ہندوستان کی [illegible]

[illegible]

قدیم ہندوؤں کے آلات موسیقی

زمانہ موجودہ میں جس کثرت سے یورپ کے مصنوعات اور [illegible] و [illegible] آلات موسیقی کا رواج عام ہو [illegible] ہوگا [illegible] ان آلات میں [illegible] جانتے ہیں تو [illegible] کہ قدیم ہندوؤں میں بھی بعض آلات موسیقی ایسے موجود تھے جنہیں زمانہ حال کے [illegible] سکتا ہے [illegible] تاہم ہندوؤں نے ان آلات کو جو ترقی دی وہ ان کی شائستگی و تہذیب کے مطابق مناسب تھی [illegible] اہل مغرب نے [illegible] آلات کی تیاری میں [illegible] ستار کی [illegible] آلات موسیقی تھا [illegible] بجاتے ہیں [illegible] ایک ہی [illegible] میں مختلف تاروں [illegible] کر مختلف [illegible] پیدا کیے جا سکتے ہیں اہل ہند کی [illegible] موسیقی کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے۔

ہندوؤں کی مذہبی کتب [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ ان میں گیت [illegible] اور [illegible] رقص [illegible] قوموں کے [illegible] آلات موسیقی [illegible] تھے [illegible] ہندوؤں میں [illegible] مختلف آلات موسیقی سے [illegible] کا رواج زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے [illegible] علم موسیقی [illegible] ہندوؤں کے آلات موسیقی کو چار مختلف اقسام [illegible] ذکر کیا ہے

[illegible] قسم کے آلات [illegible] ہوئے ہیں۔

[illegible] قسم کے آلات۔

(۳) [illegible] آلات مثلاً بانسری سنکھ وغیرہ۔

(۴) [illegible] آلات مثلاً جھانجھ [illegible] وغیرہ۔

[illegible] تمام [illegible] کیونکہ زمانہ حال [illegible] بجانے میں [illegible] ہم [illegible] قسم کے آلات موسیقی [illegible] نہیں کیا جا سکتا۔

[illegible] آلات موسیقی میں [illegible] قسم کا [illegible] ہندوستان میں [illegible] کی نسبت مشہور ہے کہ وہ [illegible] ہر وقت [illegible] رکھا کرتے تھے۔ [illegible] کو بھی جو ہندوؤں میں [illegible] موسیقی میں [illegible] گیا ہے [illegible] اسی سلسلہ میں بیان کرنا [illegible] خالی [illegible] ذکر کیا گیا ہے [illegible] زیادہ [illegible] مستعمل تھی [illegible] قدیم آلہ کا [illegible] قرار دیا [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

(۱) [illegible] بین۔

[illegible]

یہ ایک نہایت مشکل اور مشاق ہنر ہے۔ اگر کوئی ماہر بین کسی ماہر گویّے کے ہاتھ میں ہو تو بہترین قسم کا جادو سے کم نہیں، عملی حیثیت سے ہندوستانی موسیقی کے اُٹھ جانے کے بعد یہ آلہ بہترین سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ آلہ ایسا مکمل ہوتا ہے کہ کسی تار پر ذرا سا غیر ضروری دباؤ بھی اس کی آواز میں فوراً اختلاف پیدا کر دیتا ہے چونکہ آواز میں بہ تدریج [illegible] پیدا کرنا بجانے والے کے اختیار میں ہوتا ہے جیسے کہ آواز میں کوئی [illegible] خوشگوار محسوس ہوتی ہو [illegible] آلات موسیقی [illegible] وہ بھی محض اسی وجہ سے ہے۔

بین میں بالعموم سات تار ہوتے ہیں چار اوپر اور تین نیچے ہیں۔ موسیقی دانوں نے اس آلہ کی مختلف قسمیں بیان کی ہیں

(۱) ایک تنتری جس میں صرف ایک تار ہوتا ہے [illegible] کے لیے مخصوص ہے لیکن [illegible] بجاتے ہیں۔

(۲) کنگل۔ اس میں دو تار ہوتے ہیں۔

(۳) تری تنتری۔ اس میں تین تار ہوتے ہیں۔

(۴) چتر۔ وہ سات تار والی بین کہلاتی ہے۔

(۵) وپنچی۔ اس میں نو تار ہوتے ہیں۔

(۶) مت کوکلا۔ اس میں اکیس تار ہوتے ہیں [illegible] اس کا [illegible] نام سورمنڈل بھی ہے۔

ان کے علاوہ ایک قسم اور بھی ہوتی ہے جسے [illegible] کہتے ہیں [illegible] انگلی کی مدد سے بجایا جاتا ہے یہ آلہ زمانہ حال کے [illegible] سے مشابہ ہوتا ہے۔

ہوا کی مدد سے بجنے والے آلات کی قسمیں [illegible] کہا جاتا ہے [illegible] متقدمین نے [illegible] کی [illegible] دوسری [illegible] کی قسمیں ہیں جس کے نام حسب ذیل ہیں [illegible] بانسری [illegible] مرلی [illegible]

چنگ، سرنگ، سنکھ وغیرہ [illegible] بانسری [illegible] اور پردہ لکڑی کی بنی ہوئی ہوتی ہے [illegible] لکڑی، ہاتھی دانت، فولاد، کانسہ، چاندی اور سونے کی بانسریاں بھی بنائی جاتی تھیں۔ بانسری کی [illegible] قسمیں بیان کی گئی ہیں جنہیں سب سے [illegible] اور سب سے [illegible] کی [illegible] شکل (۱۸) انگل [illegible] باقی اقسام کے نام انگلی لمبائی وغیرہ کے اعتبار سے [illegible] ہوتے چونکہ [illegible] شکل و صورت میں [illegible] بھی [illegible] کی طرح [illegible] کرتے [illegible] کے لیے پانچ سوراخ ہوا کرتے تھے [illegible] شکل موجودہ صورت [illegible] جیسے پھیر کر بجایا کرتے ہیں [illegible] غلطی یا غلط فہمی سے [illegible] کہتے تھے اب مرلی کا نام [illegible] اور [illegible] کی بدولت [illegible] معروف ہو چکا ہے کہ [illegible] مزید توضیح کی ضرورت نہیں سرنگا [illegible] بھینسے کے سینگ کا بنا ہوا [illegible] پوجا پاٹ [illegible] کام لیا جاتا [illegible] بھی [illegible] کرتے تھے۔ سنکھ کا رواج آج تک ہندوستان [illegible] میں پایا جاتا ہے

[illegible] قسم کے آلات [illegible] ڈھول [illegible] کی [illegible] دو قسمیں ہوتی ہیں ایک [illegible] دوسری قسم [illegible] گھڑیال وغیرہ [illegible] نام [illegible] سنگیت [illegible] نام [illegible] رکھ دیا [illegible] موجودہ [illegible] میں پوری تفصیل حاصل ہو گا۔

شادی بیاہ میں مِردنگ کی زیادہ قدیم صورت کا کام ہوا کرتا تھا۔ سنگیت رتناکر کا مصنف بیان کرتا ہے کہ ناٹک کے موقع پر شادی کے وقت ایک چھوٹے کام لیا جاتا تھا۔ اس کے کناروں میں دو دانت حرکت میں آتے تھے۔ ممکن غالب ہے کہ زمانۂ حال کا طبلہ کی ایجاد کی ایک بگڑی ہوئی صورت ہے جس سے مراد گڑے سے ہے جو پنجاب میں لوگ بینڈ کے بجائے سُر تال کے ساتھ بجاتے دیکھے جاتے ہیں اس کی پرانی اور نئی وضع میں فرق صرف مفقود ہو کر چلے گئے منہ پر جھلی منڈھی ہوتی تھی۔ مگر آج کل ایسا نہیں کیا جاتا۔

نقارہ کی بھی بہت سی قسمیں ہوا کرتی تھیں۔ نگارہ۔ دھونس۔ دھک۔ ہنڈی دھک۔ دکس وغیرہ مگر یہ سب قسمیں معدوم ہو چکی ہیں۔ ڈنڈوی۔ جھیری۔ نشان۔ اور تمبو کی بڑی قسم کے نقارے کے مختلف نام ہیں ان سے زیادہ تر فوجی ضروریات میں کام لیا جاتا تھا اور جب دشمن قریب آ رہا ہو یا فتح کو نتیجہ حاصل ہو گئی ہو اس وقت انہیں بجایا جاتا تھا۔

گل سے مراد چھوٹی قسم کے جھانجھ سے ہے۔ ہندوستان میں اس کو منجیرا کہتے ہیں اور عام طور پر اس سے تال یعنی سرود کے ساتھ میں کام لیا جاتا ہے۔ انہیں بعموم دھات کی دو چھوٹی چھوٹی ... پیالیوں کی شکل میں ان میں سے ایک کو بائیں ہاتھ میں ... اور دوسرے کو دائیں ہاتھ ... ... یہ ہندوستانی موسیقی میں ... عام طور پر کام لیا جاتا ہے۔ مگر ... ... پنجاب کے ... ... شادی بیاہ کے موقع پر ... ... اسی قسم کا ... ...

اس ... پنجاب کا خود ایک خاص ... ...

اس قسم کے آلات موسیقی میں سے ایک ... ... جیسے ... ... قسم میں شامل ہیں جنہیں ناچ اور مجرے کے وقت ... ... جاتا ہے۔

گھڑیال کو قدیم زمانہ میں بھی گھنٹہ کہا کرتے تھے اس کا رواج آج کل بھی جابجا مندروں میں پایا جاتا ہے۔

آلات موسیقی کی یہ چند قسمیں ہیں جو قدیم ہندو موسیقی دانوں میں مروج تھیں۔ اس میں کلام نہیں کہ یہ سب آلات نہایت سادہ ہوا کرتے تھے تاہم ان سے ہندوستانی موسیقی کی اکثر ضروریات بوجہ احسن پوری ہو سکتی تھیں۔ اور جس مسالہ سے انہیں تیار کیا جاتا تھا وہ بھی عام طور پر ملک کے اندر مل سکتا تھا۔ قدیم اہل ہند کے نزدیک درختوں کی تین قسمیں ہوا کرتی تھیں۔

(۱) چل

(۲) دل

(۳) مُثلیثول

چل سے مراد ایسے درختوں سے ہے جو خشک زمین پر اُگتے ہوں ... ... ایسے درختوں سے جنہیں بہت کم مقدار میں پانی ملا ہو ... ... درختوں سے ہے جو ... ...

آلات موسیقی کی تیاری میں ... قسم کے درختوں کو ... ... آخری قسم کے درختوں میں سے ... لکڑی جاتی ... ... آلات موسیقی کی تیاری کے لیے ... ... ہدایات دی گئی ہیں کہ آلات موسیقی ایسے درختوں کی لکڑی سے تیار کیے جائیں جو ...

زمین پر گئے ہوں [illegible] عام طور پر خشک ہی رہتے ہوں اگر کسی درخت کو کاٹ لیا گیا ہو [illegible] میں سے بڑے بڑے کو [illegible] تو اسکی لکڑی آلات موسیقی کی تیاری کے لیے بہترین سمجھی جاتی تھی [illegible] درخت کی [illegible] پہلے [illegible] درخت کی لکڑی سے بالکل کام نہ لیا جاتا۔ عام طور پر [illegible] چندن [illegible] صندل یا ساگون کی لکڑی سے کام لیا جاتا تھا۔ بانسری عام طور پر بانس کی تیار کی جاتی تھی لیکن صندل اور ساگون کی بنی ہوئی بانسری کا بھی رواج تھا بعض موقعوں پر ہاتھی دانت فولاد [illegible] دھات [illegible] کی بانسریوں کا بھی تذکرہ [illegible] کبھی کبھی [illegible] بھی ہوتا تھا [illegible] یا لکڑی کی بانسری پر [illegible]۔

نقاروں کی تیاری میں جو کھال استعمال کی جاتی تھی اس میں بہت سی [illegible] کا لحاظ رکھا جاتا تھا [illegible] کہ اس مطلب کے لیے جو [illegible] استعمال کیا جائے وہ [illegible] وغیرہ سے صاف اور آم کی [illegible] کے رنگ کا ہو [illegible] میں تر رکھا گیا ہو جس پر [illegible] لگی ہوئی ہو یا [illegible] کی ٹھونٹوں کے نشان ہوں یا وہ [illegible] دھوپ میں [illegible] پڑے رہنے کے باعث خراب ہو گیا ہو [illegible] بہترین چمڑا وہ سمجھا جاتا تھا جو کسی [illegible] مرا ہو۔

مردنگ [illegible] قسم کا [illegible] مٹی کا [illegible] [illegible]

[illegible]

یہ سوال کہ قدیم ہندوستان میں آرکیسٹرا کا رواج تھا یا نہیں ایک حد تک بحث طلب ہے۔ یورپ میں سب سے پہلے آرکیسٹرا کا استعمال سولھویں صدی میں فرانس میں [illegible] کے ساتھ شروع ہوا [illegible] بہت جلد [illegible] حاصل ہو گئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ جدید موسیقی کے [illegible] آرکیسٹرا کو بہت [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] آرکیسٹرا کا رواج شروع [illegible] آلات موسیقی [illegible] قدیم [illegible] موسیقی دانوں نے بہت کم آلات موسیقی [illegible] آرکیسٹرا تیار کرنے کی کوشش [illegible] کی [illegible] کوشش میں [illegible] اگر پورے طور پر کامیابی حاصل نہ ہو سکی تو اسکی وجہ [illegible] تھی کہ قدیم ہندوستان میں آلات کی موسیقی کو قدرتی موسیقی سے دوسرے درجہ پر سمجھا جاتا تھا حقیقت یہ ہے کہ اگر نغمہ اور آواز شیریں ہو تو بہترین آلات موسیقی سے بھی ایک ناقابل بیان لطف پایا جاتا ہے چنانچہ ایک [illegible] تسلیم کرتا ہے کہ ہمارے تمام آلات موسیقی [illegible] آواز کی موسیقی کے برابر لطف و راحت مہیا نہیں کر سکتے کیونکہ [illegible] موسیقی سے [illegible]۔

جیسا کہ [illegible] قدیم ہندوؤں نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

تیرتھ رام

دیا کرتا تھا: میں خوش قسمت اور مبارک ہوں، خدا نے مجھے یہاں بھیجا ہے اور
اپنے ساتھ خوشحالی لایا ہوں۔ جب وہ یہ کہہ کر بیٹھ جاتا تو ایک اور شخص اپنے
ہاتھ میں نقرئی طشت لیے ہوئے ظاہر ہوتا تھا۔ اس طشت میں گیہوں، جو، مٹر،
ماش، تل اور چاول رکھے ہوئے ہوتے تھے یعنی ان میں سے ہر ایک قسم
کے سات سات خوشے اور [illegible] شکر کی [illegible] اور [illegible]
نئے سکے [illegible] یہ سب [illegible] طشت میں رکھے ہوئے بادشاہ کو [illegible]
پیش کیے جاتے تھے۔ اس کے بعد وزیر اعظم [illegible]
[illegible] کمرہ میں داخل ہوتے [illegible] کے شہزادے سب [illegible]
[illegible] تب [illegible] کی بنی ہوئی ایک [illegible]
بادشاہ کے سامنے پیش کی جاتی تھی۔ [illegible] میں سے [illegible]
اور باقی حاضرین کے درمیان تقسیم کر دیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ [illegible]
کے نئے سال کے نئے مہینے کا [illegible] ہے تمام چیزیں [illegible]
نئی بنائی جائیں۔ اس کے بعد بادشاہ [illegible]
[illegible] برکت [illegible] تقسیم کر دیا کرتا تھا [illegible]
[illegible] جاتے تھے۔ کہتے ہیں کہ یہ رسم جمشید بادشاہ نے شروع کی تھی [illegible]
[illegible] پر [illegible] پہلی ہی [illegible]
[illegible] کی [illegible] حاصل [illegible] علاوہ [illegible] کے ایک
[illegible] کہ [illegible] شروع [illegible]
[illegible] کی اور بہت سی [illegible]
کے بیان میں مذکور ہوگی۔ [illegible] کے علاوہ [illegible]
[illegible] کی عید ہوا کرتی تھی اور وہ بھی اسی طرح [illegible] سے منائی
جاتی تھی۔ لوگ اس عید میں [illegible] کرتے تھے اور
تمام سلطنت میں [illegible] کے ملاقات کا سامان
ہوا کرتا تھا۔

[illegible] اردی بہشت [illegible] کے [illegible]

[illegible] کی [illegible] بہشت کی [illegible]
[illegible] تیسری تاریخ [illegible] رشتے ۲
[illegible] کرنا [illegible]
[illegible] کی [illegible]
تیسرا مہینا خورداد [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جاتی تھی [illegible]
چوتھا مہینا تیر [illegible] خیال کیا جاتا [illegible]
کے [illegible]
[illegible] بزرگان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خوشبو [illegible] استعمال کیا [illegible]
[illegible]
[illegible] درمیان ایک [illegible]
کی [illegible] قرار پائی تھی [illegible]
آرش نامی تیر چلائے [illegible] جہاں اُسکا تیر گرے [illegible]
تمام ہو جائے [illegible]
[illegible]
[illegible] کی [illegible] رسم [illegible]
[illegible] عیدوں میں بھی [illegible] رسم ادا کی جاتی ہے [illegible] نوروز [illegible]

فن تحریر

[illegible]

سحر

علوم قدیمہ میں علم سحر کو دنیا میں شمس تمدن کی حد تک [illegible] بہت زیادہ عظمت و اقتدار حاصل رہا ہے کتب الہیہ توراۃ و انجیل اور قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ میں سحر کی ہیبت و عظمت دنیا میں مسلم رہی ہے چونکہ دنیا کا کوئی کارخانہ اس سے خالی نہ تھا مذہب تھا تو اسی پر مبنی تھا [illegible] زندگی کے امور ضروریہ تھے تو اسی سے وابستہ۔ یہاں تک کہ اس زمانہ کے لوگ دنیا کا قیام و نظام اسی پر منحصر سمجھتے تھے لیکن مذہب و تمدن اور علوم الہیہ کے مستقل تجارب سے سحر کی عظمت میں تنزل پیدا ہوا اور مذہب نے تو اس کے عقائد و خیالات کے خلاف ایک ایسی زبردست جنگ کی کہ دنیا سے اس کا نام و نشان مٹ ہی گیا۔ مذاہب میں سب سے زیادہ مذہب اسلام نے اس قسم کے دوسرے فنون و علوم کی قوت توڑنے کی کوشش کی جو عقائد و خیالات الٰہی و روحانی [illegible] زندگی میں ایک حد تک مداخلت کیے ہوئے تھے۔

اسلام نے اس قسم کے علوم حاصل کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کو حکم نہی سے [illegible]

[illegible]

سحر کی تحقیقات میں [illegible]

[illegible]

[illegible]
خاص نوع کو صفحۂ کمال پر پہنچا دیا۔

[illegible] کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ترتیب دیا گیا تھا۔

[illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible]

(۱) سحر و طلسمات

[illegible] قوت خیالیہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
اپنے اثرات ظاہر کرنے کی قوت رکھتی ہے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جیسا وہ [illegible] شخص اپنے [illegible] کو تمام
[illegible]
[illegible] چٹان پر چڑھنا
[illegible] گا۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پر بیٹھ جاتے ہیں اور گرتے نہیں

[illegible] قسم کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] انسانی میں [illegible]
اجسام کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سے کام لیتے ہیں۔

[illegible] حرکات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

مت العمر باقی رہتی ہے۔

[illegible]

تو ہم نے اسے علیحدہ رکھنا مناسب سمجھا۔

[illegible]

اپنے کاموں کا نتیجہ حاصل کرتا ہے۔

[illegible]

(۲) سیمیا یا اسرار حروف

[illegible]

[illegible]

[illegible] اساتذہ کے لیے خاص طور پر [illegible]

[illegible]

[illegible] سمجھا سکتے ہیں۔

(۳) سوالات کے جوابات نکالنا

[illegible]

طالبات کے ذوق سے خود اندازہ کیا جاتا ہے۔

(۴) رمل

حروف کی اقسام میں رمل کو بہ [illegible] غلطی و تعداد [illegible] اصل [illegible] اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ [illegible] رمل [illegible] نقوش و [illegible] سے کھینچ کر [illegible] بنایا جاتا [illegible] کے ساتھ یہ قاعدہ ترک کر [illegible] کا عدد [illegible] حاصل کی ہے کہ [illegible] پانسہ [illegible] پھینک کر [illegible] میں [illegible] کی چار سطریں [illegible] اگر [illegible] نشانی [illegible] سطروں [illegible] نشانی جاتی ہیں [illegible] کے [illegible] چار [illegible] میں [illegible] کے مطابق [illegible] کے لحاظ سے [illegible] سے مجموعہ [illegible] حاصل کیا جاتا ہے [illegible] حیثیت [illegible] ہیں [illegible] عام [illegible] احکام [illegible] ہیں

علم نجوم [illegible] کے قاعدوں سے [illegible] دونوں میں صرف [illegible] کہ [illegible] وضع [illegible] سے [illegible] متعلق۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رمل [illegible] حضرت ادریس [illegible] حضرت دانیال [illegible] نے [illegible] رمل [illegible] زیادہ تر کام لیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ [illegible] نبوت اور [illegible] سے [illegible] کی جاتی ہیں [illegible]

کہ بہت [illegible] صورت [illegible] کی [illegible] قوت [illegible] عجیب [illegible] پیش کرتا ہے۔

رمل [illegible] غیب [illegible] کا حال معلوم کیا جاتا اور مخفی چیزوں کا [illegible] متقدمین [illegible] کی [illegible] تحریریں بھی اس سے ملتی ہیں۔

(۵) حساب نیم

ارسطو نے اپنی کتاب سیاست میں اس علم کا [illegible] ہے [illegible] غالب و مغلوب [illegible] عدد [illegible] سے تعلق رکھتا ہے [illegible] کسی خاص قسم کی [illegible] ایک [illegible] ہوتے ہوں [illegible] غالب و مغلوب [illegible] ہر ایک [illegible] کا قاعدہ [illegible] نام کے حروف کے اعداد علیحدہ علیحدہ جمع [illegible] عدد [illegible] تقسیم [illegible] بیت [illegible] دونوں [illegible] تو جس کے [illegible] ہیں وہ غالب [illegible] اور دوسرے کے [illegible] دو [illegible] تقسیم کے بعد [illegible] ہیں تو مطلوب غالب اور اگر دونوں [illegible] ہیں تو طالب غالب [illegible] قاعدہ تقسیم کے علاوہ اور بھی کچھ [illegible] جن کا بیشتر حصہ [illegible] کے بعد [illegible]

العصر

ہندسہ کی تاریخ

علوم و فنون قدیم میں شاید ہندسہ سب سے پرانا علم ہے۔ یہ کہنا نہایت دشوار ہے کہ اسکی ابتدا کس زمانہ میں کس ملک میں اور کس آدمی کے ہاتھ سے ہوئی تھی۔ اس قسم کے متعدد ابہام موجود نہیں ہیں جن سے اسکی ابتدائی تاریخ پر روشنی پڑے۔ صاحب فکر اس امر کو تسلیم کرینگے کہ عقل انسانی کی ابتدائی [illegible] اور گذشتہ دن کا پتہ لگانا ناممکن کے قریب قریب ہے۔ جس وقت انسان صفحہ ہستی پر نمودار ہوا اور اس نے موجودات ارضی و سماوی پر پہلی نگاہ ڈالی تو اس کے دل میں کیسے کیسے خیالات پیدا ہوئے اور کیسی کیسی حیرت پیدا ہوئی تھیں؟ اور [illegible] اس نے [illegible] ظاہر کیا تھا؟ زبان و حروف میں بند کیا تھا یا صرف ذہنی تھیں [illegible] کی تھی؟ ان سوالات کا جواب تلاش کرنے کی کوشش بالکل بے سود نہایت ہوگی۔ البتہ تصور سے کام لیا جا سکتا ہے۔ جب [illegible] کو کچھ [illegible] رہا ہے [illegible] کی [illegible] کو بھی [illegible] وقت [illegible] ہے۔ [illegible] ہوں گے۔

[illegible] تاریخ [illegible] وغیرہ [illegible] ہیں [illegible] کی [illegible] ترقیوں سے [illegible] کے مطابق علوم و فنون کو [illegible] کی [illegible] نشان [illegible] محققوں کی کوشش [illegible] ہیں۔

ہم [illegible] صرف تاریخی واقعات کی شہادت پر علم ہندسہ [illegible]

[illegible] ایک خاص قوم سے منسوب کرتے ہیں جس [illegible] اور قوموں نے [illegible] کی [illegible] کوششوں سے [illegible] حاصل ہوئی

[illegible] تمدن کی قدامت [illegible] ثابت نہیں ہوتی کہ [illegible] کی [illegible] مگر [illegible] قوموں کے [illegible] [illegible]

[illegible] عمارتیں [illegible] مصری [illegible]

[illegible]

کمرد ہیں اور وہاں سے کئی عجیب چیزیں نکالی ہیں جن کی [illegible] کہتے ہیں کہ مصر کے پہلے بادشاہ نے تقریباً [illegible] میں حکومت کی تھی۔ مصر میں شاہی خاندان کے [illegible] تغیرات کے سبب سے بہت ہی مشہور ہو [illegible] کئی عجیب عمارتیں تعمیر کرائی تھیں [illegible] مصر میں ایک مصنوعی جھیل بھی [illegible] تھی جس میں نیل سے کاٹ کر نہریں ڈالی گئی تھیں [illegible] عمارت [illegible] کا محل تھا [illegible] قدیم کی چیزیں قاہرہ کے مشرق سے نکلی ہیں [illegible] تھیبس [illegible] کیا تھا جہاں [illegible] میں چقماق وغیرہ کے سنگین [illegible] اوزار [illegible] بنتے تھے [illegible] تھیبس میں [illegible] زمین کے چند فٹ [illegible] پتھر کی ہی بنی [illegible]

[illegible]

قدیم یادگاروں سے پوری تائید ہو گئی ہے

[illegible]

حاشیئی کی اف کے اعتبار پر تیار کیا جاتا ہو کہ اہل یونان نے بابل اور مصر والوں سے علم ہندسہ اور دیگر علوم و فنون حاصل کیے تھے جو ان ممالک کے [illegible] نے اختراع کیے اور انھیں فروغ دیا تھا مگر [illegible] حسابی اور عقلی کوششوں سے [illegible] یہ بخوبی ظاہر ہے کہ یونانیوں نے اسلاف سے علوم حاصل کیے [illegible] تنی ترقی کی [illegible] کی تدریجی حیثیت کو بالکل [illegible] کرکے انھیں خاص اپنی اختراع بنا لیا

یونان کی سائنس کا [illegible] اور [illegible] منطقیہ تھی یورپ میں [illegible] سی نے علوم [illegible] [illegible] [illegible] تھوڑی ترقی دی تھی مگر اس [illegible] [illegible] کی دریافت کا ایک نیا طریقہ رائج کیا تھا [illegible] [illegible] غیر انسب نہ ہوگا

[illegible]

میں ہو فلاسفر ہوا تھے [illegible] بے پروائی نہیں ہوتی بلکہ ان میں سے بعض [illegible] ترقی کی طرف خصوصیت سے [illegible] [illegible] افلاطون [illegible] حکیم [illegible] کی طرف متوجہ تھے۔

بہت سے حکیموں و محققوں کی [illegible] کی ضرورت [illegible] بعض نے خیال کیا کہ [illegible] کی صورت [illegible] سکے [illegible] مشہور [illegible] کی طرف بھی [illegible]

[illegible]

کتاب تیار ہو گئی جو صدیوں تک منطق کے ماہرین نے مسلسل ہی تھی
علم ہندسہ اس وقت کمال پر پہنچا تھا۔ سکندریہ کے مہندس
یونانیوں کے ساتھ مل کر اس ترقی دینے لگے۔ دوسرا یونانی مہندس کا
مطالعہ [illegible] اس زمانہ کے [illegible] اور محققین ہندسہ کا
[illegible] کمال [illegible] غور کر [illegible]
[illegible] نے فلسفہ [illegible] کو جو شرت [illegible]
[illegible] اقلیدس، ارشمیدس اور اپلونیوس کے عہد میں
[illegible] حاصل ہو [illegible] ان کی کوششوں سے ہندسہ
[illegible] صورت [illegible]
[illegible]
[illegible] جس کتاب [illegible] اقلیدس نے
[illegible] ہندسہ کو [illegible]
[illegible] سکندریہ [illegible]
[illegible]

ان میں کلام نہیں ہے کہ [illegible] یہاں ذکر کردہ [illegible]
کی نادر اور [illegible] سمجھے جاتے ہیں بلکہ اس اعتبار سے وہ
ارشمیدس سے بھی فائق نظر آتا ہے۔

ان تینوں مہندسوں اور ان کے معاصرین اور متقدمین کی
کوششوں سے علم ہندسہ [illegible] قدیم میں ترقی کی انتہا کو پہنچا۔
[illegible] قابل ذکر [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] سکندریہ میں ہیرن اور کلاڈیوس طالمی [illegible]
[illegible] اور مہندس [illegible] گذرے ہیں جنہوں نے
ہندسہ کے ذخیرہ حقائق میں اضافہ کرنے میں نئی طرف سے
کوئی [illegible] نظری
کے مسائل [illegible] سے بحث کی تھی [illegible]
[illegible] سب سے بڑا یونانی مہندس
[illegible] اور یہی حقیقت
[illegible] تعلق حل کیا تھا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مملکت آصفیہ کے فرمانروا خاندان

۸۔ سلطنت عمادشاہی

[illegible]

۹۔ سلطنت بریدشاہی

[illegible]

[illegible]

١	قاسم برید	[illegible]	[illegible]
٢	امیر برید اول	[illegible]	[illegible]
٣	علی برید اول	[illegible]	[illegible]
٤	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٥	قاسم برید ثانی	[illegible]	[illegible]
٦	علی برید ثانی	[illegible]	[illegible]
٧	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سلطنت [illegible]

[illegible]

ان بادشاہوں کی فہرست حسب ذیل ہے

۱	احمد نظام الملک	[illegible]	[illegible]
۲	برہان نظام شاہ	[illegible]	[illegible]
۳	حسین نظام شاہ	[illegible]	[illegible]
۴	مرتضیٰ نظام شاہ	[illegible]	[illegible]
۵	میران حسین نظام شاہ	[illegible]	[illegible]
۶	اسمٰعیل نظام شاہ	[illegible]	[illegible]
۷	برہان نظام شاہ دوم	[illegible]	[illegible]
۸	[illegible] نظام شاہ	[illegible]	[illegible]
۹	[illegible] نظام شاہ	[illegible]	[illegible]
	بہادر نظام شاہ	[illegible]	[illegible]
۱۰	مرتضیٰ نظام شاہ دوم	[illegible]	[illegible]
۱۱	[illegible] نظام شاہ سوم	[illegible]	[illegible]
۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۱۱ سلطنت عادل شاہی

[illegible]

(۱) حکومت بیجاپور

[illegible]

[illegible] میں اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا

یوسف عادل شاہ کے بعد [illegible]

بادشاہ [illegible]

علی عادل شاہ ہوا اُس کا بیٹا ابراہیم عادل شاہ [illegible]

[illegible] کے بادشاہ ہوئے [illegible]

عادل شاہی سلطنت [illegible] امتیاز حاصل [illegible]

[illegible] بڑھی [illegible]

[illegible] تباہ و تاراج [illegible]

[illegible] کا تمام ملک [illegible] ہو گیا [illegible]

[illegible] اُس کی بیٹی شاہزادی [?] [illegible]

[illegible] کے ہمراہ مشہور مورخ محمد قاسم فرشتہ [illegible]

[illegible] علمی معاملات [illegible]

[illegible]

۹ سکندر عادل شاہ

(د) حکومت گولکنڈہ

[illegible]

قرار دے کر قطب شاہی سلطنت کا سنگ بنیاد رکھا۔

قطب الملک نے [illegible] حکومت [illegible] لیکن [illegible] حکومت کو جنوب مشرق [illegible] تک [illegible] [illegible] کے بعد [illegible] [illegible] جمشید قلی [illegible] سبحان قلی [illegible] تخت نشین [illegible] [illegible] میں [illegible] سلطنت بیجاپور [illegible] قطب شاہی [illegible] [illegible] کے خلاف [illegible] [illegible] جانشین [illegible] قطب شاہ [illegible] شان و شوکت [illegible] محمد قلی نے [illegible] [illegible] [illegible] کی تاریخ میں [illegible] کی [illegible] عبداللہ قطب شاہ کے زمانہ سے سلطنت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلطان [illegible] شاہ [illegible] دولت آباد میں قید کر دیا۔

سلاطین قطب شاہی کی فہرست حسب ذیل ہے

١	قطب الملک سلطان قلی	[illegible]	[illegible]
٢	جمشید قلی	[illegible]	[illegible]
٣	سبحان قلی	[illegible]	[illegible]
٤	ابو المظفر ابراہیم قطب شاہ	[illegible]	[illegible]
٥	ابو المظفر محمد قلی	[illegible]	[illegible]
٦	سلطان محمد قطب شاہ	[illegible]	[illegible]
٧	عبداللہ قطب شاہ	[illegible]	[illegible]

٨ ابو الحسن تانا شاہ [illegible] [illegible]

١٣- دکن پر مغلوں کا تسلط

شہنشاہ اکبر نے پہلے پہل [illegible] میں دکن [illegible] نظام شاہیوں سے مدت تک [illegible] [illegible] سلطنت [illegible] سلاطین دکن [illegible] [illegible] [illegible] دکن میں [illegible] جنگیں [illegible] نے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا اور ملک پر [illegible]

شاہجہان نے دکن کے [illegible]

[illegible] کی جنگ [illegible]

[illegible] میں عادل شاہیوں سے ایک لڑائی [illegible] [illegible] اور دلیری سے [illegible] [illegible] [illegible] دکن پر [illegible] لیکن [illegible] عبداللہ قطب شاہ [illegible] کرلی [illegible] [illegible] بیجاپور کی جانب روانہ ہوا [illegible] بیمار ہونے کی خبر [illegible] اس مہم کو ادھورا چھوڑ کر [illegible] واپس چلا آیا۔

اس وقت [illegible] دکن [illegible] دکن نے [illegible] [illegible] باقی تھا [illegible] لٹ رہا تھا۔ اتفاق سے کئی سال تک بارش نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ایسا قحط پڑا کہ لاکھوں جانیں [illegible]

[illegible] ہو گئیں

[illegible] حکومت میں تقسیم ہو گئی تھی [illegible] سلطنت گولکنڈہ کے [illegible] سال [illegible] سال کی [illegible] دونوں سے [illegible] سال [illegible] کرانے کے جھگڑے کرتے رہے [illegible] فتح ہوا ایک سال بعد ہی گولکنڈہ نے شکست پائی اور دونوں بادشاہ مغلوں کے ہاتھ گرفتار ہوئے

ان فتوحات سے سلطنت مغلیہ کو [illegible] حاصل ہوئی [illegible] بیجاپور اور گولکنڈہ کے علاقوں کو ملا کر ایک صوبہ [illegible] سے [illegible] صوبہ دار مقرر کیا کرتے تھے [illegible] میں نواب نظام الملک آصف جاہ کو ملا جو آن کی اولاد میں اب تک وراثتاً چلا آتا ہے۔

سلاطین مغلیہ

۱	ظہیر الدین بابر شاہ	[illegible]	[illegible]
۲	نصیر الدین ہمایوں	[illegible]	[illegible]
۳	جلال الدین اکبر	[illegible]	[illegible]
۴	نور الدین جہانگیر	[illegible]	[illegible]
۵	شہاب الدین شاہجہان	[illegible]	[illegible]
۶	محی الدین اورنگ زیب عالمگیر	[illegible]	[illegible]
۷	قطب الدین شاہ عالم بہادر شاہ	[illegible]	[illegible]
۸	معز الدین جہاندار شاہ	[illegible]	[illegible]
۹	فرخ سیر	[illegible]	[illegible]
۱۰	شمس الدین رفیع الدرجات	[illegible]	[illegible]
۱۱	رفیع الدولہ شاہجہان ثانی	[illegible]	[illegible]
۱۲	ناصر الدین محمد شاہ	[illegible]	[illegible]
۱۳	احمد شاہ	[illegible]	[illegible]
۱۴	عزیز الدین عالمگیر ثانی	[illegible]	[illegible]
۱۵	شاہ عالم ثانی	[illegible]	[illegible]
۱۶	معین الدین اکبر ثانی	[illegible]	[illegible]
۱۷	سراج الدین بہادر شاہ	[illegible]	[illegible]

۱۴- خانان آصفیہ

[illegible] — [illegible]

[illegible] حکومت حیدرآباد

نواب نظام الملک آصف جاہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہیں ان کے جد اعلیٰ [illegible] کے رہنے والے تھے [illegible] میں خواجہ عابد خاں [illegible] سے آکر شاہجہان بادشاہ کے [illegible] ان کے فرزند نواب غازی الدین خاں فیروز جنگ [illegible] کے دربار کے امرا میں تھے انھوں نے [illegible] سعد اللہ خاں [illegible] کی بیٹی سے عقد کیا جن کے بطن سے نواب آصف جاہ پیدا ہوئے نواب آصف جاہ اورنگ زیب کے زمانہ میں [illegible] کے عہدوں پر مامور ہوئے تھے [illegible] شاہ عالم بہادر نے [illegible] فرخ سیر نے دکن کی صوبہ داری عنایت کی محمد شاہ کی [illegible] میں مالوہ کے صوبہ دار پھر سلطنت مغلیہ کے وزیر [illegible] قرار پائے محمد شاہ رنگیلے [illegible] عیش پسند بادشاہ تھا [illegible] سلطنت کو روز بروز زوال ہونے لگا آصف جاہ نے اس حالت کو دیکھ کر [illegible] تحریک [illegible] بادشاہ کو انتظام سلطنت کی طرف توجہ دلائی۔ لیکن جب یہ باتیں بادشاہ کو ناگوار ہوئیں تو [illegible] نے برداشتہ خاطر ہو کر دکن کی صوبہ داری کو [illegible]

کے قبضہ میں آگیا۔

سلاطین آصفیہ

(۱) نواب قمرالدین خان بہادر

[illegible]

والیانِ کرناٹک

(۱) ذوالفقار علی خان	[illegible]	[illegible]
(۲) داؤد خان	[illegible]	[illegible]
(۳) سعادت خان	[illegible]	[illegible]
(۴) باقر علی خان	[illegible]	—
(۵) علی دوست خان	[illegible]	[illegible]
(۶) صفدر علی خان	[illegible]	[illegible]
(۷) محمد سعید سعادت اللہ خان	[illegible]	[illegible]
(۸) محمد انور الدین خان [illegible]	[illegible]	[illegible]
(۹) محمد علی خان	[illegible]	[illegible]
(۱۰) [illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۵) ظہیر الدولہ	[illegible]	[illegible]
(۶) انتظام الملک	[illegible]	[illegible]
(۷) عمدۃ الامراء	[illegible]	[illegible]

[illegible]

دکن پر تیمور [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دکن پر ملک کافور نے حملہ کیا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ورنگل کو مسلمانوں نے فتح کیا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دیوگڑھ کو مسلمانوں نے فتح کیا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرناٹک کو مسلمانوں نے فتح کیا۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یادوا خاندان تباہ ہوا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خلجی خاندان تباہ ہوا۔	[illegible]	مغلوں نے احمد نگر فتح کر لیا	[illegible]
خاندان تغلق بر سر حکومت ہوا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سلطان محمد بن تغلق [illegible] حکومت ہو	[illegible]	[illegible] سلطنت کو تباہ کیا	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
امرائے دکن نے بغاوت کی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سلطنت [illegible] قائم ہوئی	[illegible]	اورنگ زیب نے بیجاپور فتح کیا	[illegible]
[illegible]	[illegible]	اورنگ زیب نے گولکنڈہ کو فتح کیا	[illegible]
خاندان تغلق تباہ ہوا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عماد شاہی سلطنت قائم ہوئی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عادل شاہی سلطنت قائم ہوئی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نظام شاہی سلطنت قائم ہوئی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
برید شاہی سلطنت قائم ہوئی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دکن میں پرتگیز آئے	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قطب شاہی سلطنت قائم ہوئی	[illegible]	[illegible]	[illegible]

آگرہ کی دو پرانی یادگاریں

بادشاہ جہانگیر کا تخت سنگ موسی

یہ تخت آگرہ کے قلعہ میں شاہجہانی محل کے پاس [illegible] جہانگیر [illegible] کے پاس خندق کے دیوار کے مواجہ [illegible] فٹ [illegible] انچ [illegible] فٹ [illegible] انچ [illegible] ایک فٹ [illegible] انچ پتھر کی ساخت میں [illegible] کی [illegible] کی وجہ سے ایک جگہ [illegible] کی سمت تھوڑے [illegible] مقام سے دو [illegible] ہو گئی ہے [illegible] [illegible] ہوسے [illegible] یہ کتبہ ہو

[illegible]

الہ وردی خان کا حمام

شہر آگرہ [illegible] نوسبتی گلی [illegible] باغ کو جہان [illegible] قلعہ کے مغربی حصے سے جا ملتا ہے اس سے ذرا [illegible] سنگ سرخ کا ایک پرشان دار دروازہ [illegible] جو جہانگیر بادشاہ کا بنوایا ہوا ہے اس دروازے میں داخل ہونے کے بعد [illegible] داخل ہوتے ہیں جو الہ وردی خان کے نام سے مشہور ہے اب حمام کی حیثیت باقی نہیں [illegible] مکان سے [illegible] کا کام [illegible] الہ وردی خان [illegible] عمارت [illegible] کی کتاب تعریف العمارات [illegible] کا ذکر نہیں [illegible] تعمیرات آگرہ [illegible] حمام الہ وردی خان [illegible] یہ کتبہ ہے

[illegible]

جھانسی کی رانی

انتظام کر دیا اور گنگا دھر راؤ اب جھانسی کا راجہ ... بن گیا جو ہمارے مضمون کی ہیروئن کا شوہر ہے۔

[illegible]

یہ تن اس پر بھی رانی صاحبہ نے ہمت سے [illegible] کیا کہ انگریزوں سے صلح کر کے [illegible] آدمیوں کی ایک جماعت [illegible] کی طرف [illegible] گئی تو [illegible] رانی [illegible] پہنچ چکی [illegible] سر ہیوروز [illegible] چکا ہو [illegible] رانی کی فوج [illegible]

[illegible] عمارت اور دوسری [illegible] خصوصاً [illegible] میں تو ایک [illegible] جوان تو [illegible] چنانچہ [illegible]

[illegible] سر ہیوروز کے [illegible] اور [illegible]

[illegible] کیا [illegible]

[illegible]

[illegible] بلکہ [illegible] کی

[illegible] پرتاپ کی

جب تانتیا ٹوپی نے [illegible] کے ساتھ تھا [illegible] شامل ہوگئے تانتیا ٹوپی نے [illegible] کی باعث [illegible] کی جان [illegible] کیونکہ رانی کے ساتھ [illegible]

تانتیا ٹوپی جس وقت [illegible] جھانسی کی رانی کی فوج کی جان [illegible] [illegible] تانتیا ٹوپی [illegible]

اگرچہ تانتیا ٹوپی کو [illegible] آہستہ آہستہ رانی کو [illegible] انگریزوں میں جنگ چھڑ گئی [illegible] سر ہیوروز [illegible]

[illegible] ہو سکی

تانتیا [illegible]

[illegible] ہو گئی تھی مگر جب [illegible] کے کانوں میں ملتان کی شکست [illegible] جنت [illegible] مگر اب [illegible] جیسی [illegible] تھی [illegible] ممکن تھا اپنے بچاؤ کا [illegible] انتظام کر لیا۔

[illegible] شہر میں داخل ہونے [illegible] ایک عورت [illegible] عورت میں [illegible] زبردست جماعت کو [illegible] کہ جھانسی [illegible] انگریزی [illegible] شہر میں [illegible] جھانسی [illegible]

[illegible] انگریزوں کے شہر میں داخل ہونے [illegible]

کہ اب یہاں [illegible] کہیں نکل جانا چاہیے مگر [illegible] کی تحریک سے اپنے [illegible] سپاہی ساتھ لے [illegible] کی حفاظت [illegible] کے لیے [illegible] کے وقت [illegible] انتظام کرے۔

[illegible] اپریل [illegible] قلعہ جھانسی پر قبضہ [illegible] جھانسی [illegible] انگریزوں نے [illegible] جھانسی کا کوئی پانچ ہزار [illegible] کوئی ہزار آدمی [illegible] گئے۔

[illegible]

نیک ارادہ

نیک ارادہ صرف اس وجہ سے اچھا نہیں کہ اسکے ذریعہ سے کوئی اچھا اور مفید کام ہوتا ہے جسکی امید کی جاسکتی ہے یا وہ کوئی اچھا اثر ڈالتا ہو یا کسی وجہ سے [illegible] مناسبت [illegible] سکتا ہو بلکہ اسے صرف اس وجہ سے اچھا کہا جاتا ہو کہ وہ فی نفسہ اچھا ہو [illegible]

[illegible]

ارادہ کی قیمت

[illegible]

ارادہ میں دوسری قوتوں کے ساتھ مطلقاً ایک اہم قوت کے
پایا گیا ہو اس کی ضرورت دوسری قوتوں کے مقابلہ میں کم نہیں
ہے عقل و فراست کے مقابلہ میں ارادہ کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے۔
کچھ شک نہیں کہ بغیر عقل و فراست کے اگر ۔ ارادہ کو چلنا پڑتا
ہے یا ارادہ عقل ہی سے بعض دفعہ مشورت لیتا ہے اور بعض دفعہ [illegible]
کیونکہ یہ دونوں ایک ہی عنصر کے کنبے یا ایک ہی قوائی خاندان سے
تعلق رکھتے ہیں اور ان کے کاموں اور تصرفات میں ایک بڑی حد تک
وابستگی و نسبت بھی ہے لیکن پھر بھی ارادہ کی عظمت و ضرورت سے انکار
نہیں کیا جا سکتا بے شک بعض دفعہ ارادہ کا طالب علم ہوا ہے اور
تابعدار بھی ہوتا ہے اور عقل کے مقابلہ میں اسکے عمل میں ایک قسم کا
تکرار بھی پایا جاتا ہے مگر پھر بھی ان دونوں میں ایک نسبت وابستگی
ہے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ جب کبھی ہم کوئی ارادہ کرتے ہیں تو ہمارے ذہن
میں ہی سے ایک شے یا ایک طاقت بھی اس کی مزاحم ہوتی ہے
اور کبھی اس کی تائید میں ہو کر اسکا ساتھ دیتی ہے ایسی صورت کے
وقت ارادہ کبھی قابو میں آ جاتا ہے اور کبھی قابو سے نکل جاتا ہے جب کبھی
[illegible] اپنے منصوبوں میں لگا [illegible] اور کبھی تائید کی کچھ پروا نہیں
کرتا [illegible] عقل و فراست [illegible] اپنے
[illegible]

[illegible]

اور تامل سے کام لیتی ہے عقل و فراست کبھی ناراضی یا ادنیٰ رد نہیں
ہوتی بلکہ واقعات تفصیلاً اسباب و مسلّمہ کیفیات اور دوسرے نتائج تجربے
تمیز اور تحقیق کے مطابق چلتی ہے مگر ارادہ جوش میں اندھا بھی ہو جاتا
ہے ارادہ کی دو آنکھیں ہیں۔ کبھی کبھی دونوں آنکھیں جب کھلی ہوتی ہیں
تو وہ عزم و غور سے کام لیتا ہے لیکن جب کبھی ایک آنکھ بند ہو جاتی ہے تو
وہ ایک جانب کے واقعات چھوڑ کر دوسری کی کچھ پروا نہ کرکے مصروف کار
ہو جاتا ہے

ارادہ اور قوت

ارادہ بھی ایک قوت رکھتا ہے اور اسے بھی ایک شعور حاصل ہے
یہ کہنا کہ ارادہ کوئی قوت یا کوئی شعور نہیں رکھتا غلطی ہے [illegible] ایک
قوت ہے اور ہر قوت اختیاری پہلو سے ایک قوت [illegible]
رکھتی ہے گو ہم اسے قوت اور شعور کے نام سے موسوم کریں گویا یک
قوت ہی ہوتا ہے۔ قوت میں ایک احساس ہوتا ہے اور یہ قوت
ایک احساس رکھتی ہے [illegible]
[illegible] ارادہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

ایک بڑا زور احساس یا اور قوت کا ہے

[illegible]

[illegible] سکے نہیں ہو سکتا [illegible]

[illegible]

[illegible] جب [illegible] تربیت

[illegible] اسکول [illegible] سیرت [illegible] تربیت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اپنی زبان کی [illegible]

[illegible]

[illegible] تربیت [illegible]

ابتدائی [illegible]

[illegible] اچھا ہو

[illegible] تربیت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تربیت [illegible]

[illegible] تربیت [illegible]

[illegible]

[illegible]

سلطان احمد

پیدا کر دینے والا ہوتا ہے جس سے آپس میں چشمک پڑ جاتی ہے اور جانی دوست معاً دشمن بن جاتے ہیں کبھی کبھی یا آغاز دوستی ہی سے ایسی غلطی بھی سرزد ہو جاتی ہے جو خلاف اصول دوستی ہوتی ہے اور جس میں دوست کی دلشکنی ہوتی ہے ایسے وقت میں جبکہ دوسری طرف سے بد آمیختہ ہو گیا ہو تو عفو کا خواستگار ہو کر اس کے دل کی کدورت کو دور کر دینا چاہیے۔ ورنہ ایسے ناکردہ عمل سے پشیمان اور نادم ہوتے ہیں کہ اچھا کیا کہ میں نے اس سے معافی طلب کی۔ ندامت اور پشیمانی دفع ہوتی ہے [illegible] جاتا ہے تو پھر وہ اس زعم میں مبتلا ہو کر کبھی دوست اپنے ناروا حرکت کی معافی طلب کرنے آئے گا [illegible] کبھی نہ خود سے بات کرنے آئے گا اور میری اس حرکت کی معافی کبھی نہ مانگے گا [illegible] بنا بنایا وفادار دوست ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ دشمنوں کی تعداد میں ایک اور ترقی ہوتی ہے اور دوسرے جنگ جسمانی ہوتی ہے۔ لہذا ایسے نازک وقت میں ایک دوسرے کو مذمت سے متوجہ ہو کر نہ جھگڑنا چاہیے بلکہ بغیر کسی [illegible] کے اس بات کا [illegible] سے بہت جلد بسر کر دینا چاہیے کہ [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

نام کہ

۱۔ ان سے جو تم سے علم و فضل میں بڑھ کر ہو تاکہ اس کی صحبت سے تمہارے علم و فضل میں ترقی ہو اور اس کے اوصاف حمیدہ سے فیضیاب ہوں۔

۲۔ ان سے جو تمہیں ان عیوب سے جو تم میں ہوں [illegible] کے عیوب دوست سے مخفی نہ رکھتا ہو [illegible] میں کسی کو اپنا دوست صادق سمجھتا ہوں جو میرے عیوب سے مجھے آگاہ و خبردار کرے۔

۳۔ ایسے جو دوست کی خوشی پر اپنی خوشی ظاہر کرتا ہو اور اپنے دوست کی پریشانیات میں [illegible] [illegible]

۴۔ ان سے جو خوش مزاج ہو [illegible] عیب سے بری اور متقی ہو [illegible] جو دوست کا [illegible]

۵۔ ان سے بچنا چاہیے جو دوست نما دشمن ہو یعنی دوستی کے پردے میں [illegible] دوستی کا دم بھرتا ہو اور [illegible] ایسے ہیں بچو۔

۶۔ ان سے بچو جو بہت [illegible] [illegible]

[illegible]

ہمارا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ دوستی نہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ چیز فطرت انسانی [illegible]
[illegible] دوستی سے مطلق بے بہرہ [illegible] بالکل [illegible] [illegible]
[illegible] دشمن [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
۔ نادان کی دوستی سے بچو۔ کیونکہ کسی حضرت کے [illegible]
[illegible] دوست [illegible] دشمن بہتر ہے
۔ جو شخص کی دوستی سے پرہیز کرو [illegible]
دوست [illegible]
[illegible]
[illegible] لوگوں کی [illegible]
[illegible]
[illegible] سے پرہیز کرنا چاہیے
[illegible] دوستی نہ کرو [illegible]
[illegible] خوش [illegible]
[illegible] اخلاق [illegible] دوستی [illegible]
[illegible]
دوستی کے چند اصول
دوستی [illegible] مذہب [illegible] بہتر [illegible]

۲۔ دوست [illegible] کی [illegible] نہ کرو
۳۔ [illegible] دشمن [illegible] قرض دو
۴۔ دوست [illegible] جیسی [illegible]
۵۔ دوست کی [illegible] طلب [illegible]
دشمنی سے [illegible]
۶۔ [illegible] دوسرے [illegible] دیانت [illegible]
۷۔ [illegible] دوست سے
پوشیدہ رکھو۔
۸۔ اگر کسی [illegible] دوست کی صلاح [illegible]
۹۔ دوست [illegible]
[illegible]
۱۰۔ [illegible]
۱۱۔ دوست [illegible]
۱۲۔ [illegible]
۱۳۔ [illegible]
۱۴۔ [illegible] دوست [illegible]
۱۵۔ [illegible] دوست [illegible]
[illegible]
[illegible]

خوشتر منگرولی

تعلیم پر چند خیالات

[illegible]

۔۔۔ جسمانی تعلیم

جبتک ان تینوں پہلوؤں پر پوری طور سے توجہ نہ کی جائے گی اُس وقت تک تعلیم ہنوز اپنی ابتدائی حالت میں ہوگی اور پھر تعلیم کا جو نصب العین ہے اُس تک پہنچنا سخت دشوار ہوگا

(۱)

تعلیم ایک قسم کی دل و دماغ، اور جسم و روح کی تربیت ہے ہمارے دماغوں کی تربیت کے لیے ہمیں ان سب کا جو ہمارے گرد و پیش نظر آرہی ہیں، مطالعہ کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے [illegible] ہمیں اپنے زمانہ کی حرکات کا ایک صحیح خاکہ قائم کریں۔ صرف کتابیں پڑھ لینے میں [illegible] اور ناس سے دماغ کو مطلب [illegible] پڑھ لینا مقصود [illegible] دیکھو کہ [illegible] جو طریقے [illegible] ہوئے دماغ کے ساتھ [illegible] غور و فکر [illegible] و فہم نہیں رکھتا اس گدھے کے مانند ہے جس کی پشت پر کتابیں لدی ہوں۔ اس لیے چاہیے کہ ہم غور و فکر کی عادت ڈالیں اور ہر بات میں نظر و دور سے کام لیں، اور جب یہ عادت ہم میں پیدا ہوگئی تو سمجھ لینا چاہیے کہ ہماری ذہنی تعلیم مکمل ہو چکی۔

غلطی سے مدارس کے ساتھ ہی تعلیم کا اختتام سمجھا جاتا ہے حالانکہ تعلیم ہماری زندگی کے ساتھ ختم ہونے والی ہے کیونکہ زندگی مراد ہے کثرت ایام سے، اور ہر روز تحصیل علم کا ایک موقع ہے پس تعلیم کو زندگی بھر جاری رکھنے کے لیے علم کا ایسا شوق پیدا کرنا چاہیے جو کبھی اس دنیا میں پورا ہی نہ ہو اور ہمیں اس کی تکمیل پر مطمئن نہ بنا دے تعلیم کو کسی وجہ سے خود غرضانہ عیش و تنعم کا ذریعہ نہ بنانا چاہیے اگر عیش و تنعم قابل رشک چیز ہے کیونکہ یہ خدا کی جلال و عظمت کی ایک [illegible] سرمدی کی [illegible] حیثیت ہے

تعلیم کا مقصد حقیقی [illegible] فلسفیوں [illegible] یعنی اقتصادیوں [illegible] ہر ایک ایسے ایک شہری ہوں کی نسل کا جو خالق و مخلوق کی نسبت علی نوامیس سے باخبر ہوں، جو دنیا میں صداقت و راستی سے چلنا چاہتے ہوں اور جو اپنے [illegible] کا صحیح استعمال کرتے ہوں لیکن مدارس کی تعلیم اس غرض [illegible] پہنچانے میں قاصر رہتی ہے کیونکہ مدارس اور دار العلوم جیسا کہ [illegible] کا خیال ہے [illegible] دنیوی امورات کا اہل بنانے کے [illegible] کا اہل بنا دیتے ہیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے طلبا نقد و بحث کرنا سیکھیں اور آزادانہ طور پر اپنے خیالات و آرا کو مستحکم کریں لہذا مدارس کو ٹکسال نہ بنا دینا چاہیے جہاں سے بطور سکہ جات ہمارے طلبہ بالطوع و رغبت اور طبعی ذوق و شوق کے تیار ہو جاتے ہیں [illegible] اکیڈمی کا یہ درس ہونا چاہیے کہ وہ نفوس کی تربیت کرے اور ان کو معلومات کے ایک معقول ذخیرہ سے مالا مال کرے جو ایسی بنا پر مبنی ہوں جس پر ان کی آئندہ زندگی کی عمارت تعمیر کی جا سکے!

[illegible] قدیم کا ایک فلسفی لکھتا ہے۔ ان تمام باتوں کے علاوہ جو تو نے حاصل کی ہیں ادراک و فہم حاصل کر [illegible] بغیر قوت ادراک و صحیح عقل و فہم کے تعلیم ایک [illegible] کی طرح ہے جو بغیر زنجیر [illegible] آرائش سے ہو عموماً لوگ عقل و [illegible] کی قدر و قیمت نہیں جانتے ان کا شعار صرف کتابیں پڑھ لینا ہے پس وہ محض سطحی اور ناپائدار زمین پر قدم فرسائی کرتے ہیں وہ اپنی قوت حافظہ کو زور دے کر دماغ کے [illegible] طبیعت کی خرابی اور بربادی کر رہے ہیں اور آخرکار بجائے صحیح معنوں میں طالب علم ہونے کے صرف چند [illegible] ہیں۔ ان کے نزدیک صرف ان چیزوں کی تحصیل ضروری ہے جو زندگی میں ان کے لیے کام دے رہی ہوں حالانکہ وہ [illegible] تعلیم انسان کے ذہنی طور سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے جس کو انہوں نے نہیں ہی دماغی [illegible] کے [illegible] صحیح

کر لیا ہو۔ یہی سبب ہے کہ سلسلۂ تعلیم کو مکمل کر چکنے کے بعد حصول علم میں اُن کے لیے کوئی نئی دلچسپی باقی نہیں رہتی۔

ہم کو [illegible] میں سے کچھ نہ کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے اگرچہ کسی علم و فن کی تحصیل نہایت مفید نتائج اپنے اندر رکھتی ہو [illegible] تعلیم میں پورے طور سے کامیاب ہونے کے لیے ہمیں ایک [illegible] Intellectual atmosphere میں رہنا چاہیے [illegible] اُٹھایا جا سکتا ہو [illegible] کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہیں [illegible] بحث و مباحثہ سے مستفیض ہوتے ہیں [illegible] تمام علوم کے [illegible] کے سر گروہ [illegible] ہیں

(۲)

[illegible] جیسا کہ عمدہ اخلاق کے ذریعہ [illegible] نہیں ہو سکتی [illegible] اخلاق کی تعلیم [illegible] اور ہماری خیالات کو وسعت دیتی ہے [illegible]

[illegible]

جس سے میری مراد [illegible] تمام اوصاف [illegible] اچھی تربیت [illegible] Intellectually [illegible] educated man [illegible]

[illegible]

سچ پوچھیے تو تعلیم [illegible] کا ضرور تعلیم دینا چاہیے۔

(۳)

[illegible] بقتضائے فطرت انسانی [illegible] کی تکالیف [illegible]

کرنا چاہیے۔

یہ مشہور و معروف ضرب المثل نہ درست ہے نہ صحیح ۔ الخ [illegible] ہو [illegible] وقت [illegible] جبکہ [illegible] اور مسرت و [illegible] سے صحیح طور پر [illegible] [illegible] جسمانی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مختصر یہ کہ [illegible] حقیقت [illegible] ہونی چاہیے تعلیم کا آئیڈیل ہماری [illegible] ہونا چاہیے [illegible] زمین [illegible] علاوہ ازیں [illegible] [illegible] کوشش کرنے اور [illegible] ہونا چاہیے جس سے ہمارے [illegible] [illegible] [illegible] جو نسل انسانی [illegible] [illegible]

اختر جوناگڑھی

اخلاقی اور تمدنی رنگ میں جزئیات

بعصیر حسن ہر یہ یوسفے ہست [illegible] زیباسے تو [illegible] [illegible] ہوتا ہے

اب یہ [illegible] فلسفی مسئلہ [illegible] کہ اس کائنات میں [illegible] موجود [illegible] سے [illegible] اگرچہ مختلف [illegible] لیکن اگر ان کا بنیادی [illegible] دیکھا جائے تو [illegible] اجسام سے چھوٹے ذرات کے مجموعے ہیں۔

یہ کہہ جو [illegible] حقیقت [illegible] الناس [illegible] تہذیب اور [illegible] کامیابی [illegible] ایک حد تک [illegible] رشتہ [illegible] زندگی کا [illegible] جو [illegible] چھوٹے ہوتے ہیں۔

[illegible] جیسا کہ [illegible] [illegible] [illegible] خصوصیات [illegible] [illegible] [illegible] کس قدر [illegible] ہوتا ہے [illegible] کس قدر [illegible]

اگر [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جذبات اور کس قدر [illegible] سکتا ہے۔

[illegible] کتابوں میں [illegible] تمدنی [illegible] کا مجموعہ ہوتے ہیں [illegible] ہونے سے کس طرح [illegible] کلمات [illegible] بن جاتے ہیں۔

[illegible] انسان کی زندگی [illegible] ایک منتشر سلسلہ [illegible] منتشر سلسلہ کی [illegible] جزئیات کے [illegible] خوبصورتی سے [illegible] انسانی قائم ہے۔

اس سلسلۂ فکر کی مثالوں سے یہ ثابت ہے کہ اگر ہم دیکھیں تو معلوم ہو
تمام کائنات کا وجود اور ہستی جزئیات اور اسی طرح انھیں سے ترتیب و ترکیب
پاتی ہے گر اصلاً مفردات اور جزئیات نہ ہوں تو کلیات کا بھی وجود نہ ہو
دیکھو بادشاہ کوئی کتنا ہی بڑا ہو لیکن اس کا وجود سب سے پہلے ہوتی ہے
اور یہ معرفت اور سب مفردات اور جزئیات ہی سے ترتیب پاتی ہے اور بادشاہ
بھی بجائے خود ایک جزو یا ایک فرد ہی ہوتا ہو۔

دنیا میں جزئیات ہی سے زیادہ تر معلوم ہوتا ہے کہ کلیات کی پیدائش
جزئیات ہی میں اب مفردات سے ترکیب پاتے ہیں۔ فرد واحد بھی
ہی ہو تو ترکیب پا کر مجموعی ایک شہر کب بنتا ہے جب کہ مختلف
قسم کے لوگ آباد ہوں جہاں صرف ایک ہی آدمی رہتا
ہو اسے گاؤں اور شہر نہیں کہتے جزئیات کے افعال و اعمال اور
اخلاق عامہ کی پیدائش ہی کبھی عام ترقیوں کا ذریعہ ہوتی ہیں
بلکہ تمدنی اور سوشل زندگی میں تمدنیات پاتی ہیں اب انسانی جزئیات
افعال و عادات اور ترکِ اعمال سے بے خبر ہو جاتا ہو تو وہ مستقبل
اقتصادیات اور اخلاقیات کی عظمت و شہرت اور اس کی ضرورت
باقی نہیں رہتا جس کی انسانی حیات کے واسطے ایک لازمی ضرورت ہو۔

جیسے جسم مختلف ذرات سے ترکیب پاتا ہے ویسے ہی تمدنی
اقتصادی، اخلاقی، سیاسی اور سوشل مجموعے بھی جزئیات فردی
سے ابھی بڑی تعداد میں ترکیب پاتے ہیں جس سے اس قسم کی عملی عامہ
یا مجموعی فعل یا ترکیب عمل کے وقت یکجا کرتے ہیں:

مجھ سے کوئی خطا تو نہیں ہو گیا۔
کوئی آدمی تو نہیں مارا!
کوئی بت تو نہیں توڑا!
کوئی ڈاکہ تو نہیں مارا!
کوئی تالا تو نہیں توڑا!

اب کہنے والا یہ خیال خود پیدا کرتا ہوا ہے کہ جب تک خون نہ کیا جائے
ڈاکہ نہ ڈالا جائے اس وقت تک کوئی فعل یا ترکیب فعل بُرا شمار نہیں ہو
سکتا اور نہ کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ اس پر اعتراض کرسکے یا ٹوکے

اس طرح یہ بھی کہا جاتا ہے:
میں بھلا کیا نقصان کرسکتا ہوں!
میں کیا نقصان پہنچا سکتا ہوں!
میری کیا طاقت!
کیا میں دنیا بدل سکتا ہوں!
پھر سب کی ذمہ داری کس کی!

دونوں صورتوں میں مطلب یہ ہوتا ہے کہ معمولی باتوں کا سرزد ہو جانا یا
زندگی میں چھوٹی چھوٹی غلطیاں، چھوٹی چھوٹی خیالی اور معمولی مواقع کو خوش
اور کوئی قیمت اور کوئی خوبی نہیں رکھتیں یہی فعل جو دہراتے ہیں اگر ہو
بڑی ہو اور چیزیں بھی وہ ہیں جو بہت بڑی ہیں۔

اب سمجھنا اور ایسا قیاس کرنا کہ فعل اور وہ فرد گزشتہ ہے جو ہر حال
کرکے ہماری سیرت اور ہماری مستقبل کے واسطے ایک سخت نقصان
ہو سکتی ہے فعل وہی ہوا ہے جس کی دولت کوئی گراں دولت ہو
اور وہ دولت سعادت سے محروم ادھر بھی ہو سکتی ہے جس طرح کہ ذرا
ایسے خیالات میں دو قوم ترقی پذیر قوم میں جگہ نہیں لے سکتی۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا میں جس قدر کام ہوتے ہیں وہ سب
طاقتوں کی وجہ سے ہوتے ہیں چھوٹی چھوٹی طاقتیں کیا کام کرسکتی ہیں یہ
درست نہیں ہے اس کائنات اور بالخصوص انسانی کائنات میں
طاقتیں جیسے بڑے بڑے مرکبات ہیں جو چھوٹی چھوٹی ہیں ذرات ہو
اب مرکب ترکیب پاتے ہیں ذرات ہی سے کلیات کی نوبت آتی ہے اگر
دنیا میں سعادت اور نیکی کا کوئی مجموعہ ہو تو وہ مختلف اور چھوٹی چھوٹی
نیکیوں ہی سے بنتا ہے ایک بڑا انسانی عمل دیکھا جاتا ہے جو مختلف کاموں

سلطان احمد

خدا کی تعریف

نہیں کرتے ٹھیک طور پر بیان کر سکے اور ان کا شکر ادا کر سکے ہر [illegible]

اگر ہم میں عقل سلیم ہوتی تو اس وقت بھی ہم زیادہ مصروف ہوتا کہ ہم

خلوت و جلوت ہر جگہ خدا کے مقدس نام کی تسبیح [illegible]

برکات جاری ہیں اور اس کے برکات دیکھ کر انکی حمد و ثنا کریں [illegible]

[illegible] جا ہیے۔ اس وقت جبکہ ہم زمین کو کھود رہیں [illegible]

ہی ہم دسترخوان پر بیٹھیں یہ کہیں کہ خدا بزرگ ہے کیونکہ اس نے ہمیں [illegible]

[illegible] کی مدد سے ہم زمین میں کاشت کرتے ہیں خدا بزرگ ہے

کیونکہ اس نے ہمیں [illegible] برکات کی قدر کرے اور انکو استعمال کرنے کی

طاقت عنایت کی ہے اس لیے جبکہ ہم دن میں سے کتنے دن کو دنیاوی [illegible]

[illegible] کیا کوئی شخص ایسا ہے [illegible] جو تمہارے بھلے اس

[illegible] اور تمہاری [illegible] کی طرف سے خدا کی [illegible]

[illegible] اور ہم جو کرکے [illegible] ہوں [illegible] علاوہ [illegible]

رکھتا ہوں کہ خدا کی حمد کیے جا ؤں اگر میں ایک بلبل ہوتا تو یقیناً [illegible]

[illegible] اور اگر [illegible] ہوتا تو [illegible] لیکن اب

[illegible] اس لیے میرا فرض [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سے نے گئے ہیں جس کو ملٹن اپنی کتاب PARADISE LOST

کی [illegible] جبکہ وہ دونوں [illegible] کی طرف

جاتے تھے [illegible] اور سورج کے نکلنے پر [illegible]

[illegible] اور [illegible] عجب [illegible]

اے [illegible] کے مالک [illegible] :

ساری کائنات [illegible]

جب تیری کائنات [illegible] تو کیسا ہے

تیری ذات [illegible] اگر [illegible]

[illegible] تیری [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] بات

[illegible] گیت گا کر [illegible]

[illegible] ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ضیاء الدین احمد برنی

معاد

[illegible]

مایا کی فلاسفی

مغرب کے بہت سے بڑے محقق گو ہندو فلسفہ کے رموز و اسرار کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں تو بھی وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ ویدانت کی تائید میں کچھ کلام نہیں۔ آخر اس امر کی صحت میں بہت کم شک ہو سکتا ہے کہ جو قرار دیا جا سکتا ہے کہ دونوں قوموں کی تہذیب بنیادی صورتوں میں بالکل مختلف ہیں۔ دنیا کے مرحلے میں ہندو تہذیب بعض دیگر اقوام سے کم رہی ہیں لیکن شاید یہ کہنا بجا ہوگا کہ ان سب میں ہندوؤں ہی نے حقیقت کا سب سے زیادہ ادراک کیا اور دنیا کو اس کی اصلیت سمجھانے کی کوشش کی۔ ہندوؤں کی تہذیب لازمی طور پر ایک روحانی تہذیب تھی، اور اس اعتبار سے ان اقوام کی تہذیب کے مقابلے میں جو ان کے مقابل ہیں بہت بڑھی ہوئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اس کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔

دیکھیے اب ایک اور بات پر غور کیجیے جب قابلیت اور فضیلت کے لحاظ سے ہندوستان ایک ممتاز رتبہ رکھتا ہے اور یورپ میں رہنے والوں کی تعداد دیکھنے والوں کے مقابلے میں بہت کم ہے، تو بھی ان کو یہ بات کہ کیوں ہمارا اور ان کا خیال ایک ہی ہے مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ سینکڑوں ہزاروں برس کا تجربہ اور رائے کی قسم کے خیالات سے ان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اسی قسم کے بہت عجیب و غریب خیالات ہندو تہذیب کی وجہ خصوصیت میں ہیں۔

غرض یہ کہ اس تہذیب کا منشا سب سے بڑھ کر انسان کو تیاگ اور روحانیت کے لیے مادیت سے دست بردار ہونے کا سبق سکھانا ہے۔

آپ خود بھی آ گئے ہیں۔

جو تمام بہت سی دولت اور روحانیت میں ہر طرح تیاگ سے حاصل ہو سکتی ہے۔

ایک اور موقعہ پر مذکور ہے:

دھیر جو بھی تبدیل ہونے والی ہیں قابل تبدیل چیز سے کبھی بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔

بس یہی ہندوؤں کے تیاگ کا راز ہے۔ حقیقت یا روحانی زندگی کی تکمیل اس دنیاوی اسباب کے ذریعے سے حاصل نہیں ہو سکتی جو ظاہری طور پر بہت ہوں مگر غیر حقیقی ہیں۔ ایک انگریزی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

ترجمہ: صرف ایک ہی رہتا ہے جو تعداد میں بہت ہیں وہ تبدیل ہوتے ہو جاتے ہیں آسمان کی روشنی ہمیشہ چمکتی رہتی ہے سائے آتے جاتے رہتے ہیں۔ زندگی بہت سے رنگوں والے شیشے کے گنبد کی مانند ہے جو ابدیت کی سفید روشنی کو رنگین کر دیتا ہے۔

یعنی صرف ایک ہی ذات باقی رہتا ہے کئی التعداد چیزیں تبدیل ہوتی اور گذرتی جاتی ہیں۔ وہ اس حقیقت کے کسی سبب میں ہیں تو اگر حقیقت کے دو جستجو مند ہو تو ان سایوں کی طرف ہستی کی نظر سے نہ دیکھو۔ دوسرے لفظوں میں دنیا اور ظاہری چیزیں حقیقت کے نقطہ نظر سے محض ایک ظاہری دھوکا ہیں۔ اسی لیے تیاگ کی ضرورت ہے۔

ہندوؤں کی تمام مجلسی ساخت کا دار و مدار صرف اسی بات پر ہے کہ انسان ساری چیزوں کو جو محض فانی ہیں تیاگ کر اس چیز کے حصول کے لیے جو بقا کی حقیقت رکھتی ہے کوشش کرے۔ انہوں نے زندگی کو چار منازل پر تقسیم کیا جن میں سے ہر ایک میں یہی ارادہ ہے۔ طالب علم رہ کر برہمچاری کا کام ریاضت اور حظوظ نفسانی کو ترک کرنا ہے جس وقت طالب علم کا زمانہ گذر چکتا ہے اس وقت وہ گرہست آشرم میں داخل ہوتا ہے۔ اس وقت اس کا فرض ہے کہ

رکھتے ہیں [illegible] کوئی [illegible] کی طرف [illegible]
تارہ ہیں سے [illegible] کی [illegible]

دنیا کی ابتدا کے متعلق [illegible] قدرتی [illegible] جس کا [illegible] و خیالوں کی طرف سے [illegible] محسوس کرنے کے قابل نہیں ہوتے [illegible] سے [illegible] کرکے اس سے [illegible] حاصل ہوتا ہے۔

لیکن [illegible] کہ دنیا [illegible] عدم سے [illegible] دیکھنے کے باعث [illegible] آپ کو پہلے کی طرف [illegible] ممکن [illegible] میں دنیا کا جو ذکر آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] کا نام ہے تو اس کا کوئی خاص وجود ہے [illegible] یا ایک طاقت ہے جو اپنے وجود کے لئے [illegible] وہ طاقت جو [illegible] صورتوں کے [illegible] نامعلوم مقامات تعلق رکھنے والے [illegible] وہ چیز ہے جس کی [illegible] طریق [illegible] سمجھے ہیں [illegible] خود [illegible] ہیں اور [illegible] سے [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible] بتاتی ہے کہ دنیا کو دور کرنے کے لئے [illegible] وجود حقیقی کی [illegible] کی ضرورت ہے۔ اسکے [illegible] کوشش کے [illegible] اعلیٰ ترین درجے کو حاصل کرے جو [illegible] میں موجود [illegible] کہ وہ [illegible] پوری طاقت تک پہنچ جائے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ انسان اس معراج کو حاصل کرے جس میں [illegible] توجہ کو [illegible] کہ اس حقیقی [illegible] کے [illegible] سے کھل جائیں [illegible] آنکھوں کے آگے سے [illegible] کیلئے [illegible] ہو جائے۔

ہمنے [illegible] سے [illegible] اس بیان سے [illegible] ہیں [illegible] میں [illegible] ہیں کہ [illegible] سے [illegible] قائم [illegible] کہ وہ [illegible] بنیادی [illegible] مختلف [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] سے [illegible] ہیں سے [illegible] کی [illegible] ہے

[illegible] ایک [illegible] ہو جاتا [illegible] ہیں [illegible] میں [illegible] ہے [illegible] ایک چیز [illegible] دیکھتے ہیں درحقیقت [illegible] کی ایک صورت ہے [illegible] اجزاء ہیں اور یہ اجزاء اس قسم [illegible] کہ [illegible] اور حرکت [illegible] میں [illegible] قابل [illegible] ہوتے ہیں جہاں ہو کر ان [illegible] کی ایک [illegible] ہیں [illegible] ایک [illegible] مختلف [illegible] حرکت کرتے ہیں اور [illegible] کے [illegible] میں پھیلتے ہیں [illegible] اور حرکت کی [illegible] کے [illegible] مختلف مجموعوں کی صورت اختیار کرتے ہیں [illegible] کے [illegible] عناصر پیدا ہوتے ہیں اور جب یہ عناصر کیمیائی ترکیب سے ایک دوسرے سے [illegible] ہیں [illegible] سے مادہ کی مختلف صورتیں پیدا ہوتی ہیں لیکن [illegible] اور [illegible] مجموعات کی مسلسل حرکات [illegible] حرارت اور بجلی کی خاص جنبشیں پیدا کرتی ہیں جس کا اثر [illegible] مادہ پر پڑتا ہے [illegible] پیوست [illegible] ہوتا ہے جس [illegible] ظاہر [illegible] کرنے میں [illegible] کشش [illegible] ابتدائی حرکت سے پیدا ہوتی ہے [illegible] میں [illegible] ہو جاتی ہیں

ذات کی اہمیت و ماہیت

اپنی سابقہ پیدائش کے نیک و بد اعمال کے مطابق یہ پیدا ہوتے ہیں۔ سی [illegible] میں سمجھا گیا ہے کہ اس وقت انتظام چاہتا تھا [illegible] کیا گیا [illegible] قوموں کا اتصال اور [illegible] کی حد [illegible] [illegible] برہمنوں کے [illegible] کے سپرد کیے گئے [illegible] کی گئیں۔

[illegible] کے اشلوکوں سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ [illegible] میں ذاتیں علی الترتیب دھرم کی [illegible] کی حالت کے لیے موزوں [illegible] ایک [illegible] یکبار [illegible] نہیں ہو سکتا۔

برہمن چار گانہ پیدائش کے قصے کے [illegible] کہ ذاتیں [illegible] پیدا ہوئیں [illegible] پشتوں کے بعد پیدا ہوتے تھے۔

[illegible]

کثرت سے پیدا کیے گئے۔ ذیل [illegible] مندرجہ بالا تمام باتوں کا مطلب یہ ہے کہ ذات کی حیثیت [illegible] کے بارے میں بہت متضاد بیانات ہیں [illegible] سمجھتے ہیں [illegible] [illegible] انسان کی پیدائش [illegible]

[illegible]

کے [illegible] میں قائم کئے گئے اور منو [illegible] میں [illegible]
[illegible] کی قدیم حالت کے [illegible] کی جا سکتی ہے
[illegible] دونوں کی تقسیم کسی [illegible] قانون [illegible] قوم کا
[illegible] تقسیم [illegible]
[illegible] دونوں کی محکومی کو [illegible]
منسوب کرتے ہیں جو مذہبی گروہ کی قدرت [illegible] قائم رکھنے
کا [illegible] بعد [illegible] خود پیدا ہوتے
تھے چنانچہ برہمنوں کے [illegible] جگہ پائی

[illegible] وغیرہ [illegible] کی تفسیر [illegible]
کی [illegible] نہایت خوبصورت
[illegible] برہمنوں کا [illegible] شودروں سے
[illegible] کیا جا سکتا [illegible] چہرہ سے ممیز
[illegible] برہمنوں [illegible] قومی مسر
[illegible] رنگ [illegible] کی قدر [illegible]
[illegible] رنگ سے [illegible] میں [illegible]
[illegible] منطبق [illegible]
[illegible] رنگ کی [illegible] دونوں تک
[illegible] برہمنوں [illegible] در
[illegible] داسیوں کا [illegible] برہمنوں میں [illegible]
[illegible] سنسکرت [illegible] رنگ [illegible]
[illegible] تنگ [illegible] تھے [illegible]
[illegible] سنسکرت [illegible] کا [illegible]
[illegible] بڑی قوم یعنی داسیوں کا [illegible]
[illegible] تصنیف [illegible] برہمن [illegible] فرماتے ہیں [illegible]
[illegible] آئے اور اصلی باشندہ [illegible] کر [illegible]

مکمل [illegible] ہندوستان [illegible] کے [illegible]
[illegible] حالت میں [illegible] لوگوں کے [illegible]
[illegible] لوگوں [illegible] باشندوں سے
[illegible] شودروں [illegible] قوم
[illegible] جوان سے
بھی [illegible] کر دیا [illegible]
[illegible] میں شرکت
کی اجازت نہ تھی [illegible] میں [illegible]
[illegible] کر سکتے ہیں [illegible] شودروں [illegible]
[illegible] برہمنوں [illegible] اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر
[illegible] قوم کے ہوتے [illegible] اجازت نہ ملتی"

[illegible] قوم میں [illegible]
[illegible] تھے [illegible]
[illegible] کیا گیا ہے [illegible] برہمنوں کے [illegible] کیونکر [illegible] شودروں
کی حالت [illegible] سے [illegible] کہ وہ [illegible] تھے لیکن [illegible]
[illegible] تعلق رکھتے
تھے [illegible] قوم [illegible] تھے [illegible] صاحب نے
[illegible] میں [illegible] کرتے ہیں کہ [illegible]
[illegible] اہل وطنوں کو
[illegible] کے بعد [illegible] قائم
[illegible] ایک [illegible] قائم ہوئے [illegible]
[illegible] قوموں کے [illegible] ایک [illegible]
[illegible] قائم ہو گیا [illegible]
[illegible] قوم کے [illegible] مشہور [illegible]
بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذات کا [illegible]

سیلا تحقیق سے [illegible] کے [illegible]
تھا بعد کے [illegible]
برہمنوں کی [illegible] کہلاتے ہیں [illegible]
[illegible] محتسب انسپکٹر [illegible]
اختیار ہونے تو معلوم ہوا کہ دوسری [illegible]
برہمن شودر [illegible] ہوا [illegible]
میدان پر قابض تھیں خود سوتی نے ان رذیل ذاتوں کی فہرست
لکھی ہو اور آئین اکبری میں بھی صاف بیان ہو کہ اس زمانے میں
چھتری کے امارت یا پیشہ ور [illegible] تھے اور [illegible] ذات مفقود تھی ان
شکی ذاتیں بہت [illegible] تجارتی گروہ [illegible] بہت سے
گاؤں میں رہتے تھے اور ایک اونچی ذات سے اپنا سلسلہ نسب بتاتے
تھے مثلاً بنگال میں [illegible] کا ایک فرقہ [illegible]
[illegible]
لکھتے ہیں کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
ان [illegible] بہت معمولی [illegible]
ذاتوں کو [illegible] کامیاب ہو گئے لیکن
ان کا [illegible]
[illegible] ہو بہت سے
برہمن فوج میں سپاہی ہیں جیسے پانی پلانے میں بہت [illegible]
[illegible] دوسری ذاتوں [illegible] ذاتیں ہیں جو قسم
تعلق اور [illegible] کی مانع ہیں اصل برہمنوں کا اب پتہ نہیں
ہو سکتا ایک ایسے پجاری کے جس کے [illegible]
[illegible] جس کے معاملات مطلوب ہوں [illegible]

میں کاہن صاف ہوتے ہیں کہ گاؤں میں [illegible] ہوں ایک
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] تعلق
[illegible]
شادی [illegible]
میں داخل ہوتی تھی [illegible]
تھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
شادی [illegible] کی حرمت [illegible]
[illegible] شادی میں
[illegible] شادی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تعلقات شکست ہو جاتے ہیں [illegible]
ہو تو وہ [illegible]
[illegible] اگر اس کے [illegible]
[illegible] قابل بیان ہو کہ کسی کی ذات میں [illegible]
اس کا تعلق اسی کے ہم قوم شخص سے ہو۔ اس سے یہ خیال پیدا ہو کہ
کہ خواہ ذات سے کیسا ہی [illegible] عوام کے [illegible]
اعتبار [illegible] نہیں ہو شادی کی [illegible]

[illegible] میں آسانیاں ہو گئی ہیں [illegible] قانون سے
[illegible] عورتیں دوسری شادی کر سکتی ہیں [illegible] متوفی شوہر کی جائداد
سے [illegible] لیکن اس صورت میں کہ متوفی شوہر کے حقوق
کی [illegible] بعض [illegible] میں بہت سی عورتیں
میں [illegible] دوسری ذات والوں کے لیے مقرر ہیں
مثلاً شودر [illegible] برہمن کے بیٹے کو تبنّی کر سکتا ہے حالانکہ [illegible]
[illegible] کے خلاف ہے کہ متبنّی [illegible] وہ شخص ہونا چاہیے جو متبنّی کی ماں سے
شادی کر سکتا ہو [illegible] میں یہ بھی قید ہے کہ جس کو گود لیا جائے
وہ اسی ذات [illegible] یا خاندان کا ہو جس ذات کا گود لینے والا ہو
اس میں شودر کسی شادی شدہ کو گود نہیں لے سکتا [illegible] وراثت
[illegible] دوسری ذاتوں کے مقابلہ میں [illegible] مختلف [illegible]
[illegible] بیٹوں کے چار [illegible] ایک حصہ [illegible] سے
بیٹوں سے تین [illegible] ایک حصہ [illegible] کی اولاد [illegible]
ایک حصہ [illegible] برہمن شاستر کے مطابق [illegible]
ذات والوں سے شادی کر سکتا ہے یعنی تین مختلف ذات والوں
[illegible] دو مختلف ذات والوں سے۔ لیکن ان سے کمتر ذات کے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ایک شودر برہمن کا اکلوتا بیٹا ہو تو [illegible] ترکہ کا دو تہائی حصہ ملے گا۔
[illegible]

گمان غالب ہے کہ [illegible] بیٹوں میں مساوی تقسیم کا قاعدہ شروع
[illegible] میں جاری نہ تھا بلکہ [illegible] اگر [illegible] کے
لحاظ سے [illegible] سب سے بڑے بیٹے کو [illegible] قرار دیتے [illegible]
[illegible] میں [illegible] لے [illegible]
[illegible] کے خلاف [illegible] کہ جائز اولاد ہونے کی
حالت میں شودر کی ناجائز اولاد [illegible] باپ کی وراثت ہوگی۔ اور اگر جائز
اولاد بھی ہو تو [illegible] آدھے [illegible] گی۔ اس سے پہلے
[illegible] میں [illegible] فیصلہ کیا تھا کہ [illegible] کے
بچے [illegible] کسی دوسرے [illegible] کو وصیت کی حالت میں بھی
[illegible] کوئی حق نہیں [illegible] کے مستحق ہیں بشرطیکہ
بچے ترکہ [illegible] قابل تقسیم ہوں۔

[illegible] ہندوستان میں [illegible] بیان ہے کہ [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

اٹھوڈیکاریوں کی اولادین پجاری ہوسکتی ہین۔ یہ قاعدہ پارسیون مین اب
بھی جاری ہے۔

بابل مین دانیال نبی کی کتاب یہ خیال رجوع کرتی ہو کہ مجوس ایک
جماعت تھی جو منتخب کیجاتی تھی اور باقی ذاتوں مین موروثی کاروبار مذہبی خدمت
کی کوئی علامت نہین ہو۔ دبستان مین ایک خاتم عظم مہ آباد کی نسبت
روایت ہو کہ اس نے جشیون کو پہلی چار ذاتوں مین تقسیم کیا تھا۔
اسٹرابو بھی ایرانیوں مین پیشہ کی اسی قسم کی ایک تقسیم کا ذکر کرتا ہو یعنی نسبت
وہ لکھتا ہو کہ ماذی پجاریون سپاہیون کاشتکارون اور دستکارون
مین منقسم ہین۔

کسی زمانہ مین یہ ایک عام رسم تھی کہ مصر مین گو ہر دو ذرتی تین
(پجاری اور سپاہی) تھین جن کے کام باپ سے بیٹے کو منتقل ہوتے تھے
چھوٹے بیٹے بڑی ذاتون مین داخل ہوتے تھے اور وہ بھی موروثی
ہوتے تھے۔ بعد کو بعض صاحبان نے کی تردید کی ہو اور لکھا ہو کہ مصری
سوسائٹی کی تقسیم محض ویسی ہی تھی جیسی تمدنی ترقی کے بعض دور
مین شریف اور ذلیل پیشوں مین عموماً پائی جاتی ہو غنیمت مصری اہلی
یادگاری تصاویر مین [illegible] نقشہ کوئی فرق نہین پایا جاتا بیشمار
قبرون اور لوحون سے متعدد ون کے نام اور پیشے ظاہر ہوتے ہین

(ترجمہ از انسائکلوپیڈیا برٹانیکا)

ادیانِ چین

اور اُن کی حکیمانہ و اخلاقی تعلیمات

تمام باشندگانِ چین دوسروں کو چھوڑ کر تقریباً تین مذاہب کے پیرو ہیں [illegible]

[illegible]

(۱) مذہب کنفیوشش

پہنچے وہ ماں باپ کا مطالعہ ہو یا ماکر و [illegible]۔

کنفیوشس انسان کی فطری نیکی پر بڑا بھروسا رکھتا تھا، اور منشئ اور [illegible] پر بہت زور دیتا تھا۔ اس کا قول تھا کہ جس طرح سونے کی خاصیت سختی اور آگ کی گرمی ہوتی ہے اسی طرح انسان کی فطری خاصیت نیکی، راست بازی، رحم اور دیانت ہے۔ اگرچہ وہ [illegible] سے بدکردار لوگ نظر آتے تھے مگر وہ ہمیشہ یہی کہتا رہا کہ طبعاً انسان درحقیقت نیک ہی ہے۔

انسانی فطرت اور اس کی استعداد و قدرت کی بابت جو خیالات کنفیوشس نے ظاہر کیے ہیں وہ قیمتی ہیں۔ اس کا بیان ہے کہ

انسان اپنی قسمت کا [illegible] ہے [illegible] سعی کرے [illegible] صفت پر عمل کر سکتا ہے [illegible] فطرت [illegible] سرشت کی [illegible] تکمیل کر سکتا ہو تب ایسا کرنے [illegible] ہر [illegible] کی حیثیت کی بھی [illegible] کر سکتا ہے۔ انسان جب نیکی و [illegible] کے بعد [illegible] تمام اشیا کو [illegible] کر سکتا ہے [illegible] دنیا کی تکمیل ہونے کے بعد وہ [illegible] کی قوتوں کے تغیر و تبدل [illegible] ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد [illegible] ایک ثالث ہو سکتا ہو۔ تب وہ [illegible] کے برابر ہو جاتا ہے [illegible] ہو [illegible] انسان [illegible] ہو جائے، اور تمام چیزیں [illegible] ہو جاتی ہیں [illegible] انسان کا [illegible] عام [illegible] انسان [illegible] کی حیثیت بھی [illegible] ہوتی ہے [illegible] انسان [illegible] وہ [illegible] ہیں [illegible] انسان [illegible] ہو [illegible] فطرت [illegible]

اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ یہ خیال کہ انسان اپنی سرشت سے حقیقتاً نیک ہے اس خیال سے بدرجہا افضل ہے کہ وہ فطری بد ہے۔

ایک مرتبہ کنفیوشس سے کسی نے دریافت کیا کہ وہ کون سا لفظ ہے جس میں تمام انسانی زندگی کی نیکی کا راز مخفی ہو۔ کنفیوشس نے جواب دیا: کیا وہ لفظ رحم نہیں ہے؟ جو چیز خود تم پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لئے پسند نہ کرو [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] کتاب [illegible]

موقع پر اس طرح وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے:

[illegible] انسان میں [illegible] خوبیاں [illegible] نہیں کر سکا [illegible] ایسی خدمت کرنا جیسی [illegible] چاہتا ہوں [illegible] خدمت کرنا جیسی [illegible] چاہتا ہوں [illegible] بھائی کی ایسی خدمت کرنا جیسی [illegible] چاہتا ہوں [illegible] دوستوں [illegible] ساتھ ایسا سلوک [illegible] ہوں۔

(ولف [illegible])

مذہب کنفیوشس کی رو سے نیکی کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) کرم (۲) صدق (۳) علم (۴) [illegible] (۵) [illegible] حسن معاشرت۔ ان میں سے پہلی نیکی تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔ [illegible] نے جو کنفیوشس کا سب سے بڑا شاگرد ہے یہاں تک لکھا ہے کہ [illegible] انسان ہو [illegible] جو [illegible] کا شاگرد [illegible] پہلا ہو کہ کنفیوشس نے کرم کی تعریف [illegible] کی تھی [illegible] خلوص باطن کے ساتھ تمام موجودات سے ہمدردی رکھتا ہو، تمام آدمیوں سے محبت کرتا ہو اور خود عرض نہ خیالات [illegible] جگہ نہ دیتے ہوں [illegible] کرم سے کنفیوشس کی مراد محض خیرات نہیں ہے بلکہ وہ نیکی ہے جو تمام تعلقات زندگانی پر حاوی ہے۔ وہ ایک دوسرے موقع پر کہتا ہے:

[illegible]

دیانت کو کنفیوشس انسانی عادت کا منشا بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے

[illegible]

کسی دوسرے موقع پر کنفیوشس نے انسانی نیکیوں کا یہ لب لباب نکالا ہے:

وہ شخص جو پانچ چیزیں [illegible] کر سکتا ہو، بلاشک [illegible] ہے [illegible] خاطر [illegible] نیک [illegible] اور تمام انسانوں سے محبت کی [illegible] تعلیم اس طرح دی ہے:-

۱۔ افضل انسان زندگی کے تمام معاملات میں تعصب [illegible]
[illegible]
صرف ہوتی ہیں۔

۲۔ افضل انسان [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible]

۳۔ [illegible]
[illegible]

برتر انسان یا انسان کامل کون ہوتا ہے؟ اس کے جواب میں اس حکیم کے خیالات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ برتر انسان [illegible]
[illegible]

۲۔ برتر انسان ہمیشہ [illegible]
[illegible]

۳۔ افضل انسان [illegible]
رہتی ہے۔

۴۔ [illegible]

۵۔ برتر انسان [illegible]
[illegible]

۶۔ افضل انسان [illegible]
[illegible]

۷۔ افضل انسان [illegible]
[illegible]

۸۔ برتر انسان [illegible]
[illegible]
[illegible] (ی۔ کی بٹ)

۹۔ افضل انسان [illegible]
[illegible]
[illegible]
(ی۔ کی بٹ)

۱۰۔ برتر انسان [illegible]
[illegible]

۱۱۔ برتر انسان [illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۔ برتر انسان [illegible]
[illegible] (ی۔ کی بٹ)

۱۳۔ جب برتر انسان [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] (الف)

ذیل میں چین کی کتب مقدسہ سے چین کے حکماء متقدمین کے چند پند و نصائح کی گل چینی کر کے ناظرین کی خدمت میں بصورت گلدستہ پیش کیا جاتا ہے، جس کے ہر پھول کی رنگت و بو مشام دماغ کو معطر و چشم بصارت کو منور کرتی ہے چونکہ ان کتابوں کا ماخذ کنفیوشس ہے، اس لیے ممکن ہے کہ بعض خیالات جو دیگر حکماء متقدمین کی جانب منسوب کیے ہیں خود اسی کے خیالات کا پرتو ہوں۔

(الف) شاہنشاہ [illegible] جس کا عہد سلطنت مسیح کی ولادت سے ۲۳۰۰ سال پیشتر تھا، کہتا تھا کہ

تمام [illegible]

[illegible] جائے

اس قول کی زریں اصطلاحات ہمیں حیرت میں ڈالتی ہے۔

(ب) ایک مرتبہ شہنشاہ شن نے (جس کا عہد سلطنت مسیح کی ولادت سے دو ہزار سال سے بھی پیشتر تھا) اپنے وزیر سے دریافت کیا کہ فرائض [illegible] کون سے ہیں۔ اس وزیر نے جواب دیا۔

(۱) [illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(ج) متقدمین میں سے ایک حکیم نے جس کا نام [illegible] ہے بادشاہ کو حالت سلطنت کی بابت یہ نصیحت کی ہے:-

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کی حفاظت اپنی حفاظت کے خیال سے [illegible]

(د) ایک وزیر نے جس کا زمانہ حیات مسیح کی پیدائش سے اٹھارہ صدی پیشتر تھا حسب ذیل تحیر خیز خیالات کا اظہار کیا ہے:-

۱۔ نیکی [illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۔ [illegible]

[illegible]

۵۔ [illegible]

[illegible] ان مضامین کے مطالعہ سے ثابت ہو گیا ہوگا کہ کنفیوشس کی تعلیمات میں پند و حکمت کے بیش قیمت جواہرات موجود ہیں۔ اس کی تعلیمات سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ وہ ایک مدبر تھا اور ایک سچی [illegible] کا خواستگار و ساعی تھا جس [illegible] لوگوں کی عزت کیا کرتے جو [illegible] مستحق ہوں۔ [illegible] غصہ، رنج و خوشی کے جذبات کو ان کے جائز حدود کے اندر رکھا جائے [illegible] کو مغلوب اور خواہشات نفسانی کو مطیع کیا جائے متانت، صدق، خلوص باطن، عفت [illegible] خوش خلقی وغیرہ [illegible] کی صفات اپنے اندر پیدا کی جائیں اور تقویٰ کے ساتھ حسن معاشرت [illegible] بلکہ [illegible] دیتی ہے۔

(۴) مذہب لاؤ تزی

(تاؤ مذہب)

لاؤ تزی بڑی عمر کے نیز حصہ میں کنفیوشس کا ہمعصر تھا۔ اس کا سال پیدائش ۶۰۴ قبل مسیح ہے، یعنی کنفیوشس سے پچاس سال قبل پیدا ہوا تھا۔ سال وفات تحقیق نہیں، لیکن ثابت ہے کہ اس نے بہت بڑی عمر پائی۔ چنانچہ جب لاؤ تزی کی کنفیوشس سے پہلی ملاقات ہوئی تو اس وقت کنفیوشس کی اکاون سال کی عمر تھی۔ اس وقت بھی لاؤ تزی ایک ریاست میں عہدہ دار تھا جس سے بعد میں دست کش ہو کر ایک مدت تک سیر و سیاحت کرتا رہا اور پھر گوشہ نشین ہو گیا۔ لاؤ تزی بہت ذہین اور دماغ شخص تھا۔ کنفیوشس کے برخلاف رسم و رواج کی پابندی اور شائستگی اطوار کے بجائے سادگی پسند تھی۔ نیز لاؤ تزی اپنے اہل وطن کی اصلاح کی جانب سے مایوس تھا اور کنفیوشس کی کوششوں کا [illegible] معلوم ہوتا تھا۔ شاہنشاہ [illegible] کے دربار میں جب کنفیوشس سے اس کی ملاقات ہوئی تو [illegible] لاؤ تزی نے کنفیوشس کی زبانی اس کی امیدوں کا حال سن کر [illegible] کا جواب نفی میں دیا۔

لاؤ تزی کنفیوشس کی طرح انسان کی خوبی نیکی کا قائل تھا اور [illegible] بھی اور اس کے خیالات سے متفق نہیں، لیکن [illegible] کنفیوشس کی تعلیمات [illegible] اصولی اختلاف ہے۔ لاؤ تزی رسوم اور ظاہری پابندیوں کا حامی نہ تھا بلکہ ان کا مخالف تھا۔ اس کی تعلیمات میں روحانیت اور فلسفہ کو زیادہ دخل ہے۔ اس کے مذہب کا نشان ترک باطن اور تربیت نفس تھا۔ کنفیوشس یہ چاہتا تھا کہ لوگ اپنے باپ دادا کے مردوں [illegible] واقف ہوں اور ان کی پیروی کریں۔ لاؤ تزی یہ کہتا تھا کہ لوگ اس ابتدائی حالت کی طرف رجوع ہوں جب انسان قیود رسوم سے آزاد تھا۔ ہر چند کہ لاؤ تزی خیالات پاس رکھتا تھا کنفیوشس کی طرح وہ بھی [illegible] تھا اور اس کا مطمح نظر بھی لوگوں کی اخلاقی، سیاسی اور معاشی حالت سدھارنا تھا۔ [illegible] ظاہری کو مخاطب کر کے وہ کہتا ہے:۔

(بڑی عقل اور دانش کو چھوڑ دو، [illegible]

[illegible] بلند ہو جائیں گے، [illegible] خالص [illegible] رحمدلی [illegible] سے [illegible] اور [illegible] باپ بیٹے [illegible] اور [illegible] حاصل [illegible] … اور [illegible] فطری سادہ حالت میں ظاہر ہو، حقیقت و صحت کی حفاظت کرو، خود [illegible] کو گھٹاؤ اور [illegible] … خواہشوں کو مغلوب کرو۔ ([illegible])

[illegible] روحانی اوصاف کا وہ اس طرح ذکر کرتا ہے:۔

میرے پاس تین قیمتی چیزیں ہیں جن کو میں ہمیشہ عزیز رکھتا ہوں، پہلی رحمدلی، دوسری [illegible]، تیسری [illegible] کفایت شعاری [illegible] … رحمدل [illegible] ہو سکتا ہوں، کفایت شعار ہوں [illegible] ہو سکتا ہوں، [illegible] ہو سکتا ہوں۔ [illegible] لوگ رحمدلی کو چھوڑ [illegible] کرتے ہیں، کفایت شعاری کو چھوڑ [illegible] [illegible] پھر [illegible] کوشش کرتے ہیں، یہ تو یقینی موت ہے۔ رحمدل وہ ہے جو [illegible] مدافعت میں [illegible] خدا [illegible] آغوش [illegible] میں جگہ دیتا ہے۔

لاؤ تزی کے بعض سیاسی اصول اس کی نہایت روشن دماغی کا پتہ دیتے ہیں چنانچہ یہ خیال کہ "سب کچھ سائر الناس کے لیے اور سب کچھ سائر الناس کی [illegible]" جمہوریت کا سنگ بنیاد خیال کیا جاتا ہے اس کی سیاسی تعلیم کا ایک جزو ہے۔ نیز [illegible] تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی [illegible] ذہانت یہ معلوم کر چکی تھی کہ [illegible] قوم [illegible] چیز کی طرح نشو و نما پاتی ہے [illegible] چیز کی طرح مصنوعی نہیں ہے [illegible] قتال [illegible] موت [illegible] تھا۔ اس کا قول تھا کہ اگر حکومت کا انتظام معقول ہو تو [illegible] کسی قسم کی سزا کی ضرورت پیش نہ آئے۔

[illegible] کو سادگی [illegible] … حالانکہ [illegible] پر [illegible] بلحاظ [illegible] … تھے [illegible] جن کو [illegible] … [illegible]

(۲۳) کبھی ایسی بات نہ کہو جو تمہارے دل کے خلاف ہو۔

دوسری کتاب کا نام "ابن پرودن" جیسے کتاب رازقات ہے۔ یہ مختصر چھوٹی کتاب ہے کہ کل الفاظ کی تعداد صرف ۱۳۰۵ ہے۔ لیکن پند و حکمت کے جواہر سے یہ بھی مالا مال ہے۔ مندرجہ بالا نصائح کے علاوہ چند چیدہ سود مند ایسے ہیں جنہیں بغیر لکھے ہم نہیں رہ سکتے:۔

صحیح اوزان اور پیمانے استعمال کرو۔ ورنہ تم بہت زیادہ دام نہ پاؤ گے۔ کی یاد داشتوں کو دل سے کبھی نہ بھلانا۔ ہمسایہ کی برائیوں کو پوشیدہ رکھو۔ جو تمام افعال میں تم سے کے تو تمہیں کیا، اس کی پرواہ نہ کرو۔ تمام اقوال میں اپنے باطن کا لحاظ کرو۔ تمام سمت صاحب کو اپنے ضمیر کی طرف رکھ کر اپنے ضمیر کا محاسبہ کرو۔ وہ کون سی نعمت ہے جو ایسے شخص کو میسر نہیں ہو سکتی جو خفیہ طور پر کوئی بات نہیں کرتا ہے؟

سید حسن مدنی (علیگ)

مذہب و سائنس

ا۔ سائنس کی بنیاد

خدا کی عالیشان حکمت کو حل کرتے ہیں سائنس نے کہاں تک ترقی کی ہے؟ منطق کا یہ ایک نہایت ضروری اصول ہے کہ قدرت اپنے تمام امور میں ایک ہی سیدھے راستے پر چلتی ہے۔ جان اسٹوارٹ مل صاحب اپنی کتاب سسٹم آف لاجک کے صفحہ ۲۰۰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

قدرت کا غیر مبدل دستور یعنی تمام منطقی نتائج استقرائیہ کے لیے آخری مقدمہ کبریٰ ہے۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ تمام استدلال اسی اصول پر دلالت کرتے ہیں کہ قدرت کے قوانین غیر مبدل ہیں۔ جس صورت میں وہ ازل سے چلے آتے ہیں ابد تک ایسے ہی رہیں گے۔ اگر دو اور دو کو جمع کیا جائے تو اس کا حاصل ہمیشہ چار ہوگا۔ کشش اجسام یا کشش ثقل ہمیشہ قائم رہے گی۔ ایک قسم کا سبب ایک ہی قسم کا نتیجہ پیدا کرے گا۔ تمام قوانین قدرت ایک دوسرے کے معاون و موافق ہیں۔ کوئی کسی دوسرے قانون کا نقیض یا مخالف نہیں۔

قوانین قدرت کے غیر مبدل ہونے کا یہ اصول کسی دلیل یا ثبوت کا محتاج نہیں۔ اس میں اُس رفعت و جلال کی جھلک نظر آتی ہے جو ایک حکیم و صانع ہستی کے شایان شان ہے۔ اگرچہ یہ بیان کہ قوانین قدرت ایک دوسرے سے ارتباط و مطابقت رکھتے ہیں کسی قدر صراحت کا محتاج ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ موثر اور دلنشین ضرور ہے۔

اب ہم یہ دریافت کیا چاہتے ہیں کہ قدرت کے اس ربط و نظام کے دلائل کیا ہیں؟ اور وہ کیا چیز ہے جس کو ہم عظیم الشان وحدت و یگانگت کی بھی کہہ سکتے ہیں۔ سوال لازم آتا ہے کہ قدرت کا وہ کونسا سیدھا راستہ یا قانون ہے جس پر اُس کے تمام شعبوں کا اتحاد و ارتباط مبنی ہے؟ اور پھر اس کا اصل اصول کیا ہے؟

علم منطق کے ماہرین اس اصل اصول کو اپنی اصطلاح میں ایک غیر مبدل سلسلہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ مسٹر مل اپنی اُسی متذکرہ کتاب کے صفحہ ۲۱۳ میں لکھتے ہیں:

یہ غیر مبدل سلسلہ اور سبب مشاہدہ قدرت کے ہر واقعہ اور مستقبل کے واقعہ کے درمیان پایا جاتا ہے۔۔۔ ماقبل کے واقعہ کو ہم اصطلاح میں سبب یا علت اور اُس کے نتیجہ کو معلول کہیں گے۔

ماہرین علم منطق کے نزدیک قدرت کے ارتباط و مطابقت کی بنیاد یہی علت و معلول کا سلسلہ ہے۔ اس سلسلہ سے یہ مراد ہے کہ قدرت کے تمام کاموں میں ایک تسلسل پایا جاتا ہے یعنی سبب سے نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور وہ نتیجہ بالکل اپنے سبب کے مطابق ہوتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ سیب پھول کا نتیجہ ہے۔ پھول درخت سے نکلا اور درخت بیج سے پیدا ہوا۔ یہ ایسی صاف بات ہے کہ کوئی شخص اس سے ناواقف نہ ہوگا۔ یہ ایک عام اصول ہے کہ غیر مسلسل اسباب بھی مطابق اُن کے نتائج و مشاہدات بھی ہوتے ہیں۔

آؤ اب ہم اس اصول کا انسان کے معمولی کاروبار سے شروع کر کے مختلف پہلوؤں سے مشاہدات و تجربات میں مطالعہ کریں۔

۱۔ روزمرہ کے تجربات

جب کوئی شخص دیاسلائی کو ڈبیہ پر رگڑتا ہے، پنسل بناتا، یا پانی ڈالنے کے لیے برتن کو جھکاتا ہے یا دیوار کی درست کرتا ہے، تو وہ نتائج کو مد نظر رکھتا ہے میں اپنے دل میں کہتا ہوں

کہ کیا میں اپنا کوٹ بدل لوں؟ کیا [illegible] ایک اور [illegible] ہوں یا
پیادہ چلوں کہ گھوڑے پر سوار ہوں؟ تو ہر سوال کا جواب ٹھیک
اسی تخمینہ کے مطابق ہوگا جو نتیجہ کی سمت میں میں نے [illegible]
قائم کر چکا ہوں۔ جب ہم زمین میں تخم بوتے ہیں کوئی [illegible]
یا باغ لگاتے ہیں تو ہمارے دل میں اس بات کی امید ہوتی ہے کہ
ہم اس کا پھل پائیں گے۔ بعینہ اسی قسم کی امیدیں ہمارے دل
میں اس وقت بھی ہوتی ہیں کہ ہم کسی کتاب کا مطالعہ کرتے [illegible]
کی صحت کو درست کرتے یا سڑک بناتے ہیں۔

افسوس [illegible] کسی چیز کا [illegible]
ہماری غفلت یا ہمارے [illegible]
[illegible] کا خیال [illegible] دلیل [illegible] نتائج سے بے خبر
ہو گئے ہیں [illegible] تجربات [illegible]
[illegible] امید [illegible] جب
[illegible] کی سمت [illegible] کسی
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے لیے
[illegible]
[illegible] انسانوں کو [illegible]
[illegible] قسمیں سے [illegible]
[illegible] ہو چکا ہیں۔

[illegible] روشن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جراحی کیمیا [illegible] صنعت [illegible]
رکھتے ہیں [illegible]
بہترین [illegible]
ترقی تمدن و اخلاق [illegible] پیدا ہوں [illegible]
کے اعلیٰ [illegible]
مستنبط ہوتے [illegible] سوال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یہی حالت [illegible] تجربات [illegible]
[illegible]
[illegible]
نتائج پیدا کیے [illegible]

۲ - تمثیلی استدلال

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

استدلال استقرائی سے: جیسے ہم حالات مشتبہ سے نتیجہ تک پہونچ سکتے ہیں۔ اور استدلال استخراجی کی رو سے ایک عام اصول سے جو تجربی و حسّی مقدمات کی بنا پر قائم ہوا ایک نتیجہ حاصل کر سکتے ہیں۔ جب دیگر شہر کے حالات یا تجربات معلوم نہیں ہوتے تو ہم تمثیل و تشبیہ سے کام لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارے مفید مطلب اسباب کا مشاہدہ ہوگا۔ مثلاً اگر ریاستہائے متحدہ امریکہ کے باشندگان کوئی نوآبادی قائم کیا چاہتے ہیں جس کا انہیں پہلے کچھ تجربہ نہیں، تو آبادی قائم کرنے سے پہلے لازم ہوگا کہ وہ انگلستان اسپین، فرانس، اور دیگر ممالک کے نوآبادیاتی نتائج (Colonial Policy) پر غور کریں۔

ہم جب کیمیا میں کل کو منقسم کر کے اس کے اجزاء کا تجزیہ کرتے ہیں۔ اگر تحقیق میں کوئی مضر جزو شامل ہے، تو اس سے ہم نتیجہ نکالتے ہیں کہ وہ مضر ہے۔ اگر باقی میں کوئی ایسا جزو شامل نہیں ہے جو مضر یا ناقص ہو، تو ہم اس کو نافع اور عمدہ سمجھتے ہیں۔

کامل ثبوت نہ ملنے سے کسی چیز پر استدلال کرنے کے لیے ہمیں قرائن و علامات سے کام لینا پڑتا ہے۔ فرض کرو کہ ریل میں میرے سامنے والی نشست پر چند مسافر بیٹھے ہیں۔ اور تجربہ سے میں جانتا ہوں کہ یہ سب کے سب آدمی ہیں۔ ان میں سے ایک کو میں دیکھتا ہوں کہ ضعیف ہے، کیونکہ بڑھاپے کی وجہ سے اُس کے بال سفید ہو گئے ہیں، اور چہرہ پر جھریاں پڑ گئی ہیں۔ ایک اور شخص کے چہرہ پر محنت و مشقت کے آثار پائے جاتے ہیں، نتیجہ نکالتا ہوں کہ وہ مزدور ہے۔ ایک اور شخص ہے جو عینک لگائے ہوئے ہے جس سے اس کی بینائی کی کمزوری ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح تجربہ سمجھتا ہوں کہ فلاں شخص شراب کی عادت خبیثہ میں اس ... [illegible] ... ہوتا ہے کہ وہ ... [illegible]

واقعہ ہو، اور اُس دوسرے کی تہذیب اس کا جاہل و غیر مہذب ہونا ظاہر ہوتا ہو۔

اگر میں ملک کے کسی ایسے حصے میں جا نکلوں، جہاں کے عادات سے میں واقف نہیں، تو وہاں کے اردگرد کے مناظر سے مجھے وہاں کے لوگوں کے طریق بود و باش اور طرز معاشرت وغیرہ کا حال بخوبی معلوم ہو جائے گا۔ ایک مقام پر کھیت اور عمارات کی حالت سے کسان کے محنتی اور جفاکش ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ دوسرے مقام پر اور ہی کیفیت نظر آئے گی۔ کسان کے گھوڑے کی حالت سے میں کسان کے چال چلن کا بخوبی اندازہ کر لوں گا۔ دیگر علامات سے مجھ پر یہ بھی ظاہر ہو جائے گا کہ یہاں کفایت شعاری سے کام ہو رہا ہے، اور یہاں عزت و ناموس کا سکہ جما ہوا ہے، یہاں خود داری، اور وہاں ذلالت و بے غیرتی ہے۔

واقعات، اقوال، عبادات، عمارات وغیرہ کے اسباب اور نتائج ایسے ہی بدیہی اور صریح ہیں جیسے کہ عام محسوسات کے۔ کسی نقش نشین، مکانات، یا اور جائداد کی قیمت کا اندازہ ہم اُن کے محل وقوع اور رستے سے کرتے ہیں۔ ایک تصویر، منظر، کھیل تماشہ، شعر و گیت کتاب، یا چال کی بھلائی و بُرائی کا اندازہ ہم اُس کی خوشنمائی و خوش اسلوبی اور موزونی سے کرتے ہیں۔ کسی حقیقت و تدبیر یا کسی حکمت عملی ... کی خوبی یا خرابی کا اندازہ بغیر ... کے یا آئندہ نتائج سے ممکن ہے۔

کسی قوم کی بُرائیوں یا خصلتوں کا ... کرنے کے لیے ہمیں اُس قوم کی تاریخ گذشتہ واقعات کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ ... واقعات ... واقعات قبل ... بات کیا ... [illegible]

[illegible]

اور سرکشی [illegible] دائمی عذاب حاصل ہوتا ہے۔

[illegible]

کے درخت میں آ لگیں۔

(۳)۔ فلسفۂ اخلاق

[illegible]

اگر بڑھے تو اس وقت بھی ویسا ہی برابر کی قوت سے اسکا جواب دیگی گویا قوانین قدرت ایسے مکمل ہیں جس پر یہ کہاوت صادق آتی ہے کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

ہربرٹ اسپنسر کا قول ہے کہ:-

اس مسئلہ کہ عمل اور رد عمل برابر اور بالعکس ہوتے ہیں کی صداقت [illegible] کے ثبوت کے لیے کبھی کوئی تجربہ پیش نہیں کیا جا سکتا

جس طرح طبیعیات کے وسیع حدود نہایت وسیع اور [illegible] ہیں اور نیز نہایت عمیق ہیں کہ مظاہر قدرت میں کہاں تک انسانی خیال کی رسائی ہو سکتی ہے [illegible] عمل اور رد عمل کے درمیانی واسطے دریافت ہوتے ہیں اسی طرح کیمسٹری میں بھی کائنات کے ان عظیم [illegible] کا جو [illegible] انسان کو معلوم ہو [illegible] وہی قطعی ترتیب و تناسب کا پتہ لگاتی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کیمیاوی عمل کو ہمیشہ ایک مساوات سے لکھتے ہیں جیسی [illegible] کیمیاوی [illegible] مختلف چیزوں کی [illegible] سب سے [illegible] ہے۔

علت و معلول [illegible] کا [illegible] مطلب [illegible] اقبال کا نتیجہ ہے [illegible] بات کے [illegible] بدل صورت میں کہا جاتا ہے تو ماحصل مطلب سب ایک ہی اصول کی مختلف صورتیں ہیں جسکو عام طور سے قانون علت و معلول کہا جاتا ہے بلکہ یہ سب جانتے ہیں اگر اس اصول کو قانون مساوات [illegible] تو زیادہ موزوں ہوتا کیونکہ اس اصول کا اصل مطلب یہی ہے کہ سبب و نتیجہ اور علت و معلول باہم مساوی اور ایک دوسرے کا بدل ہوتے ہیں بلکہ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ سبب اور نتیجہ ایک ہی قرار کے دو جزو ہیں جو لازمی طور پر ایک دوسرے کے برابر ہوں [illegible] ہمیشہ [illegible] ساتھ مطابق اور نتائج ہوتے ہیں۔

ہم دیکھ چکے ہیں کہ ہر جگہ اور ہر مقام میں عالمگیر حرکت موجود ہے۔ یہ ازلی حرکت جو کل کائنات عالم میں جاری ہے سبب اور نتائج کے باہم مساوی ایک دوسرے کا عوض یا بدل ہونے کے باعث [illegible] اور ترتیب ہوتی ہے۔ اگر کائنات عالم پر غور کی نظر ڈالیں گے تو معلوم ہو جائیگا کہ ہر حرکت معکوس ہمیشہ اصل حرکت کے مطابق نتیجہ ہمیشہ سبب کے مطابق اور معلول ہمیشہ علت کے مطابق ہوتا ہے اس مطابقت و موافقت سے عالم کی [illegible] تناسب اور ترتیب بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔

(۲) صداقت کی ہم آہنگی

سچائی خواہ وہ کیسی معمولی کیوں نہ ہو دوسری سچائیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہے۔ نظام عالم کے متعلق کوئی بھی ایسا حقیقی یا مسلمہ نہیں جو قدرت کے باقی تمام اصولوں سے پوری پوری مطابقت نہ رکھتا ہو یا اپنے تعلقات کی وجہ سے خود ان اصولوں پر مشتمل نہ ہو۔

علم سائنس اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ گردش سیارگان کے متعلق جو کچھ کہ تین اصول ہیں وہ بدلے نیوٹن کے [illegible] حرکت کے مشابہ ہیں یعنی گردش سیارگان انہیں قوانین کے تابع ہیں جو تمام کائنات کی حرکت کا دارومدار ہیں [illegible] کسی کو کلام نہیں ہو سکتا کہ نیوٹن کے اصول حرکت کے تینوں [illegible] صرف ایک ہی اصول کے ماتحت ہیں۔

اسکا پہلا اصول یہ ہے کہ

جب جسم کی حرکت میں کچھ تیزی یا تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ اسے قوت پیدا کرنے پر مجبور نہ کرے

اس کا مطلب یہ ہے کہ حرکت میں صرف اسی وقت تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے جبکہ اسکا کوئی سبب موجود ہو۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ

حرکت کی رفتار کا تغیر اُس قوت کے مطابق ہوتا ہے جو اس تغیر کی

تبدیل پیدا کرنے کے لیے صرف کی جاتی ہے۔ [illegible]

جس طرف قوت کا عمل ہوا ہے؟

اس سے پیدا ہوا کہ کسی قوت کے عمل میں لانے کا نتیجہ سبب یعنی علت کے مطابق ہوگا۔

تیسرا اصول یہ ہے کہ

ہر عمل کا ردِ عمل [illegible] ہوتا ہے۔

اسکا مقصد بھی یہی ہے کہ ہر عمل کا نتیجہ اپنے سبب یا علت کے مطابق ہوتا ہے۔

نیوٹن کے یہ ہر سہ قوانین حرکت اسکی تعلیمات میں اسی اصول کو بتاتے ہیں کہ نتائج ہمیشہ اسباب کے مطابق ہوتے ہیں

۷۔ مسئلہ ارتقا۔

ڈارون صاحب کی رائے کے مطابق مسئلہ ارتقا کا تعلق زیادہ انتخاب طبعی (NATURAL SELECTION) کے ساتھ ہے

اسکی عمومی تعریف یہ ہوگی:

[illegible]

تقاضائے خارجی اسباب سے گھرتے ہیں

[illegible]

حسب ذیل ہوگی

[illegible]

اثر ڈالتے ہیں۔

یعنی وہ خارجی اسباب کا ایک مجموعہ ہے جو باہر سے ذی روح اشیاء پر اثر ڈالتا ہے۔

ذی روح اشیاء دو قسم کے اثر کا محل ہیں۔ یعنی ایک مجموعہ اُن خارجی اسباب کا ہے جو اُن پر باہر سے اثر ڈالتے ہیں۔ اور دوسرا مجموعہ فطرت کا ہے جو قدرت نے وراثت کے طور پر عطا کی ہے اسی کو دیگر الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ذی روح اشیاء حالات پیشین یعنی واقعات نسل کا نتیجہ ہیں۔ ذی روح اشیاء زندگی کی جد و جہد میں خواہ کسی حالت میں دوسروں سے سبقت لیجائیں یا دوسرے ان سے سبقت لیں۔ انہیں اسباب کا نتیجہ ہوگا جن کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ حیوانات کی ہلاکت و موت بھی ایک یا زیادہ اسباب کا نتیجہ ہوتی ہے۔

دنیا کی تمام چیزیں، چھوٹی ہوں یا بڑی، مثلاً پیچ، پھل، فرد، حد، گورنمنٹ، نسل، تہذیب سب کی سب اُن واقعات کا عمل کا نتیجہ ہیں جو اُن کے پیدا ہونے یا اُن پر اثر ڈالنے کا باعث ہوئے ہیں۔ دراصل مسئلہ ارتقا دراصل اسی ایک اصول پر ہے کہ نتائج اسباب کے تابع ہوتے ہیں۔

۸۔ دیگر اہم و جدید مسائل

[illegible] قوت [illegible]

[illegible]

موجود کی ایک تسلسل غائب ہوتی ہے تو وہ ٹھیک اُسی مقدار میں دوسری شکل میں موجود ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ قوت ہر حالت میں موجود رہتی ہے، اور مادہ کے غیر فانی ہونے کے مسئلے حقیقت میں دو مختلف مسائل نہیں ہیں بلکہ ایک ہی ہیں۔

قوت اور مادہ غیر فانی ہیں! اس نتیجے سے یہ مراد ہے کہ مادہ اور قوت خواہ الٹ پھیر و تسلسل میں رہیں تو اس میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوتی۔ دوسرے الفاظ میں اس کو یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہیئت کی تبدیلی سے جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے وہ مادہ یا قوت کی ہیئت یا صورت کے مساوی ہوتا ہے۔ حاصل مطلب یہ کہ نتائج سبب کے مطابق ہوتے ہیں۔

حرکت کے مسلسل موجود ہونے سے یہ مراد ہے کہ قدرت ہر وقت قلب ہیئت و تبدیل صورت میں مصروف ہے، اور اس میں کسی طرح کی رکاوٹ یا خلل واقع نہیں ہوتا۔ علت اور معلول کا بھی رشتہ کبھی نہیں ٹوٹنے کا، اور نہ کوئی ایسا وقت آئے گا جبکہ سبب نتیجہ پیدا نہ کر سکے۔

۹۔ کیا قدرت معاوضہ دیتی ہے؟

کیا یہ درست ہے کہ مسلسل حرکت یا تبدیل صورت کے پردے میں جو نتائج یا واقعات ظاہر ہوتے رہتے ہیں وہ بطور معاوضہ ہوتے ہیں؟ بے شک! ایک ہی قسم کے سبب سے جو ایک ہی قسم کا مساوی نتیجہ پیدا ہوتا ہے وہ ہمارے نزدیک جس کو ہم کر رہے ہیں پورا معاوضہ ہوتا ہے۔ حرارت اس ایندھن کا معاوضہ ہے جس سے وہ پیدا ہوتی ہے گویا اس قوت کا معاوضہ ہے جو تبدیل صورت کے بعد اس میں آ موجود ہوئی ہے۔ انجن کا چھوٹا سا مخفی قطرہ ... سے ایک بڑا انجن ... قوت کی ایک خاص مقدار ایک حرکت غائب ہو کر ٹھیک اُسی وزن و مقدار میں دوسری صورت میں موجود ہو جاتی ہے۔ جو چیز مادی منظر سے جاتی ہے سامنے سے غائب ہو جاتی ہے، اور وہ چیز جو غائب ہو جانے والی کی جگہ اختیار کرتی ہے وہی اس کا معاوضہ ہوتی ہے۔ ایندھن سے گرمی پیدا ہوتی ہے لہٰذا گرمی ایندھن کا معاوضہ ہے۔ ہر حالت میں حساب برابر ہے۔ قدرت کے نظام میں نفع و نقصان کا حساب نہیں۔ اُدھار اور قرض سے اسے سخت نفرت ہے۔ وہ معاوضہ دینے میں تساہلی سے کام نہیں لیتی۔

یہ خیال کر لینا کہ کوئی شے بغیر ٹھیک سبب یا معاوضہ کے طبعی دنیا میں وجود پذیر ہو سکتی ہے، سائنس اور عقل دونوں کے لحاظ سے قابل نفرت ہے۔ واشنگٹن پیٹنٹ آفس ایسے ایجادات کو پیٹنٹ کرنے سے صاف انکار کر دیتا ہے جو ازلی حرکت پیدا کرنے کے لیے کیے گئے ہوں کیونکہ سبب کے بغیر نتیجہ اور طاقت بغیر قیمت کے ناممکن ہے۔

(۱۰)۔ اہم اصول

تمام قدرت کے باہمی ربط و تناسب کے اصول کی تاریخ کرتے ہوئے ہم نے اس امر کا مشاہدہ کر لیا ہے کہ نتائج ہمیشہ اسباب کے مطابق ہوتے ہیں۔ منطق و استدلال کا اصل اصول یہی ہے۔ ہم یہ بھی دریافت کر چکے ہیں کہ اخلاقیات، ریاضیات، طبعیات، اور نیز مسئلہ ارتقاء کی تہ میں بھی یہی اصول کام کر رہا ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ روزمرہ کے انسانی کاروبار بلکہ علم کے اعلیٰ درجوں تک یہی اصول صداقت و راستی کا معیار ہے۔ یہ بھی ہم پر ظاہر ہو گیا کہ یہی اصول مادہ اور قوت کے غیر فانی ہونے کے مسئلہ کا سبب ہے کہ نتائج سبب کے مطابق ہوتے ہیں۔ اس کا یہ ثبوت ہے کہ نتائج ہمیشہ اسباب کا معاوضہ یا قیمت ہوتے ہیں۔ یہ بھی روشن ہو گیا کہ حرکت مسلسل ہونے کا مسئلہ بھی اسی اصول کی ایک صورت ہے، کیونکہ علت و نتیجہ کا

تبدیل نہونے والا باہمی تعلق کبھی شکست نہیں ہوتا۔

اب ان مشاہدات کا نتیجہ صاف صاف نظر آرہا ہے کہ نظام عالم کا سلسلہ ایک قانون کے تحت چل رہا ہے۔ وہ قانون یہ ہے کہ نتائج اسباب کے مطابق دائمی اور صلہ بخش ہوتے ہیں۔ میرا اعتقاد ہے کہ یہ قدرت کا نہایت اہم اعلیٰ، اور واحد اصول ہے، جو قدرت کے تمام دیگر قوانین و مظاہر کا مرجع و مرکز ہے۔

(باقی آیندہ)

مذہب و سائنس

مذہب کی بنیاد

مذہب کا خیال بہت قدیم اور عالمگیر ہے۔ مشاہیرِ دنیا بھی جو [illegible]
قدیم کے مذاہب و اعتقادات کے متعلق ہیں اس کی تائید کرتے ہیں۔
چنانچہ اس خیال کی تحقیقات کرنے کے بعد کہ دنیا میں ایسی اقوام بھی
موجود ہوں گی جو مذہب سے ناآشنا ہوں، محقق موصوف فرماتے ہیں کہ

[illegible]

صاحب فرماتے ہیں کہ

[illegible]

و خیالات ان ذہنی خصوصیات سے وابستہ ہیں جن کا سلسلہ
سببیت سے بہت پہلے انسان کی تہذیب یا شائستگی کی ابتدا تک
کہ شاید انسانی ہستی کی ابتدا تک پہنچ جاتا ہے
مسٹر ہربرٹ اسپنسر تحریر فرماتے ہیں۔ —

[illegible]

... ہو ... بہتر بیان ... کی طرف اشارہ کیا ہے ... مذاہب کے اعتقادات کی وہ ... زبان نظر آسکتی ہے جس کو ... بیان کیا ہے؟

ان سوالات کا جواب دینے سے قبل اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ کیا مذہب سے کوئی خاص مذہب مراد ہے؟ نہیں! بلکہ مذہب سے وہی مذہب مراد ہے جس کا اطلاق اُس لفظ مذہب پر ہے جو ساری دنیا میں مشترک ہے یعنی وہ فطرت جو بنی نوع انسان کو مشترکہ طور پر قدرت کی طرف سے عطا کی گئی ہے

یہ ممکن ہے کہ مذہب کی نسبت ساری دنیا کا خیال یکساں ہو ... سوالات ... بحث پر ... فرسائی کی ہے کسی نے مذہب سے نفرت ظاہر کی اور کسی نے اس کو ... پر مبنی قرار دیا کسی نے مذہب کے خیال کو اچھا کہا اور کسی نے برا ... ہماری ... نہیں ہو سکتی کہ دنیا کے تمام مذاہب کے درمیان کوئی خاص نسبت یا ... پا سکیں ممکن ہے کہ کوئی فرقہ یا گروہ جو مذہب کا پابند ہونے کا دعویٰ کرتا ہے حقیقت میں ... اصول سے ناواقف ہوں!

خاص مذاہب! خاص وقتوں ... [illegible]

[illegible]

جوش ...

(۱) معاد اور سزا و جزائے روح

... کا یقین ہے کہ مرنے کے بعد انسان ... کوئی ... حالت ... کے نیک لوگوں کے لیے ... ہوگی"

... کے بعد سزا و جزا کا ... خیال ... انسان اپنے خیال کی سزا و جزا یا موت ... خوفناک ... سے ... متاثر ہوا ... سے بچنے کی ... کوشش ... جیسی کہ ... سیلابات طوفان یا آگ سے محفوظ ... کی ... ہمیشہ محسوسات و مشاہدات سے پیدا ہوتا ... دنیا کے قدیم باشندوں نے بھی مشاہدات ہی کے ذریعے سے علم حاصل کیا مشاہدات ہی کے ذریعہ سے انھوں نے دریافت کیا کہ پانی سے پیاس بجھتی ہے فلاں فلاں حالتوں میں ... دو پتھروں کے رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے آفتاب روشنی اور گرمی کا ... بعض ... بارش کی شدت ... کرتی ہے ...

... محسوسات کا ... [illegible]

[illegible]

میں یعنی نتائج ہمیشہ اسباب کے مطابق ہوتے ہیں۔
یقیناً سب سے پہلے یہی خیال سزا و جزا کا خیال تھا جو انسان کے دل میں پیدا ہوا اور کچھ شک نہیں کہ اس خیال کی بنیاد سلسلۂ علل و نتائج پر رکھی گئی تھی۔ اور جب تک اسی پر قائم ہے یہ ایک ایسا مناسب خیال ہے جو [illegible] کی طرح ظاہر کر دیتا ہے [illegible] نے سب سے پہلے یہی معلوم کیا کہ فلان کام کا نتیجہ اچھا ہے اور فلان کام کا برا۔ اس علم و یقین کا لازمی نتیجہ یہی تھا کہ انھون نے علت و معلول میں ایک خاص تعلق دریافت کر لیا۔

علت و معلول یعنی سزا و جزا کا خیال جب انسان کی سرشت میں داخل ہو جب اس نے اپنے ان تعلقات کو معلوم کر لیا جو بیرونی دنیا اور سلسلۂ قدرت سے ہیں اور ان تعلقات کی بنا پر اس نے ایک برتر ہستی کا اعتراف کیا تو یہ فطرتی احساس خود بخود پیدا ہو گیا کہ قدرت کے انسانی تعلقات دو ضروری انتظام کے پابند ہیں اور اس نے زبان حال سے قدیم انسان کو یہی پکار کر کہا کہ "یہ کر" اور "وہ نہ کر" [illegible] قوتوں کی موجودگی میں جن میں سے بعض خوفناک اور بعض مہربان ہیں انسان کو [illegible] کی تابعداری کے [illegible] نے اس بات کو یقین کرنے پر مجبور کیا کہ اس پر ایک صاحب اختیار طاقت حکمران ہے جو زبردست ہے وہ گناہوں کی سزا اور نیکیوں کا اجر دیتی ہے نیک و بد اعمال کا [illegible] بخشی ہے۔ جیسے جیسے عقلی فہم و ادراک میں ترقی ہوتی گئی اس کی [illegible] داری کا دائرہ زیادہ وسیع ہوتا گیا۔ حتی کہ اس کا خیال اس دنیوی زندگی سے گزر کر حیات بعد الممات کی طرف رجوع ہونے لگا یہ امر اس سے [illegible] ہو گیا کہ وہ آئندہ زندگی بہ نسبت [illegible] کے [illegible] بہتر ہوگی۔

بہشت کا خیال ہر کہ انسان کے خیال [illegible] کے خیال سے [illegible] گئے ہیں [illegible]
[illegible]

نظریہ کو قدیم [illegible] نے بہت [illegible] مذاہب نے رفتہ رفتہ اس کو کامل طور پر تسلیم کیا۔ دنیا میں اب کوئی بھی ایسا مذہب نہیں ہے جو [illegible] کسی [illegible] قوت یا قوتوں کی [illegible] داری کی [illegible] تعلیم نہ کرتا ہو۔

چونکہ مذہب کا سنگ بنیاد یہ عقیدہ ہے کہ انسان کے اعمال [illegible] میزان عدل میں تلتے جاتے ہیں اس عقیدہ کا [illegible] میں محسوس ہوتا ہے بلکہ [illegible] عقیدہ پرستش و رضاجوئی کا باعث ہو [illegible] مذہبی مسائل سزا و جزا، آخرت، نجات، ابدی عذاب اور بہشت [illegible] کی بنیاد ہو۔

(۲) بقائے روح کا اعتقاد

سزا و جزا کے بعد [illegible] مذہب کی [illegible] روحانی ہستیوں کا اعتقاد ہے جو ان [illegible] قوموں میں بھی پایا جاتا ہے جن سے ہم نے عجیب تعلقات پیدا کیے ہیں۔ اگر روحانی ہستیوں کے اس اعتقاد کو کامل [illegible] پایا جائے اور اس کے معانی کو زیادہ وسعت دی جائے تو [illegible] کے قول کے مطابق [illegible] روحانیات کو ماننا اور [illegible] کا اعتقاد رکھنا ہوگی۔

بقول [illegible] فلسفہ مذہب کا سنگ بنیاد یہی اعتقاد ہے جس پر وحشی سے لیکر ترقی یافتہ انسان تک سب یقین رکھتے ہیں اور یہی اعتقاد ایک [illegible] طبعی قرار دیا گیا ہے۔

[illegible] کے خیال کے [illegible] یا [illegible] پر یقین رکھتے ہیں [illegible] جیسے [illegible] اور دیوتاؤں کی پرستش و رضاجوئی [illegible] کرنے کی [illegible] ضروری ایک [illegible] جو مذہب اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] رکھتا ہو [illegible] حیات بعد الممات کا خیال [illegible] کے یقین ہی پر [illegible] بنیاد قائم ہے۔

ٹرشن لکھتا ہے :- میں یقین کرتا ہوں کہ ایسے ادنی اور وحشی مذہب کا پتہ دے سکتا ہوں جن کا کوئی معبود، قربان گاہ، معبد، مجوسی یا اور عبادت ہے لیکن غرض میں کسی ایسے مذہب کا پتہ نہیں دے سکتا جو زمان و مکان سے باہر ہے، جو روحانی قوتوں اور انسان کے باقی رہنے اور روحانیت پر اعتقاد رکھنے کی تعلیم نہ دیتا ہو۔

ڈی لا سوسے لکھتا ہے :- گزشتہ بیس سال کی دریافتوں سے جو فرانس، بلجیم کے غاروں میں کی گئی ہیں یہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ اسی قدیم زمانہ کے انسان بھی جنازوں کی رسم ادا کرتے تھے، آئندہ زندگی کے قائل تھے اور دیوتاؤں اور بھوتوں کی پرستش بھی کرتے تھے۔

ٹیلر لکھتا ہے :- بہت سی ایسی وحشی اقوام موجود ہیں جو مطلق خدا کی ہستی سے بے خبر ہیں لیکن کوئی قوم ایسی نہیں جو خبیث ارواح کی قائل نہ ہو۔

ہربرٹ اسپنسر کے قول کے مطابق فنائے جسم کے بعد بقائے روح کا خیال سب سے ابتدائی لازمی اور عجیب و غریب خیالات کے جواہر میں سے ہے ...... دنیا کے تمام حصوں میں ...... اور ہر جگہ برابر پایا جاتا ہے۔ یہ خیال ان اقوام میں بھی جو صورت و شکل میں ایک دوسرے سے متنافی ہیں اعتقاد صفائی کے ساتھ پایا جاتا ہے کہ جن کو مجبوراً یہ سلسلہ قائم کرنا پڑتا ہے کہ یہ قومیں بجز بہر کی موجودہ تقسیم سے بہت پہلے جدا ہو کر عالم میں پھیل گئی تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ عقیدہ وحشی سے وحشی انسان میں موجود ہے اور اس اعتقاد کو غیر مہذب، نیم مہذب اور مہذب تمام قومیں یکساں مانتی ہیں۔

کوئی مذہب بقائے روح کے اعتقاد سے خالی نہیں۔ البتہ قدیم مذہبوں کا یہ عقیدہ تھا کہ بعد فنائے جسم کے روح ایک ہی طرح زمینی حالت میں چلی جاتی ہے جس کو کسی صورت میں زندگی کے مرتبے سے منسوب نہیں کیا جا سکتا مگر زمانہ حال کے مذہبوں نے قدیم عقیدوں کی روایت میں کا ... کی ترمیم کر دی ہے جو ہر ایک مذہب سے لیکر مذہب تک سب ادیان کا ایک زبردست حشر روحانی کا معتقد رہا ہے۔

بالیان بتلاتے ہیں کہ چینی کنفیوشس کی تعلیم نے معاذ اللہ کفر کی حد تک سکوت کر دیا ہے کیونکہ کنفیوشس کا عقیدہ روحانیت سے قرار دیا گیا تھا، اور چینی مذہب سراسر روحانیت سے بنا ہے کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ چینیوں کا ایسا مذہب التعلیم تھا مگر کنفیوشس اور عہد عتیق کے اور مصنف بھی اپنے پیروان کو آئندہ زندگی پر یقین رکھنے سے مستقل طور پر باز نہ رکھ سکے۔

مگر یاد رہے کہ مذہب ایسی کوئی بات کہا جا سکتا ہے جو انسان کی حیات بعد الممات پر کوئی حد قائم نہ کرے۔ بعض ایسے مغربی گزرے ہیں جن کا یہ دعویٰ ہے کہ صرف مستورات یا قابل لوگ یا بزرگ ہی ہیں جو اس طبعی موت کے بعد زندہ رہیں گے اور بعض سکولوں نے تو یہ فتویٰ بھی دیا ہے کہ حیات بعد الممات کوئی چیز ہی نہیں لیکن ظاہر ہے کہ ان تعلیمات نے کوئی خاص مستقل اثر انسان کے دل پر نہیں کیا نتیجہ یہ ہے کہ دنیا کے تمام موجودہ مذاہب فنائے جسم کے بعد بقائے روح کے قائل ہیں یعنی وہ یہ قرار دیتے ہیں کہ انسان کا سلسلہ حیات فنائے جسم کے ساتھ منقطع نہیں ہو جاتا بلکہ یہ سلسلہ آئندہ بھی برابر جاری رہتا ہے۔

(۳) ایک صاحب اختیار اور اعلیٰ طاقت کا اعتقاد

جہاں تک علمائے انسانیات کی تحقیق ہے وہ کہہ سکتے ہیں کہ انسانی ہستی سے بالاتر طاقتوں اور قوتوں کا اعتقاد ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ ہر مذہب و شریعت کا آدمی ان طاقتوں کا قائل ہوتا ہے۔ جو بیچ درندہ سے بھی ان طاقتوں کے منکر ہیں وہ تسلیم کرتے ہیں کہ کوئی ایسی اعلیٰ اور زبردست طاقت موجود ہے جس کو وہ نہیں جان سکتے۔

ستم یہ ہے کہ وہ مذہب خدا کا قائل نہیں ہے اور اس کی بنیاد دہریت پر ... ہے کہ مذہب کے [illegible]

وہ برتر ہستی یا خدا کا قائل ہو۔ لیکن یہ بات بالکل غلط ہو کہ وہ کسی اعلیٰ مقتدر طاقت کو تسلیم نہیں کرتا۔ جو وہ مذہب سے زیادہ کسی اور مذہب میں سزا و جزا کے ابدی اثرات تسلیم نہیں کئے گئے [illegible] کی تعلیم سے ظاہر ہو قدیم انسانوں کا خیال کسی صاحب اختیار ہستی کی نسبت بہت ہی دھندلا اور مہمل تھا۔ وہ اس ہستی کو مختلف چیزوں یعنی سورج، چاند، ستاروں اور اپنے بزرگوں میں، درختوں، پتھروں، حیوانات، پھلوں اور جنگلات وغیرہ میں [illegible] خواہ وہ کسی صورت میں اس برتر ہستی کو تسلیم کرتے ہوں مگر اس میں کلام نہیں کہ وہ قوت ان کے لیے ایک مقتدر صاحب اختیار ہستی تھی، جس کے آگے ان کا سر اطاعت خم ہوتا تھا۔

رفتہ رفتہ یعنی انسانی تہذیب و ترقی کے ساتھ ساتھ اس عظیم الشان طاقت کے متعلق علم بھی وسیع ہو گیا۔ پرانے اور ادنیٰ خیالات کی جگہ نئے اور اعلیٰ خیالات پیدا ہونے لگے۔ توہم پرستی کی جگہ حقیقت پرستی نے لے لی۔ بہت سے معبودوں کی پرستش [illegible] ایک معبود کی عبادت میں تبدیل ہو گئی۔

قدیم انسانوں کے تنگ محدود اعتقاد کے مقابلے میں ترقی یافتہ ذہن نے اس سب سے بڑے عالم اور حقیقی کی ذات نہایت اعلیٰ و شاندار صفات منسوب کی ہیں۔ [illegible] بڑے دیوتا [illegible] میں [illegible] مشہور [illegible] قادر مطلق ہوا [illegible] اپنے متعلق آپ اور [illegible] یونانی [illegible] بڑے دیوتا [illegible] نسل [illegible] وحدہ لا شریک [illegible] الوہیت ربوبیت تسلیم کرتے ہیں [illegible] برتر و اعلیٰ ہستی کی قدرت و فضل سے [illegible] خدا [illegible] قادر مطلق، [illegible] زمین و آسمان [illegible] کا حاکم [illegible] یہ وہ الفاظ ہیں جو عموماً خدا کی ذات سے منسوب کیے جاتے ہیں۔ بہرحال خدا [illegible] ہستی [illegible] نیکوں کو جزا اور بدوں کو سزا دیتا ہے، جو [illegible] حاکم [illegible] دانا [illegible] اور [illegible] حقیقی ہے۔

العصر

فلسفہ

۔ دو رسالوں میں اس سے پیشتر اس بحث پر جس قدر مضامین [illegible] نظر سے گزرے ان سے فلسفہ کے مفہوم و ماہیت پر کما حقہ روشنی نہیں پڑتی۔ اس لیے ارادہ ہے کہ اس کی ابتدا اور ماہیت و حقیقی معانی پر مفصل بحث کرتے ہوئے بالکل صاف کر دیا جائے تاکہ جو لوگ بڑی بڑی کتابیں پڑھنے کی مہلت نہیں رکھتے یا جنہیں فرصت نہیں ہے وہ فلسفہ کے معانی اور مفہوم پر [illegible] حاصل کرکے مستفید ہوں۔

فلسفہ یونانی لفظ ہے [illegible] اور [illegible] فلسفہ کا یونانی [illegible] فیلوس (PHILOS) [illegible] بمعنی شائق اور سوفیہ بمعنی دانائی یا حکمت [illegible] (PHILOSOPHIA) کے ہیں مشہور یونانی حکیم [illegible] سے [illegible] کیا تھا [illegible] زمانہ میں اس [illegible] قرار دیا [illegible] مشہور یونانی مورخ [illegible] ایک [illegible] (PHILOSOPHER) [illegible] استعمال کیا ہے جس کے معنی [illegible] ہیں مگر [illegible] (PHILOSOPHIA) سے دراصل [illegible] کا [illegible] افلاطون کی [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] افلاطون [illegible] حقیقت [illegible] نظرت [illegible] افلاطون [illegible] لفظ فلسفہ استعمال [illegible] فلسفہ کی [illegible] ہوتی ہے

حاصل کیے جاتے ہیں۔ انھیں ایک دوسرے علم کے تابع کرنے کے عمل کا نام فلسفہ ہے۔ جرمن فلاسفر یورپ ویگ نے جو تشریح کی ہے وہ ہیگل کے خیال کی مظہر ہے۔ وہ کہتا ہے کہ فلسفہ اصولیات کا علم ہے۔ جرمن پروفیسر ڈیبر لکھتا ہے کہ کائنات کے جامع خیال کی جستجو اور جستجو یعنی موجودات کی جامع واضح توضیح کی کوشش کا نام فلسفہ ہے۔ یہ علوم کا فقط خلاصہ ہی نہیں بلکہ ان کا اختتام اور تکمیل بھی ہے۔ یہ تمام علم اور خصوصیت میں ہے جو سائنس خاص سے متفرق ہے۔ علوم بغیر فلسفہ جسم بغیر روح کے ہے۔ پروفیسر جارلس ڈوبرٹ لکھتے ہیں کہ لفظ فلسفہ کا اطلاق محسوسات کے ماورائی اشیاء کے علم پر ہوتا ہے۔ آنریبل پروفیسر [illegible] لکھتے ہیں کہ فلسفہ کا مقصد ادنیٰ علم ہے اور یہ وہ علم ہے جس سے علوم [illegible] نتائج قبول کرکے ایک ضابطہ کی صورت میں ساتھ ہوتے ہیں۔ زندگی حقیقی [illegible] کی باقاعدہ تحقیقات کا نام فلسفہ ہے۔ ہربرٹ اسپنسر کی [illegible] نہایت وقعت کی [illegible] وہ کہتا ہے کہ [illegible] علم کا نام فلسفہ ہے۔ [illegible] پروفیسر [illegible] نہایت [illegible] سمجھے جاتے ہیں لکھتے ہیں کہ لفظ فلسفہ [illegible] خیالات [illegible] موجودات سے [illegible] کیا اصول ہیں جن سے [illegible] تشریح کی جاتی ہے؟ انسان، حیوان اور [illegible] کے عناصر مشترک کیا ہیں؟ کائنات [illegible] ہوتے ہیں اور ان کا کیا حشر ہوگا؟ [illegible] اشیاء کا [illegible] اور انسان کے کردار کے [illegible] اصول

کیا ہیں؟ یہ سب فلسفہ کے خاص مسائل سمجھے جاتے ہیں۔ موجودات کا علم آخری کے وسیلہ سے جہاں تک عقل کی دسترس ہو حاصل کرنے کا نام فلسفہ ہے۔ اب سب کے [illegible] فرانس کے مشہور فلاسفر وکٹر کوزن کے خیالات کا اقتباس بھی ضروری ہے جس سے ہمارا مفہوم بخوبی ظاہر ہو جائیگا "فلسفہ قوت متفکرہ کی کامل مہارت ہے۔ فلسفہ تصورات کی پوجا ہے۔ یہ تخیل کے ہر غیر خارجی عنصر اور صورت کی آخری فتح ہے۔ اور یہ ذہانت اور آزادی کی اعلیٰ ترین حد ہے۔ فلسفہ تخیل کی سب سے بڑی ترقی اور سب سے بڑا استحقاق ہے۔ فلسفہ نور الانوار اور تمام مشاہدات میں سب سے بڑی سند ہے۔" الغرض فلسفہ موجودات کی [illegible] اور توضیح کے عمل کا نام ہے۔ [illegible] ہیں۔ ہوبیو کوزن [illegible] کہتا ہے کہ کوئی ایسا فلاسفر نہیں ہے جس نے فلسفہ کی یہ تشریح نہ کی ہو کہ وہ سب سے بڑی سند اور نور الانوار ہے۔ [illegible] اسے شاہی طرز قرار دیتا ہے۔ ارسطو کہتا ہے کہ [illegible] صورت وہ آدمی ولو ہے جو سب باتوں سے واقف ہو اور سب مشکل مسائل کو سمجھتا ہو۔ علوم فلسفہ سے زیادہ ضروری تو ہیں مگر ایسے [illegible] نہیں ہیں۔ فلسفہ جملہ علوم کا سرتاج ہے، سب پر حکمران ہے اور ہر واقعہ کی علت پر بحث کرتا ہے۔ فلسفہ سب علوم سے بڑھ کر آزاد ہے یعنی کسی کا محتاج نہیں ہے۔ یہ اپنا مقصد آپ ہی ہے۔

امید ہے کہ ان مختلف فلسفی اقتباسات سے ظاہر ہوگیا ہوگا کہ فلسفہ کیا ہے اور اسکی ماہیت اور حقیقت کیا ہے؟ فلسفہ کی ایسی جامع تعریف پیش کرنا جیسے اقلیدس [illegible] کسی مسئلہ کی ہو سکتی ہے بہت مشکل ہے۔ ہر فلاسفر اپنے خیال کے مطابق اسکا مفہوم ادا کرتا ہے۔ عامیانہ [illegible] فلسفہ

---

۵۰ [illegible]

۵۱ [illegible] ۵۲ مسائل فلسفہ صفحہ ۲۹

۵۳ تاریخ فلسفہ، پروفیسر [illegible] صفحہ [illegible]

۵۴ [illegible]

۵۶ مسائل فلسفہ

۵۷ ہسٹری آف ماڈرن فلاسفی صفحہ [illegible] جلد

... دنیاوی سعادت کی حصول و تحقیق ہے۔ نظر فطرت کو پیدا کر دیکھا بھی ہیں کہ تحقیق میں شاید فلسفہ نظری جو ہر یونان میں شروع ہوا و ہند میں وہاں زیادہ تر وحدت تغیرات موجودات اور ان کی علت ثانی کی تحقیق ہی سے وابستہ تھی۔ کچھ عرصہ تک طبیعیات اور طبعی مظاہر کی تحقیق اس کا خاص مقصد رہا پھر انسان اور اس کے تعلقات ذاتی اور مکانی اور روزانہ زندگی کے کام۔ وہ فلسفہ جس کا موضوعات بحث ارسطو نے اپنی کمال تک پہنچایا اور اسی طرح تک ہر ایک مظاہر قدرت کو منشاء فطرت انسانی سے بالکل جدا قرار دیا جاتا تھا۔ دو قسم کے نظریے کی علت العلل کائنات کے پس پشت ہستی یعنی ارض و سما کے خالق اور ان کے تعلقات انسان اور دنیا کے ساتھ کیا ہیں۔ ان کی تحقیقات طبیعیات کے سپرد کی جاتی تھیں۔ ان دنوں میں جو علمی ترقیاں ہوئیں وہ اسی قاعدہ کی پابندی کے ساتھ ہوتی رہیں۔ ان دنوں کے متقدمین نے قدما کے راستہ پر چلنے سے انکار کیا اور فلسفہ و مذہب کا دائرہ عمل الگ ہو گیا۔ لیکن جب اس فطرت کی انسان کی عقلی قوت کا اپنا رنگ اور راہ پر چلنے کی قوت ہو اس کی طرف طبیعت سے رجوع ہونا پایا جاتا ہے تو فلسفہ کی بنا اس وقت ہوتی ہے جب انسان کے اندر سوچنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہ کیفیت ہے تو انسان کی توجہ سب سے پہلے قدرتی واقعات کی طرف مائل ہوتی ہے۔ پھر ان کے سبب کی تحقیق کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ فلاں قدرتی واقعے کا کیا سبب ہے؟ اور ان کے درمیان کیا رابطہ ہے؟ پھر ان دونوں میں قدرت کے مسبب پھر دونوں اسباب کے کیا مراتب ہیں؟ پھر ان سب کا آخری سبب کیا ہے اور عالم کے مختلف تغیرات دیکھے جاتے ہیں وہ کیوں ہوتے ہیں؟ اور ان کا محرک حقیقی اور قوت پیدا کرنے والی ہستی [illegible] میں کیا واسطہ ہے؟ موجودات اور میرے درمیان کیا نسبت ہے؟ پھر ہم دونوں کا وجود مطلق کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اور ان تینوں کے باہم دگر کیا تعلقات ہیں؟ رفتہ رفتہ یہ سب سوالات فلسفہ کے موضوع قرار پائے۔ اسلئے تمام اسباب پر نظر ڈال کر فلسفہ کی مختصر تعریف یہ ہو سکتی ہے کہ وجود مطلق اور اس کے مخلوقات عالم و انسان اور پھر ان تینوں کے تعلقات باہمی کی تحقیقات اور عالم اسباب کے ظاہری اور ان کے پوشیدہ محرکات کا علم حاصل کرنے کا نام حکمت یا فلسفہ ہے۔ اسکے ساتھ ہی اس علم کا حقیقی تحقیقات اور عقل انسانی کی قوت اور اس کے حاصل کردہ علم کی صحت اور کفایت کا مسئلہ بھی اسی سے وابستہ ہے جو فلسفہ میں شامل ہے۔

فلسفہ کے مسائل کیا ہیں اور ہمیں وہ کس طریقہ سے حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ بھی عجیب بحث ہے جس پر اس اہم بحث کو شروع کرنے سے پیشتر کہنا مناسب ہے۔ فلسفہ بعض خاص زمانہ کا موجب نہیں ہے بلکہ فطرت انسانی کی ابتدائی ضرورت کی لازمی موجب ہے۔ قبل انسان اور حیوان کے درمیان سب سے بڑا امتیاز ہے [illegible] فلسفہ کا مبدا انسان کی قوت متفکرہ ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسکے یہ معنی ہیں کہ فلسفہ کے مسائل اور تصورات میں جو انسان کی زندگی [illegible] فلسفہ جس کا منشا ہے فطرت انسانی کی ضروریات یعنی [illegible] تصورات اور سود مندی اور استفادہ کا خیال جو دنیا میں طبیعیات صنعت و تجارت اور [illegible] سے حاصل [illegible] کا خیال جس کے سبب [illegible] آتی ہے تاکہ خود غرضوں کو راہ انصاف [illegible] [illegible] خیال پیدا [illegible]

چونکہ انسان [illegible] تمام مسائل کے حل کرنے کے لیے [illegible] [illegible] کہاں سے شروع کیا جائے [illegible] پہلے [illegible] [illegible] کا [illegible] حاصل ہو جائے؟ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] غور کرنا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] غور کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اس لیے [illegible] مسائل چار گروہوں میں منقسم ہو گئے ہیں

اول [illegible] [illegible] [illegible] مختلف طاقتوں کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

دوم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

سوم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

چہارم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خدا

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

فلسفہ کے دائرہ عمل میں آتے ہیں ان کی جداگانہ صورتوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فلسفہ [illegible]

فلسفہ کی ابتدا کی بابت افلاطون اور ارسطو کا یہ خیال ہے کہ تعجب یا حیرت سے اس کا آغاز ہوتا ہے۔ جب کوئی [illegible] [illegible] [illegible] اس کی توجیہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ان اسباب اور اصولیات کی تفتیش [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جو ایک واقعہ کے محرک اور موجب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حکمت کی [illegible] میں فلسفہ کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مسائل [illegible] بحث کرکے [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فلسفہ نے [illegible] مسائل [illegible] حاصل ہو جائے۔

ب۔ آر۔ راسے

العصر

حدیث از مطرب و می گو و راز دہر کمتر جو کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما را

عصر ... [illegible]
یہی قسم کے الفاظ ہیں اور عموماً ایک ... [illegible] ... معنی میں استعمال ہوتے ہیں عصر ... [illegible]

[illegible]

ب۔ اور دوسرا اختلاف۔

[illegible]

الف ماضی

ب حال

ج مستقبل

[illegible]

... منتشر ہو گا یا نہیں ... پہلی صورت باطل ہے کیونکہ عقد لازم ... [illegible]

صورت میں وہ حاضر یا موجود نہیں ... [illegible]

[illegible]

یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ ہمیشہ ... مستمر ہے۔

[illegible]

اس تعریف کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ ہم دو ایسی حرکتیں فرض کرتے ہیں جو برابر ہیں [illegible] مختلف ہیں اور ایک ہی ساتھ شروع ہوتی ہیں اور ایک ہی ساتھ ختم بھی ہو جاتی ہیں [illegible] کہ حرکتوں کے ساتھ ہی [illegible] ظاہر ہے کہ حرکت سرعت سے بتدریج حرکت بطی کے [illegible] اس صورت میں دونوں حرکتوں کی ابتدا اور انتہا کے درمیان کوئی ایسی چیز ہوگی جس سے دونوں حرکتوں کا اندازہ ہو سکے [illegible] ہوگی ان حالات میں دو چیزیں [illegible] نہیں ہے کیونکہ دونوں مختلف ہیں [illegible] آپس میں [illegible] الاشتراک [illegible]

[illegible]

زیادہ تر طبعی اعتدال کا پاس رکھتی ہوں۔

طبعی اجسام کا طبعی اعتدال [illegible] مشکلات سے ایک بڑی حد تک محفوظ ہوتا ہے [illegible] جھلک [illegible] کی جھلک پائی جاتی ہے [illegible] بہت سے مختلف مسائل [illegible] پیچیدہ [illegible] ہیں لیکن [illegible] دانستہ پیچیدہ [illegible] بنا دیا ہے۔

[illegible]

(۱) وہ [illegible] کا احساس۔

(۲) وہ حالت یا وہ سماں جس میں یہ سب حالتیں یا کیفیتیں منقسم ہوتی یا پائی جاتی ہیں۔

(۳) وہ حالت یا وہ کیفیت جو ان سب سے الگ ہے۔

(۴) وہ حالت یا وہ کیفیت جو ان سب پر طاری ہے۔

یہ سات کیفیتیں یا سات حالتیں کل موجودات پر چھائی ہوئی ہیں۔ سب موجودات ان کے تحت میں ہیں۔ زندگی، وجود، عدم، وقت و زمانہ [illegible] ان ہی سات حالتوں یا سات کیفیتوں میں منقسم ہیں۔ جب [illegible] کوئی حالت یا کوئی کیفیت ہمارے حافظہ، ادراک اور [illegible] احساس سے باہر ہو جاتی ہے [illegible] ہماری [illegible] تو اس سے [illegible] یا ہوش [illegible] کی ہستی [illegible] ان کے وجود سے [illegible] کی صورت میں نکال [illegible] سکتے [illegible] کوئی حیثیت یا کوئی [illegible] قوت [illegible] رکھتی ہے۔

[illegible]

ہمارے سر پر ہوگی اور پاؤں کے نیچے [illegible] ہم زمین سے تعبیر کرتے ہیں۔

[illegible] زندگی [illegible] کرتے ہیں جو [illegible] سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں [illegible] ایسا ہی فرق ہے جیسے [illegible] آسمان میں ہے [illegible] کوئی نسبت نہیں [illegible] ہم اس [illegible] لا انتہا [illegible] روزمرہ الفاظ میں تعبیر کرتے ہیں زمانہ کہتے ہیں۔

جس زمانہ میں ہم رہتے ہیں۔

جس کی حرکت سے ہماری زندگی کی دلیل رہی ہے

جو زمانہ ہمارا معاصر ہے۔

جو زمانہ گزر چکا ہے۔

جو زمانہ آنے والا ہے

جو وقت ہمارے حصہ میں آیا ہے

جس میں ہم وجود پذیر ہوتے ہیں

[illegible]

کرتے ہیں:—

زمانہ بھی ایک طاقت ہے۔

زمانہ بھی ایک زبردست شمشیر بکف ہے۔

زمانہ گردش کرتا ہے۔

زمانہ کی گردش سے خدا کی پناہ۔

زمانہ کسی کا دوست نہیں۔

زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز۔

زمانے کی مخالفت اور موافقت کا کوئی ٹھکانا نہیں

زمانہ کا کیا بھروسہ۔

زمانہ کی رو کے ساتھ [illegible] ہے۔

زمانہ [illegible]۔

[illegible] اور [illegible] ایک [illegible] زمانہ [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

ان تاویلات کے اعتبار سے [illegible] طاقت [illegible] [illegible]

[illegible]

پہلے سوال کا جواب [illegible] یہ ہے کہ جس [illegible] سے [illegible] [illegible] جگہ میں [illegible] زندگی [illegible] وقت [illegible] [illegible] تغیر [illegible] [illegible] [illegible] ہمارے [illegible] فوق پر محتوی ہوتی ہے اور جس کا ہم مختلف شکلوں اور مختلف کیفیات میں احساس اور ادراک کرتے ہیں وہ زمانہ ہے۔

جو طاقت ہماری زندگیوں کے واسطے ایک [illegible] کیفیت یا موثر اور متصرف طاقت کی صورت میں عمل کر رہی ہے وہ ایک [illegible] زمانہ ہے۔ آفتاب ماہتاب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کیفیت و حقائق ارضی [illegible] [illegible] مختلف طاقتیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

نظام شمسی نظام اوقی بالکل بند ہو جائے [illegible] وقت کے موثر ت [illegible]

[illegible] عالمت میں [illegible]

[illegible] چاند اور مختلف فضا کی ہوتی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] اسی طرح [illegible]

[illegible] دوران العصر [illegible]

گردشوں تصرفات حرکات اور تغیرات کا مرجع بنا [illegible]
[illegible] ان تمام تصرفات سے جو کیفیت پیدا ہوتی
ہے وہ مسلسل زمانہ ہے جس کا ہر ایک جزو [illegible]

[illegible] سوچنا یہ ہے کہ ان تصرفات گردشوں اور تغیرات [illegible]

[illegible]

وہ زمانہ مسلسل [illegible] کا رنگ [illegible] حساب
[illegible] کے ساتھ [illegible] اور رات اور دن [illegible]
[illegible] مختلف دنیا کے [illegible]

[illegible]

کرنے میں تو کس طرح اور کس قدر [illegible] اگرچہ وہ بھی ہماری طرح ہی جزو [illegible]
مجموعہ کبیر [illegible] کی ہستیاں بھی پائی جاتی [illegible]
ہیں کہ جس [illegible] سکتے ہیں [illegible]
[illegible] بھی ہوں

[illegible]

[illegible]

[illegible] احمد

العصر (۲)

(سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو ...)

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور علم ہو تو یہ کہ ایسے موجودات [illegible] وقت تک جب [illegible] جب وہ اس چیز عظیم عن [illegible] موجود ہوں [illegible] زمانہ کا وجود یا زمانہ کا [illegible] گا۔ اگرچہ کسی [illegible] کی وجوہات [illegible] بالکل [illegible] کے معاملہ [illegible]

[illegible]

اور قسم کا زمانہ وجود پذیر ہو کر حاصل ہو۔

جب تک [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک گیا تو اس کا مفہوم یہ ہوا [illegible]

[illegible]

[illegible] کا احساس صرف ذریعے ہیں۔

ہر وقت [illegible] حال میں [illegible]

[illegible] کے مطابق [illegible]

خیال اور ہمارے عمل کے مطابق وقت یا دو [illegible]

(الف) ماضی جو گذر جائے۔

(ب) حال جو موجود ہے۔

[illegible]

[illegible] بہت ہی مشکل ہو [illegible]

[illegible]

یا خود وہ ابھی آنے والا ہے۔ اس کے موجبات اور سامان بھی موجود ہیں۔ پس ہر ایک حالت میں زمانہ موجود رہا ہے یا ہو تا [illegible] ساری طاقت اور سارے عناصر خرچ نہ ہوئیں۔

جو جزو برق اور جو روشنی اپنے مستقر سے خارج ہوئی ہو وہ اگرچہ اپنے مستقر سے جدا ہو کر خارج ہو جاتی ہے لیکن اس کا مخزن اور مستقر [illegible] قائم رہتا ہے۔ جو روشنی اور جو شعاعیں جیب سے نکلتی ہیں وہ اگرچہ ادھر ادھر پھیلتی اور منتشر ہو جاتی ہیں لیکن جب تک کہ گیس برق اور نیل باقی ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ روشنی نہیں پیدا [illegible] روشنی نہیں ہو سکی یہی کیفیت زمانہ کی بھی ہے زمانہ کے اجزائے گزشتہ ہو ا تو ہو ا مگر جب تک باقی ہیں تب تک زمانہ باقی ہے اور کہا جائے گا کہ مختلف رنگوں میں اس کی ہستی موجود ہے اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جن اجزائے گزشتہ [illegible] زمانہ مرکب ہے وہ اس وقت تک باقی رہیں گے [illegible] کے [illegible] اس کا منقسم ہونا [illegible] اس کا منقسم ہونا اس کے قائم ہونے کا مستلزم ہے اور یہ باطل ہے بہت صحیح نہیں۔ یہ خدشہ اس صورت میں عائد ہو سکتا ہے جب [illegible] اجزائے گزشتہ کے تسلیم کریں ہم وہ یہ [illegible] گزشتہ کا زمانہ [illegible] تقسیم نہ ہوگی تو۔

خدشہ [illegible]

نہیں کیونکہ جب ہم زمانہ کی تعریف ان الفاظ میں کر چکے ہیں کہ جو حرکت تمام خدشات کا موجب ہو سکتی ہے تو پھر ایسے خدشات کس طرح عائد ہو سکتے ہیں۔ یہ کہنا کہ اس صورت میں حرکت اور مسافت کا سوال عائد ہوتا ہے بجائے خود باطل ہے کیونکہ ہم نے اجزائے زمانہ کی خصوصیت ہی حرکت قرار دی ہے اور ہماری رائے میں دوسرے الفاظ میں حرکت نام ہی زمانہ کا ہے۔ اگر حرکت نہ ہو تو زمانہ بھی نہ ہو۔ وقت اور دور کیا ہے ایک حرکت ہی تو ہے۔ اجزائے غیر منقسم کا خدشہ بھی عائد نہیں ہو سکتا کیونکہ جب ہم زمانہ کے اصلی اجزا کی ترکیب ہی مختلف ذرات سے ثابت کرتے ہیں اور تمام ذرات کی حرکت ثابت ہے اور دوسری طرف ان کا تجزیہ بھی تو پھر کس طرح کہا جائے گا کہ یہ خدشہ یا یہ اعتراض کوئی صداقت رکھتا ہے۔

اجزائے گردشیہ کی حرکت اور دور مسلسل اور لگاتار ہے۔ یہ حرکت اور یہ دور کبھی بند ہونے میں نہیں آتا اس دور کی بقا کا باقی رہنا ہی زمانہ کی ہستی کا ثبوت ہے۔ جس وقت یہ دور اور یہ حرکت باقی نہیں رہے گی اس وقت نہ تو زمانہ ہوگا اور نہ کائنات

نہ ہم اور نہ آپ [illegible]

گر بہر کون [illegible] کر تو [illegible] نست کرد

زمین کی گردش اور چاند کی گردش اور وہ تمام کرے جو ایک دوسرے کے گرد گھومتے جاتے ہیں ایک ہستی وقت پیدا کرتے ہیں [illegible] میں اگرچہ ایک نسبت وحدت موجود ہوتی ہے لیکن یہ بھی [illegible] بڑی حد تک [illegible] اشکال سے متشکل ہوتے ہیں اسی طرح جب [illegible] کو اپنے ساتھ اس [illegible] کی طرف لے جاتا ہے جو ہر جز اس کی کشش [illegible] ہوتی ہے [illegible] بھی جو وقفے پیدا ہوتے ہیں [illegible] واقعہ ہوتا ہے

[illegible] میں زمانہ ہے۔

[illegible]

زمانہ کے تغیرات سے ڈرو۔

زمانہ کی چال پر چلو۔

زمانہ سے موافقت رکھو۔

زمانہ بڑا جابر اور منتظم ہے۔

زمانہ ایک طاقت ہے۔

[illegible]

[illegible]

اجرام سماوی اجرام ارضی اورا [illegible]

تاثیرات تصرفات اور جذبات کل [illegible]

[illegible]

[illegible] صورت جزوی اور دوسری رنگ میں ایک دوسرے [illegible]

[illegible]

مختلف [illegible] ایک دوسری صورت

[illegible]

میں [illegible] سے صغیرہ و کبیرہ [illegible]
کی طرح آپ [illegible]
پر مختلف رنگوں میں [illegible] موجودات میں [illegible]
اور تبدیلات پیدا ہوتی [illegible] یا ایک کیفیت دوسری حالت [illegible]
دوسری کیفیت سے تبدیل ہوتی ہے [illegible]
اثر سے صغیرہ اور کبیرہ [illegible] متاثر [illegible] کی مخالفت کرتے
ہیں [illegible] معلوم [illegible] ہو جاتی ہے [illegible]
[illegible] نہیں کی گئی [illegible]
مشہور کیا گیا ہے۔

انسان زمانہ کا [illegible] جب کسی [illegible]
[illegible] زمانہ [illegible]
[illegible] زمانہ کی طاقت [illegible]
[illegible] نہیں۔ زمانہ بھی [illegible]
[illegible] بہت کچھ ہی ہے کہ ہم
[illegible]
[illegible]
خلاف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
زمانہ [illegible]
[illegible]

زمانہ کا ایک [illegible] معلوم کسی [illegible]
[illegible] مراد [illegible] میں [illegible]
کے سوا [illegible] موجود [illegible]
[illegible]
میں [illegible]
[illegible] دوسری [illegible]
کی قائم مقام [illegible]
[illegible]
اس وجہ سے [illegible]
[illegible]
اور اس [illegible]
زمانہ کی مخالفت [illegible]
ممکن ہے [illegible] مخالفت [illegible] ہے
جب یہ کہا جاتا ہو کہ زمانہ یا [illegible]
وقت اس [illegible]
اور [illegible]
کیونکہ [illegible]
موجودات اور [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

سلطان احمد

العصر (۳)

زمانہ کی میعاد

زمانہ کی میعاد ایک ایسا مضمون ہے جس پر بہت کچھ بحث کی جا سکتی ہے [illegible] میعاد [illegible] مختلف مانی ہیں

[illegible]

[illegible] جب کل طاقت اور حرارت ختم ہو جائے گی تو آفتاب کا [illegible] بھی ختم ہو کر رہ جائے گا اور اس صورت میں کہاں [illegible] صورت یا نقش پیدا ہو [illegible] صورت یا [illegible] کیفیت [illegible] صورت [illegible] زمانہ کی [illegible] کے مطابق [illegible] اور وہ کیفیت [illegible] سے متقارب [illegible] ہیں۔

[illegible] کہا جا سکتا [illegible] کہاں تک میعاد [illegible] میعاد [illegible]

[illegible] گی اور [illegible] خاتمہ کا [illegible] ہو [illegible] بھی [illegible] فرق [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] کہ [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] سکتے ہیں [illegible] بھی [illegible] خاتمہ
[illegible] گیونکہ [illegible] جس [illegible] ہمیشہ [illegible]
[illegible] ہوتا ہو [illegible] خاتمہ کے [illegible]
[illegible] لیکن [illegible] اور [illegible]
[illegible] ہو کہ جو حرکت شروع ہوا اسکا کبھی [illegible]
[illegible] زمانہ بھی [illegible] مجموعی [illegible] جہت [illegible]
ہوا اور ہر حرکت کا کوئی نہ کوئی شروع اور خاتمہ ہوتا ہو۔ [illegible] جہت سے
[illegible] یہ خاتمہ ہو چکا ہو اور جو باقی ہو وہ کسی نہ کسی وقت اپنے
پہلے جز سے منقضیہ کیطرح ختم ہونے والا ہو [illegible]
ذات [illegible] حقیقی واقعت نہیں ہیں تو [illegible] یقین کرتے ہیں کہ کبھی
اس کا خاتمہ بھی ہونیوالا ہو درست نہیں کیونکہ جب ہم [illegible]
[illegible] اور کیونکہ شروع اور خاتمے ہیں تو اس کے ایک دوسرے
[illegible] کے شروع اور خاتمہ پر استدلال خلاف عقل اور خلاف درست
نہیں ہو سکتا۔

زمانہ کے [illegible] میں ہم خود بھی شامل ہیں جب [illegible]
[illegible] ہو کر گذرتے جاتے ہیں تو ہم اس سے یہ قیاس [illegible]
[illegible] اجزا [illegible] رہتے ہیں وہ بھی گذرنے والے ہیں [illegible]
زمانہ گذرتے جاتے ہیں اُن کا [illegible]
[illegible] کسی [illegible] میں ہستی قبول کرتے ہیں [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] کوئی ہستی اور کوئی چیز [illegible]
[illegible] نہیں ہوتی [illegible] کسی [illegible]
[illegible]
[illegible] اجزا [illegible] میں وہ [illegible]

ہیں تو اس صورت میں یہ بحث ختم ہو جاتی ہم با فسوس ہو کر [illegible] بحث
[illegible] نہیں ڈالی [illegible]
زمانہ [illegible] کے [illegible] میں یہ بحث زیادہ [illegible] ہوتے [illegible]
کیا [illegible] ہوتا ہو [illegible] کا [illegible]
سوائے تاریخی یادداشتوں کے باقی نہیں رہتا۔

زمانہ مادی سب [illegible]

[illegible] قول [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نہیں [illegible]
ہو اس واسطے [illegible] صورت [illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] صورت بھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہو اس حیثیت سے [illegible]
[illegible] صورت بھی [illegible] جہت سے ایسا [illegible]
[illegible] کوئی ایسی [illegible]
[illegible]
[illegible]

اور [illegible] پر دوسری قسم کا وجود رکھتے ہیں یعنی ایک مادی اور دوسرے روحانی اور موجود [illegible] کے [illegible] زندگی سے کسی صورت میں [illegible] درحقیقت [illegible] [illegible] روحانی [illegible] صورت [illegible] [illegible]

[illegible] زمانہ [illegible]

جب یہ کہا جاتا ہے کہ وقت گزر گیا [illegible] [illegible] وقت [illegible] [illegible] بہ [illegible] ہے۔

[illegible] ایک خاص وقت میں [illegible] [illegible] دونوں [illegible] صورت میں [illegible] اور واقعات [illegible] [illegible] کے تاثرات واقعات اور [illegible] متاثر اور [illegible] ہوتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] الٹ ایک [illegible] ایسی [illegible]

تنا کے بعد بھی باقی رہتی ہے جب [illegible] باقی رہتی ہے [illegible] [illegible] بالاتر [illegible] [illegible]

[illegible] عقل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] قسم کی قوت اور [illegible] ہوتی [illegible] ایسی [illegible] [illegible] مستقل [illegible] وجود ثانی [illegible] اہمیت رکھتی ہے

یارب [illegible] دل سے [illegible] آرزو
[illegible] شب انتظار کا

مشیت اعلیٰ اور زمانہ

برہمن [illegible] شیخ حرم [illegible]
مصلحت [illegible] مشیت [illegible] تیری

جسم اور شعور کی ہیں تخلیق سے تخلیق پیدا ہوتی ہے زندگی بعد موت اور موت سے زندگی جب دوسری مرتبہ زندگی ملے گی تو پھر فنا نہیں ہوگی کیونکہ موت کے بعد موت اور عدم کے بعد عدم نہیں ہوتا۔ دوسری زندگی جو ایک نئی قسم کی زندگی ہوگی سوال یہ لازمی ہے کہ وہ [illegible] جو مشیت ایزدی ہے ضروری ہے کہ کسی وقت ایسے تمام کیفیت حاصل کریں۔ ہماری موجودہ زندگی اصل زندگی نہیں ہے بلکہ موت اور دوسری زندگی کا پیش خیمہ موجودات کی زندگی ایک سطح ہے [illegible] سلسلہ بعد وہ زندگی ملے گی جو ہماری بقا کو ممتاز ہوگی اگر یہ حقیقت کا یقین ہو

زندگی ثانی کی ضرورت

یہ ایک بڑا اہم سوال ہے کہ زندگی ثانی کی کیا ضرورت ہے اور کیوں اسکا اعتقاد کیا جائے؟

مذہب کے اعتبار سے تو یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کیونکہ تمام مذاہب بھی زندگی ثانی کے منکر نہیں ہیں ہر مذہب اپنے اپنے رنگ میں اسکا ایک بڑی حد تک اعتراف کرتا ہے۔ [illegible] اور [illegible] سے بھی اکثر فلاسفر یہی [illegible] کے ساتھ [illegible] مذہب کے موافق [illegible] ہیں

زندگی ثانی کی نسبت اور [illegible] سے [illegible] میں بطلت کو حاصل ہے کہ سمجھتے ہیں [illegible] موجودات [illegible] دنیا ایک ہی قسم کی بنتی ہیں [illegible] زندگی [illegible] [illegible] امتیاز [illegible] [illegible] مخلوقات میں بھی [illegible] موجودات میں سے انسان اور [illegible] ممتاز اور اشرف ہیں قدرت نے جو کچھ انسان کو عطا کیا [illegible] ہے ویسی دوسری مخلوقات کے حصہ میں نہیں ہے۔ ایک صورت میں انسان دیگر موجودات کا ایک نمونہ [illegible] [illegible] کے [illegible] قسم کا عنصر اور [illegible] [illegible]

طاقتیں اور [illegible] کمالات [illegible] بہت [illegible] نہیں ہیں [illegible] سمجھی جاتی۔ [illegible] ترقی [illegible] مطلب [illegible] ہے یہ دوسری دوسرے موجودات کے حصہ میں نہیں [illegible] موجودات میں بھی بہت سی صفتیں ممتاز اور اشرف ہیں [illegible] انسان کے [illegible] میں [illegible] نہیں ہوتی ہیں [illegible] [illegible] قدرت نے یہ کمالات [illegible] [illegible] کے بعد فنا ہو جاتی [illegible] [illegible] [illegible] جاتی ہے؟ ایسا [illegible] [illegible] [illegible] انسان [illegible] [illegible] اور اشرف [illegible] [illegible] [illegible] نہیں ہیں [illegible] زندگی میں ترقی کرتی ہیں [illegible] بھی [illegible] ترقی کرتی جاتی ہیں اور [illegible] مثال ہم [illegible] [illegible] [illegible] ہو۔

[illegible] [illegible] ایک [illegible] کا ہوتا [illegible] اور [illegible] ایک نسبتیں [illegible] دائمی زندگی رکھتا ہو [illegible] [illegible] ایک عارضی [illegible] رکھتا ہو۔ اگر [illegible] ایک کا [illegible] انسان [illegible] [illegible] موجودات سے اشرف اور افضل ہو تو انسان [illegible] موجودات میں سے یقیناً اشرف اور افضل ہو۔ [illegible] انسان بھی [illegible] [illegible] [illegible] قسم کی [illegible] انسان [illegible] ایک حد تک [illegible] [illegible] دوسری موجودات [illegible] [illegible] نہیں ہے [illegible] [illegible] [illegible] افضل تمام دیگر موجودات سے ممتاز [illegible] [illegible] موجودات اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔

جب انسان [illegible] افضل و شرف رکھتا ہو تو اس کے [illegible] [illegible] [illegible] نہیں کرتی [illegible]

میں کہ محض نیست و نابود ہو کر [illegible] ہے اور کائنات کا وجود
موجود ہیں [illegible] یہی حقیقت ہے اس کا محض نیست و نابود ہونا [illegible]
[illegible] حقیقت و ہستی سے خالی [illegible] بے شک مصداق [illegible] میں جیسے خالق ہے
حقیقت خالق ہے اور انسان بھی خالق ہے لیکن اس [illegible]
[illegible] ایک نسبت [illegible]
اور [illegible] سے [illegible] جاتی ہے اس واسطے [illegible]
دوسری زندگی [illegible] انسان [illegible]
[illegible] کہ زندگی [illegible]
[illegible] کیونکہ کوئی مذہب بھی
[illegible] خدا کو [illegible]
[illegible] کی [illegible] زندگی [illegible] سکتا ہے کیونکہ وہ خود [illegible]
[illegible] قدرت کا [illegible] اور انسانی [illegible]
[illegible] نہیں ہے اگر سائنس اس کی معرفت [illegible]
[illegible] سائنس [illegible] نہیں [illegible]
قابل [illegible] سائنس [illegible] حقیقت [illegible]
ہو کہ [illegible] کسی [illegible] صورت میں [illegible]
[illegible] سے انکار [illegible] سکتے ہیں مذاہب [illegible] زندگی [illegible]
[illegible] اور سائنس کسی [illegible] سکتے ہیں [illegible] دوسری زندگی
[illegible] قدرت کاملہ کے تحت ہوگا [illegible]
میں موجودات وجود پذیر ہوگی بالخصوص [illegible]
کے [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible]
[illegible] ایک سوال [illegible] کو حل کر [illegible]
طاقت [illegible] حرکات سے [illegible] ضرورت [illegible]
[illegible] مذاہب میں اس سوال پر بہت کچھ [illegible]
[illegible] اگر اس [illegible]

بحث کی ضرورت نہیں ہے کسی وقت خود بخود یہ سوال حل ہو جائیگا
ان اصطلاحات کا [illegible] فلسفہ مذاہب میں جو کچھ بیان کیا ہے اگرچہ ایسے
بعض حصے قابل بحث ہوں لیکن اگر ان کی تعلیم [illegible] کے اقوال
سے [illegible] فلسفہ مذاہب کی [illegible] مشاہیر حکما [illegible]
اقوال بھی ہیں فلسفہ مذاہب کو محض اس واسطے [illegible] کہ وہ
مذہبی دنیا سے تعلق رکھتا ہے ایک فریب وہ روش ہے مذہبی فلسفہ بہت
کچھ قابل احترام ہے اور [illegible] فلسفہ کے مشاہیر کی شرکت [illegible]
بہت کچھ وقعت اور عظمت رکھتی ہیں اور دیگر فلسفہ کے مقابلہ میں [illegible] فلسفہ
ایک [illegible] طاقت سے وابستہ ہے اور اس میں ایسی صداقت ہے جو دنیا
کی تمام دیگر صداقتوں سے ممتاز اور اشرف ہے اور اس کی طاقت اور جذبات
سے کوئی دوسرا فلسفہ بڑھ کر نہیں کہا سکتا۔

فصل

[illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام موجودات تمام [illegible] تمام [illegible]
تمام طلوع و غروب تمام زوال [illegible] تمام [illegible] ساری [illegible] تمام [illegible] تمام
[illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] و
تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام
[illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام
[illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام
[illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام احساسات تمام [illegible] تمام [illegible]
[illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible]
تمام [illegible] تمام جواہر تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible]
تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible]
اور انسانی [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام موجودات [illegible]
تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible]
[illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible] تمام [illegible]

اثبات واجب الوجود

خدا کی ہستی قدیم الایام سے ہر ملک، ہر صدی اور ہر قوم میں مسلّم چلی آتی ہے۔ مہذب اور غیر مہذب جاہل اور شائستہ سب [illegible] [illegible]

جہاں میں [illegible] اور قوم [illegible] ہر زمانہ میں پیدا ہوتے رہے ہیں [illegible]

خدا کی ہستی کی نسبت حکمائے مغرب کے دلائل

[illegible]

خدا کی ہستی کے دلائل

[illegible]

زیادہ نوازش راقم کو معاف فرمائیں کیونکہ اس رسالہ میں اس سے زیادہ بحث محال ہے۔

خدا کی ہستی کے ثبوت میں مختلف علماء و حکماء نے اپنے اپنے دلائل پیش کرتے ہیں، [illegible] ہیں

ایک دلیل اتفاق عام کی دلیل [illegible] مشہور فلاسفر سسرو اور سنیکا اسے Ex consensu Gentium کے نام سے پکارتے ہیں۔ [illegible] کا یہ مفہوم ہے کہ تمام [illegible] الوجود کے قائل ہوتے آئے ہیں یعنی نوع انسان کے متفقہ ایمان کی دلیل، دوسری علت العلل یا علت اولیٰ سے استدلال، حسن نظام عالم [illegible] علت غائی اور تجویز [illegible] شعور اخلاقی [illegible] وکالت علمی

[illegible] اور بھی کئی دلائل پیش کیے جاتے ہیں مگر سب سے زیادہ مشہور [illegible] فلاسفہ [illegible] کئی کئی دلائل کو خدا کی ہستی ثابت کرنے کے لیے پیش کرتے ہیں لیکن [illegible] کے لیے بھی کافی ہیں۔ [illegible] کہ ان دلائل پر قدرے تفصیل سے بحث کی جائے اور ان کا مفہوم واضح کیا جائے

(۱) نبی آدم کا ایمان [illegible]

تمام نبی آدم [illegible] تاریخ پڑھتی ہے [illegible] مطلق ہستی کے قائل چلے آتے ہیں کوئی [illegible] کوئی قوم [illegible] ملک اس عالم [illegible] سے بھی بیگانہ [illegible] نہیں رہا [illegible] متعلق [illegible] مناسب ہے [illegible] مذاہب کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک خدا کے قائل تھے [illegible] مادی دنیا سے [illegible] سمجھتے تھے اس کے ساتھ ہی وہ [illegible] الہٰ اور [illegible] خیال کرتے تھے [illegible] کی ذات کا [illegible] مذہب کا ایک ابتدائی [illegible] موجودہ عقاید اور [illegible]

[illegible] خیالات کی [illegible] پہچان [illegible] واضح [illegible] بلکہ [illegible]

[illegible]

[illegible] مذہب [illegible] کے [illegible] مخلوق [illegible] قدرت [illegible] حکمت [illegible] حقیقی ہے [illegible] اور [illegible] کو موجود [illegible]

[illegible] مذہب کی [illegible] گیا ہے [illegible] کہا جاتا ہے [illegible] کے مقابلہ میں [illegible] ہے جو ہر وقت اس سے برسر پرخاش رہتا ہے [illegible] کے نام سے مشہور ہے لیکن دونوں [illegible] کے پس پشت ایک [illegible] خیر [illegible] جس کے [illegible] ہوئے تھے۔

اب ان دونوں مضمون کو بھی [illegible] کے آگے ان کے عقاید [illegible] پر غور کیا جائے تو [illegible] ایک [illegible] مظہر [illegible] پرستش [illegible] ہے [illegible] مضمون کا ملتا ہے کہ وہ ایک ہستی [illegible] قائل تھے جنہے زمین و آسمان کو ہستی بخشی [illegible] کائنات کی [illegible]

قربان کیا جاسکتا ہے۔

یونان کے لٹریچر سے ظاہر ہے کہ یونانیوں نے بہت سے دیوتاؤں کا ذکر کیا ہے۔ بعد کے زمانہ کے شعراء نے ایسے وجود فرض کئے جو دیوتاؤں سے کسی طرح کم نہ تھے۔ مگر ان دیوتاؤں اور وجودوں کی ذہنیت پر غور کرنے کے بعد یہ ظاہر ہے کہ وہ ایک وجود نادیدنی کے قائل تھے جو سب موجودات پر حاوی ہے۔ افلاطون کہتا ہے "آسمان اور زمین اسی کی وساطت سے معلق ہیں"۔ گو رومیوں کے ہاں بہت سے دیوی دیوتا مانے جاتے تھے مگر جوپیٹر سب سے بڑا حاکم و خلاق اور مطلق دیوتا تھا باقی دیوتا اس کے مظاہر اور نشان تھے۔ قدیم زمانہ کے ملک فرانس میں گو سینکڑوں دیوی دیوتا تھے مگر جولیس سیزر کہتا ہے کہ سب دیوتاؤں کا منبع اور سرچشمہ خدائی تھا جوپیٹر کا بڑا [illegible] کنفیوشس تھا جس کی بابت بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] خدا کی بابت کچھ نہیں کہا مگر یہ ضرور ہے کہ وہ موجودات اور مظاہرات کے پس پشت ایک ناقابل ادراک مرکزی قوت کا قائل تھا اور جس کو اکثر وہ آسمان یا [illegible] کے نام سے پکارا کرتا تھا۔ [illegible] کی بابت اس کا کوئی خاص خیال نہ تھا۔ جاپان کی ملکی مذہب [illegible] ہیں وہ ایک صاحب شخصیت اور ذی ارادہ خدا کو مخاطب کرتا ہے۔ چین کا دوسرا گروہ تاؤ ازم خدا کا قائل تھا۔ پرانے زمانہ کی ہی مہذب قوم کو لے لو کہ وہ ہمیشہ خدا کا خیال اس کے ذہن میں موجود تھا۔ جس کے ہاں صاف خیال تھا۔ [illegible] بعض کے ہاں صرف وحدہ لاشریک ہے۔ اور قرآنی اور دیگر اقوام کے عقائد بھی وحدت اور مطلق الاطلاق، خالق ارض و سما مالک ہر دو جہان کی ہستی پر قائم ہیں۔

موجودہ وحشی اقوام عام پرانے زمانہ کی مہذب اقوام کے عقیدہ پر صادق آتا ہے وہ موجودہ زمانہ کی جاہل اور وحشی قوموں پر بھی صادق ہوتا ہے۔ افریقہ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ میں جو وحشی اور ابتدائی قومیں آباد ہیں وہ ہر رنگ میں ایک وجود خلق کو مانتی ہیں گو ان کا یہ عقیدہ وحدت کا صحیح نہیں ہے اس لئے کہ یہ قومیں ابھی ابتدائی مرحلہ میں ہیں علاوہ ازیں وہ بہت سے دیوتاؤں کو بھی پوجتی ہیں [illegible] اس کے وہ ایک سب سے بڑے دیوتا کو مانتی ہیں۔ گو سر جان لبک (لارڈ ایوبری مرحوم) اور سائنس دان ہربرٹ سپنسر محقق کا یہ خیال ہے کہ کئی جاہل قبائل خدا کے اعتقاد سے بیگانہ ہیں مگر والس کا ایک اور بہت ہی مشہور محقق موسیو کاترفاژ بیان کرتا ہے کہ میری تحقیقات اور تجسس کا نتیجہ سر جان لبک اور سائنس داں ہربرٹ کے نتائج کی نقیض ہے۔ تمام بنی آدم کے حالات دریافت کئے ہیں ایمان خدا کا عام وجود ادنیٰ ترین اور گھٹیا ترین قوموں کے درمیان تلاش کیا مگر سوائے بعض افراد یا فرقہ کے کہیں نہ پایا۔ یہ شخص خود لگ سنگ یعنی لا ادری فرقہ کا ہے۔

(۲) علت العلل

دلیل تواتر پر قدرے طوالت کے ساتھ بحث کرنے کے بعد اب ہم دوسری دلیل کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جو علت العلل کہلاتی ہے انگریزی اصطلاح میں اس کا نام Aetiological Argument ہے۔ یعنی اسباب و نتائج کے سلسلہ پر غور اور اس کی ابتدا کا کھوج کرتے ہوئے ہر ایک علت آخری سے دوچار ہوتے ہیں جو تمام مظاہر و موجودات عالم کا سبب آخری اور مسند ثابت ہوئی ہے۔ اسباب و نتائج کے سلسلہ کی تمام کڑیاں اس پر ختم ہو جاتی ہیں یعنی سمجھنا چاہئے کہ اس سلسلہ کی اول کڑی وہی ہے باقی کڑیاں اس کی شاخیں ہیں۔

تواتر سے غور کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہر زمانہ ہر قوم ہر ملک کے مہذب و غیر مہذب جاہل و عالم کا یہ حال

ایک ہستی ازلی پر ثابت مقصد ہم نے بحث سے چلایا ہے جو عالم روحانی اور مادی کا خالق اور مبداء ازلی ہے۔ تمام چیزیں اپنی ہستی کے لئے اسکی قدرت و حکمت کی محتاج ہیں اور اس مادہ کا بھی [illegible] ایک بات اس بات پر ہو کہ آپ نے کہ موجودات کو [illegible] مادی چیزوں کا مشاہدہ کرنے سے اس عقیدہ کی تائید ہوتی ہے [illegible] کے متعلق حسب ذیل امور قابل غور ہیں۔

عالم کے [illegible] وحدت کی جیسے [illegible] زمانہ حال کے سائنس کے انکشافات اور تحقیقات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عالم مادیات میں ظاہری اور اصلی یکسانیت اور یکرنگی پائی جاتی ہے جتنی قوتیں مادہ کے اندر کام کرتی معلوم ہوتی ہیں وہ سب ایک قوت اصلی [illegible] کی مختلف شکلیں ہیں جتنی اشیاء کائنات میں ہیں وہ سب کی سب ایک اصل اور ایک مبداء سے پیدا ہوئی معلوم ہوتی ہیں [illegible] میں اصل شئے [illegible] نہیں [illegible] [illegible] وحدت [illegible] عالم کے [illegible] [illegible] [illegible] یکسانیت اور وحدت ہر جگہ موجود ہے۔

[illegible]

"پرنسپلز آف سائنس" میں لکھتے ہیں "مسٹر [illegible] سے جو ایک [illegible] جیسے ہیں یا تو ذرات عالم ایک [illegible] کے [illegible] ہوں یا یہ ماننا پڑے گا کہ [illegible] عمل میں کوئی [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے

[illegible] مادہ پرستی نے عنوان اور صورت [illegible] اسباب سے [illegible] ہوتے۔

[illegible] کی [illegible] ہے [illegible] امکان ہے [illegible]

[illegible] ذات کی انتہا [illegible] کی حقیقت [illegible]

[illegible] ذات کے مشاہدہ کا حصہ [illegible] ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ایک [illegible] ہستی کے وجود [illegible] مشہودات کا موضوع فطری ہوتا ہے۔

[illegible] اور [illegible] ہے۔ [illegible] کے اجزا [illegible] ہوئے تعلقات ایک دوسرے سے اس طور پر [illegible] ہیں کہ نظام مادہ مستقل [illegible]

صورت میں قائم چلا آتا ہے موجودات عالم [illegible] مسافات [illegible] کی طرف [illegible] ہیں۔ اب اگر کوئی قوت اولی اسکی ترمیم [illegible] نہ کرے تو [illegible] حالت حرکت کی جگہ سکون [illegible] آسے اور یہ [illegible] بالکل بگڑ جائے

[illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] ہماری عقل [illegible] کی [illegible] کا صحیح [illegible] موجود [illegible] سے نہیں کر سکتے [illegible] ہماری عقل کی [illegible] اسباب ہی [illegible] محدود [illegible] EFFICIENCY [illegible] ہے [illegible] ہے

[illegible] ایک فاعل حقیقی [illegible] اور موجودات کے مالک کی ہستی کی طرف رجوع ہو کر [illegible] کے ساتھ [illegible] ہے کہ [illegible] اور مادہ کی [illegible] نہ صرف کوئی مشابہت [illegible] نہیں ہے بلکہ دونوں کے درمیان کسی قسم کی بھی نسبت [illegible] نہیں پائی جاتی۔

[illegible] حسن نظام عالم

[illegible] ہے [illegible] بہت [illegible] سے بحث [illegible] اس لئے [illegible] بھی [illegible] کی کوشش کریں گے

موجودات قدرت پر [illegible] ہر [illegible] ہے وہ نظام عالم کی ترتیب اور [illegible] میں یہ دلیل "[illegible] ARGUMENT" کہلاتی ہے [illegible] کی طرف [illegible] کر دیکھو تو ہر جگہ [illegible] نیچے زمین کے [illegible] تو بھی حسن [illegible] ہر جگہ عیاں [illegible] دل [illegible] ہیرو [illegible] کی [illegible] کسی باقاعدہ [illegible] ہے [illegible] کو

کو دیکھو سب اشیاء ان کے تابع ہیں جو ٹھیک فرمانبردار نوکروں کی طرح ان نامعلوم غیر مرئی اصولوں کے مطابق عمل کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی دیکھنے میں آتی ہے کہ موجودات میں، بہر گز ساری درہمگی اسمیں پایا جاتا، قانون، وراثت اور کرم و دھرم کے قوانین ہیں جو ہر جگہ اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں

جو اتحاد و موافقت عالم حیات میں پائی جاتی ہے اس کے منشا علت غائی (ADOPTATION) عالم حیات میں جزئی ہے تمام نباتات اور اقلیم حیوانات دونوں اس سے بہرہ یاب ہیں اس سے یہ مفہوم ہے کہ ہر عضو ایک خاص کام انجام دینے کو بنایا گیا ہے کسی جانور کے جسم کو لو یا کسی پودے کی ترکیب پر غور کرو اس سے یہ صاف عیاں ہوتا ہے کہ وہ ایک خاص غرض کے لئے ساخت ہے اسکی تشریح کی چنداں ضرورت نہیں۔

مگر جب عالم حیات میں ترتیب تعاون موافقت اور ترقی مقصد [illegible] ہیں تو ہم اس سوال سے دوچار ہوتے ہیں کہ کیا یہ سب آپ سے آپ معرض ہستی میں آئے؟ کیا ان کا منشا اصلی کوئی نہیں ہے، جیسے کہ دوکان پر ہر چیز ترتیب سے موجود ہوتی ہے مگر [illegible] ترتیب اور سلیقہ مند ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ترتیب عقل کا نتیجہ [illegible] عقل شخصیت پر دال ہے اور شخصیت کے لئے ارادت لازمی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نظام عالم ایک ذی عقل صاحب ارادت وجود مطلق کی ہستی کی طرف اشارہ کرتا ہے جس نے ایسے طور پر تمام مصنوعات موجودات کو مطابق اپنی حیات مستعار کے [illegible] ہیں۔

(۴) علت غائی اور تجویز

چوتھی دلیل علت غائی اور تجویز سے ہے جسے اصطلاح میں (ARGUMENT FROM DESIGN) کہتے ہیں۔ ڈاکٹر پیلے سے ڈیزائن (DESIGN) کے نام سے موسوم کرتے تھے مطلب اس کا یہ ہے کہ عالم اسباب کی تمام موجودات اور قدرت کے تمام ظہورات وغیرہ بلاوجہ واقع نہیں ہوتے ان کا ایک خاص مقصد اور اسے پورا کرنے کو وہ معرض ہستی میں آتے ہیں یہ علت غائیہ عالم میں پائی جاتی ہے کوئی حادثہ بلاوجہ نہیں ہوتا اسکی تہ میں ایک غایت پنہاں ہوتی ہے [illegible] پائی جاتی ہے اور یہ خدا کی ہستی کا ثبوت ہے۔ مثلاً [illegible] ایک بیابان [illegible] میں جنگلوں تک کسی آدم زاد یا انسانی بستی سے دور یا ایک کسی پہاڑی کے دامن میں [illegible] چارپائیاں [illegible] جوان مکان نظر آئے [illegible] بہت خوب [illegible] گمان گزریگا کہ یہ انسان کی صنعت سے [illegible] آگ وغیرہ [illegible] سامان بھی ہو تو وہاں پر انسان کی [illegible] یقین ہو جائیگا وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ انسان کی حکمت اور قدرت کے تمام نشانات وہاں پر موجود ہیں [illegible] اس کے وجود سے منکر ہو سکتا ہے۔ یا اگر کسی تباہ جہاز کے [illegible] کسی ویران اور غیر آباد جزیرہ میں جا نکلیں اور وہاں پر انسانی ہستی ڈھونڈ لگاتے ہوئے وہ کسی مکان کو دیکھیں تو فوراً کہیں گے یہ انسان کی کاریگری ہے۔ اسی طرح عالم موجودات کی ساخت [illegible] پر نگاہ ڈالنے سے وہ [illegible] صاحب قدرت و صنعت خالق کا ثبوت ملتا ہے۔ تقریباً ایک صدی ہوئی کہ ڈاکٹر پیلے نے انسان اور حیوان کے اعضا کی ساخت اور ترکیب [illegible] استدلال کیا تھا کہ [illegible] ساخت میں کمال [illegible] ایک خاص [illegible] مقصد سے ہے ہیں۔ یہ محض اتفاق سے نہیں بلکہ انسان اور حیوان کے پیدا کرنے والے کی علت غائی ہے۔ قدرت کے [illegible] وسائل [illegible]

ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں اور یہ سب خدا کی ہستی پر شاہد ہیں۔

(۵) شعورِ اخلاقی

[illegible] کا تعلق [illegible] سے ہے جس کی [illegible] [illegible] انسان کی حالت ملاحظہ ہو [illegible] [illegible] اخلاقی [illegible] گواہی دیتی ہے [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

(۶) [illegible]

سب سے [illegible] دلیل [illegible] [illegible]

فطری یا یہی وجدان وہ قوت ہے جس کے بغیر ہم کسی شے کی حقیقت کو نہیں پہچان سکتے جب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ خدا کی ہستی کا علم بدیہی [illegible] ہوتا ہے تو اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ وہ [illegible] حاصل ہوتا ہے [illegible] [illegible] اس سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تجربہ [illegible] گواہی [illegible] استدلال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

العصر

سائنس

[illegible]

ایک حد تک قدرتی طریقے [illegible]

نے اپنے تمام کاموں کا انحصار سمجھا ہے اور ایک [illegible]

[illegible]

میں بھی کامیاب ہوتے ہیں۔

[illegible]

محض سائنس ہی کی بدولت ہمیں حاصل ہوئی ہیں [illegible]

[illegible]

سے بہرہ مند ہو سکتے ہیں، بلکہ سائنس علم داں کے اور بہت [illegible]

...کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتے [illegible]

[illegible]

...حاصل [illegible]

[illegible]

نہیں ہوتا تو کیا سے ظہور میں ہو جائے؟

[illegible]

ہمارا فرض اوّل یہ ہے کہ پہلے اپنی ذات سے متعلق باتوں کا علم حاصل کریں اور بعد ازاں [illegible] پر [illegible] اور [illegible] نہیں [illegible] نہیں [illegible] بلحاظ ضرورت [illegible] ہوتا ہے۔

سائنس اور مذہب [illegible] دونوں [illegible] فلاسفہ کے [illegible] بہت [illegible] کی [illegible] قدرت ہے [illegible] ہستی کی [illegible] کتابی [illegible] سے تعلق [illegible] کے [illegible] خیالات کی [illegible] سب کے [illegible] مذہب [illegible] یقین کی [illegible] سے [illegible] کو [illegible] اور [illegible] کو ڈھونڈ کر نکالنا چاہتا ہے

[illegible] ایک [illegible] تعجب ہے کہ [illegible] سائنس [illegible] سمجھتے ہیں [illegible] بے دلیل ہے [illegible] خیال [illegible] قدرت [illegible] کرتے ہیں کہ سائنس [illegible] خیال [illegible] عقل [illegible] سمجھتے ہیں [illegible] سمجھ [illegible] ہندوں [illegible] کر کے [illegible] سے [illegible] دماغوں میں اپنی عقل [illegible] دنیا [illegible] خیالی [illegible] ہوں [illegible] سائنس [illegible] خیال ہیں کہ [illegible] کرتی ہے

یا مذہب [illegible] نہیں سمجھتے [illegible] بالکل حقداد نہیں کہ خدا کی ذات سمجھنے کے قابل نہیں ہے بلکہ جو کچھ معلوم ہیں [illegible] ہیں [illegible] معلوم میں جس طرح ترقی کی جائے گی [illegible] ہوتے جائیں گے اسی طرح وہ باتیں بھی بالکل [illegible] سمجھنے [illegible] اس [illegible] کہ خدا کی مخلوق سمجھنے کے قابل نہیں ہے بلکہ اس خیال [illegible] قابل [illegible] سمجھنے [illegible] کیونکہ [illegible] عقل [illegible] ہستی [illegible] کے [illegible] عقل [illegible] کوشش [illegible] کے [illegible]

[illegible] تنگ خیال [illegible] کو [illegible] صاحب [illegible] طرف سے [illegible] قدرت کے [illegible] کے سبب سے [illegible] کوشش [illegible] بہت [illegible] کو [illegible] کہ [illegible] مگر انکی اندرونی خوبیوں سے بالکل بے خبر ہیں [illegible] خوبصورتی [illegible] موجود ہیں [illegible] صناع کی [illegible] کی کیا قدر کر سکے گا [illegible] قدرت کی [illegible] سکے گا [illegible] سائنس [illegible] باتوں کو [illegible] کوشش [illegible] سائنس [illegible] صاحب فرما گئے ہیں

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

ان سے نیچر کی تمام چیزیں باقاعدہ با اصول [illegible] ترتیب معلوم ہوتی ہیں [illegible] خدا کی چھوٹی سے چھوٹی مخلوق میں بھی ایک تناسب [illegible] اور ایک تسلسل پاکر حیران رہ جاتا ہے اور تو ہین قدرت کے بے شمار [illegible] میں [illegible] پاتا ہے کہ خدا کی عظمت و قدرت کا نقش [illegible] اس کے دل سے دور نہیں ہو سکتا مذہب بھی [illegible] سکھاتا ہے اور سائنس بھی [illegible] صداقت اور سچائی کی [illegible] سے [illegible] قول ہے کہ

[illegible]

قدرت کا [illegible] حال سے [illegible] معلوم ہوتی [illegible] زبان حال سے [illegible] ہیں:-

[illegible] عبادت کا خاص [illegible] سائنس کی تعلیم [illegible] ہے [illegible] سائنس [illegible] اپنے مشاغل کو [illegible] پراگندہ اور فضول [illegible] قدرت [illegible] خاموش [illegible] ڈھونڈتے پھرتے اور کسی [illegible] پھل کے عجیب [illegible] ساخت پر [illegible]

[illegible] قدرت [illegible] سکا [illegible] حقیقت نہیں [illegible] سکی [illegible]

[illegible]

انہی بہت سی مثالیں ہیں کہ [illegible] خلاقی طاقت نے اس زندگی بیکار [illegible] کر دی [illegible] نے گھیر لیا جن سے چھٹکارا [illegible] [illegible] سے کہ [illegible] سے [illegible] [illegible] حوتی تھی میں [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible] [illegible] ابتدا [illegible] حفظ صحت سے [illegible] [illegible] وقت [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] کی صحت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سائنس کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible] کا علم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حالات سے [illegible] [illegible] صحت جسمانی کے [illegible] [illegible] [illegible] ان کی [illegible] [illegible] [illegible] ترقی [illegible] [illegible] بیماریاں اور [illegible] [illegible] کی جاتی [illegible] زندگی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پیدا کئے ہیں۔

یہ تمام [illegible] سائنس کی بدولت ہیں [illegible] سائنس کی تعمیر پر تمام [illegible] و تہذیب و تمدن کا [illegible] تجارت، صنعت، حرفت، دولت [illegible] [illegible] [illegible] سے وابستہ ہیں [illegible] [illegible] [illegible] ہوتی

علم [illegible] — صنعت و حرفت میں [illegible] [illegible] [illegible] مشہور شخص کا قول ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صنعت، حرفت

میں سائنس کی ضرورت ہے۔

علم [illegible] — [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] ہیں [illegible] کی ترقی ہو سکتی ہے۔

[illegible] — [illegible] جسمانی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا علم ضروری ہے۔

علم [illegible] — [illegible] [illegible] کی حفاظت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تمام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہر ایک شاخ کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] — [illegible] سائنس کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دوسری قوموں کے مقابلے میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تہذیب [illegible] [illegible]

تھی کہ وہ اُن علوم مغربی کے سیکھنے کے پنپنے والوں سے کسی طرح اُس کثافت کو دور نہیں کر سکتے جسمیں چند گزشتہ صدیوں نے تعصب توہمات، اور باطل پرستیوں کا غیر محدود ذخیرہ اکٹھا کر دیا ہے، ان میں قوت قدرت کے مظاہر ہیں ان کے اسباب و علل ہیں اور یہ سب کچھ [illegible] عقلی دلائل کا تسلسل ہو [illegible] بجنسیت ظاہر ہوتی ہے کہ ایک زمانہ چاہیے جب جا کر ان تمام صداقتوں میں عوام کے ذہن [illegible] کرنے کے قابل ہو سکینگے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

العصر

انتہائے سائنس

[illegible]

Electric Current

Electrons

Vacuum Tubes

Giesslar's Tubes

آفتاب کے حصے تھے جو کسی وجہ سے علیحدہ ہو گئے [illegible] کا ایک گرم گیند سو مین بڑے رفتہ رفتہ ٹھنڈا ہوتا [illegible] گرے ٹھنڈے ہو کر منجمد ہو گئے [illegible] آفتاب [illegible] ابھی تک اس کی حرارت بغیر کسی قسم کی نمایاں تبدیلی کے اسی درجہ حرارت پر قائم ہو آپ کو تعجب ہوگا کہ آفتاب میں کونسی ایسی چیز ہو جس کی بدولت یہ اس قدر زیادہ گرم رہتا ہو [illegible] حرارت شمسی کے [illegible] - کیونکہ [illegible] معلوم ہوتا ہو کہ یہان حرارت شمسی کے متعلق چند [illegible] بتادون۔

مختلف دلائل سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہو کہ آفتاب [illegible] [illegible] اور [illegible] پر پھیلی ہوئی گیسون او معدنی بخارات [illegible] کے گرد بسلسلہ زمین کے گرد ہوا [illegible] بہت سے تجارب کی بنا پر [illegible] کیا ہو کہ سورج کی گرمی [illegible] حرارت کی [illegible] [illegible]

[illegible] کہ [illegible] سورج کی گرمی [illegible]

[illegible] گرمی کا بہت بڑا حصہ [illegible] یا تو [illegible] اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں

[illegible] کروڑ [illegible] میل کی مسافت سے ہمارے [illegible] پر کس قدر گرمی [illegible] ہوتی ہو۔ اب خیال فرمایئے کہ روئے زمین کی سطح کے ہر ایک مربع فٹ پر [illegible] مقدار [illegible] ہوتی ہو۔ یہ خیال فرمایئے کہ سطح زمین [illegible] نہیں کرتا کہ زمین کی جانب زیادہ گرمی بھیجے [illegible] باقی اطراف [illegible] کہ گرمی کی [illegible] سورج کی سطح سے تمام اطراف [illegible] [illegible] اسکا نصف قطر [illegible] [illegible] اسی حساب سے گرمی [illegible] جس مساحت [illegible] ایک [illegible] پڑتی ہو اس سے پوری مقدار گرمی کی [illegible] جو سورج کی سطح سے [illegible] معلوم ہو جائیں تو [illegible] گرمی [illegible] مقدار کو سورج کی سطح سے تقسیم کر دیجئے تو فی مربع فٹ سورج کی سطح سے جتنی گرمی فی منٹ نکلتی ہو اس کا اندازہ ہو سکتا ہو۔

[illegible] سے [illegible] فی منٹ سطح زمین کے [illegible] [illegible] جیسا کہ [illegible] [illegible] اسی حساب سے گرمی [illegible] [illegible] مربع میل ہو [illegible] [illegible] سورج کی سطح فی منٹ [illegible] [illegible] [illegible] گرمی [illegible] گرم [illegible] کی ضرورت ہوگی

[illegible]

اور یہ علم دُنیا میں صحیح مانا جاتا ہے۔

[illegible]

فیروز الدین مراد

علم النجابت

[illegible]

اور سیاسی ہوتی ہے تعلقات مختلف ہو سکتے ہیں [illegible]
[illegible] علمی ترقی کے ساتھ ساتھ [illegible] مذہبی حیثیت سے قائم رہنے
[illegible] ایک [illegible] کا خیال یہ ہو گیا ہے [illegible]
[illegible] صورت تو یہ ہے کہ ایک دوسرے سے تعلق پیدا کریں
گے [illegible] رائج ہوگا [illegible]
[illegible] ہوگا [illegible] صورت [illegible]
[illegible] ایک قسم کا [illegible] ہوگا [illegible]
ماں باپ [illegible] کے تعلق [illegible] نام ہوگئے [illegible] عورت
[illegible] عورت [illegible] ہوتی ہے [illegible]
[illegible] عورت کا [illegible] سے تعلق پیدا کرلی
[illegible] دوسری جگہ [illegible] عورت [illegible]
[illegible] حکومت [illegible] جو عورتیں [illegible]
[illegible] شادی [illegible] کے واسطے زندگی [illegible]
[illegible] عورتوں کو اس [illegible]
[illegible] کرنا [illegible]
عورت [illegible] ماں بیٹے [illegible]
پرورش کی [illegible]
[illegible] ہوگا

[illegible] سوال [illegible] مختلف [illegible] عورت کی شادی [illegible]
کا [illegible] مختلف
ہیں۔ ایک [illegible]
طلب کی [illegible] بچوں کی نسل [illegible]
[illegible] شادیاں کر [illegible]
[illegible] شادیاں کرنے [illegible]
نہیں ہیں [illegible]

سمجھتے ہیں اور اسلئے [illegible] شادی کرنے کے خلاف ہیں [illegible]
[illegible] حسب [illegible] عقل [illegible] کرنے [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] تک یہی بات
پائی جاتی [illegible] یہ خیال ہے [illegible] نسل کے [illegible]
عورت کی شادی [illegible] بیٹے ہیں [illegible] قوموں میں
سب قوموں سے [illegible] ہوئے ہیں [illegible]
بہن بھائیوں کے [illegible] میں آئی [illegible] لیکن [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] ہندوستان [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible] عیسائی [illegible] میں [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] رسم [illegible]
[illegible] حکومت [illegible]
[illegible] تعلقات [illegible]
[illegible] عورت [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] حالت کہ [illegible]
[illegible] شادی [illegible]
[illegible] اصول کے [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
بھائی بہن کی شادی جائز [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]

[illegible]

شمس الہدیٰ

نظام شمسی

[illegible]

[illegible] مساوی ہے یعنی پانی سے چار گنا زیادہ [illegible]

[illegible] اگر کوئی [illegible]

[illegible] اس امر کو مد نظر رکھ کر [illegible]

[illegible]

ہو جس سے جانوروں کی [illegible]

[illegible] عقلمند مخلوق [illegible]

[illegible]

یہ ایک سیارہ آفتاب کے گرد [illegible]

[illegible]

سورج سے اسکا فاصلہ ۴۸ کروڑ ۳۰ لاکھ میل ہے [illegible]
[illegible] ہو کر اسکی ضخامت زمین سے [illegible] حصہ ہے [illegible]
ہو کہ اسکا وزن زمین سے صرف ۳۰۰ گنا ہے اسکی حرکت محوری ست
تر ہے یعنی دس گھنٹے میں پوری ہوتی ہے قطبوں کے پاس چپٹا اور خط استوا
کے قریب ابھرا ہوا ہے اسکی گردش محوری اسکے مختلف حصوں میں
مختلف ہوتی ہے سطح کی بھی یہی کیفیت ہے [illegible]
ہے جسمیں نہایت کثرت ہے جسکی وجہ سے گردش کی تیزی سے اسکی سطح
پر [illegible] نمودار ہوتے ہیں مگر قطبوں کے پاس وہ [illegible]
نہیں ہوتی ہیں ماہرین بیان کرتے ہیں کہ مشتری ہنوز [illegible]
کے ہونے میں کامیاب نہیں ہوا ہے [illegible] کہ مشتری
کے جنوبی نصف کے پاس ایک سرخ داغ نمودار ہوا تھا جسکا طول تیس ہزار
میل تھا ماہرین نے اسکی ہر چند تحقیقات کی مگر اسکی نوعیت معلوم نہ ہو سکی
[illegible] ایک راز سربستہ ہے [illegible] مختلف قسم کی [illegible]
سے بھی دوچار ہونا ہوگا۔

مشتری کے حصہ میں آفتابی حرارت اور روشنی کرۂ ارض کے مقابلہ
میں صرف پچیسواں حصہ آتی ہے اگر کچھ عرصہ کے بعد وہ سخت ہو جائے تو
وہاں بسنے والوں کو زندہ رہنا محال ہو جائیگا کیونکہ سردی کی شدت سے وہ
[illegible] ہو جائینگے۔ مشتری کے چار بڑے اور چار چھوٹے چاند ہیں۔

عجیب و غریب سیارہ زحل مشتری سے دوسرے درجہ پر جسامت میں زحل
ہے یہ سب سیاروں میں عجیب و غریب ہے اسکے گرد [illegible]
کئی درخشاں حلقے رہتے ہیں جو مسلسل ایک دوسرے کے اندر
واقع ہیں اسکا قطر [illegible] ہزار میل ہے اگر درخشاں حلقوں کو بھی
شامل کیا جائے تو قطر کا کل طول ایک لاکھ [illegible] ہزار میل ہو جاتا ہے
[illegible] زحل کے ستوا کے پاس دس ہزار میل چپٹا ہے اور اسکا بیرونی
کنارہ سے [illegible] ہزار میل [illegible] گویا [illegible]

ہیں سخت نظر آتے ہیں [illegible] کئی ٹکڑے ہیں جو اس
کے ارد گرد گردش کرتے رہتے ہیں یہ معلوم ہوتا ہے جب زحل [illegible]
کا سبب [illegible] حلقے [illegible]
[illegible] ہوتے ہیں جیسے مشتری کے [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] حصہ [illegible] زحل [illegible] گردش [illegible]
ہیں [illegible] سب سے مختلف ہے [illegible] مختلف فاصلوں پر واقع
ہیں [illegible] کا فاصلہ آفتاب سے [illegible]

[illegible] [illegible] سے [illegible]
[illegible] اسکا فاصلہ سورج سے ایک [illegible] کروڑ [illegible] لاکھ میل [illegible]
دوسرے کا [illegible] کروڑ [illegible] لاکھ میل ہے [illegible] دونوں سیارے
[illegible] حساب [illegible] حصوں [illegible] ہیں جس سے [illegible]
کے [illegible] اسکی کثافت پانی سے بھی [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] ایک [illegible] ہے [illegible] وجود کا پتہ [illegible]
[illegible] تھا [illegible] کی حرکت [illegible] ہوتا تھا [illegible]
کی [illegible] سے [illegible] ہوتا ہے [illegible] کی حرکت [illegible] میں [illegible]
[illegible] مشرق [illegible]
[illegible] کی [illegible] ہوا ہے

[illegible] متعلق آفتاب [illegible] کیفیت [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] ہے لیکن ناظرین [illegible] کی معلومات میں اس سے
[illegible] کی [illegible] باتوں کا [illegible]
سے [illegible] رکھتے ہیں

[illegible] آرہ [illegible]

نور یا روشنی

[illegible]

نہ مشتق نہیں ہے بلکہ [illegible] کی ایک صورت ہوتی ہے جو [illegible]

[illegible]

سب سے پہلا [illegible]

[illegible]

[illegible] کیسی پوری مشابہت موجود [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حرارت سے جو روشنی پیدا ہوتی ہے

ان حالات میں ... خوشی حاصل کریگا

خواہشات کی ترکیب میں کیسی ... [illegible] ... حکمت مخفی ہے کہ ... [illegible] ... تو زندگی میں ... [illegible]
اس سے دل اور دماغ کو تازگی ... [illegible] ... اسے خود ... [illegible] ... جس ... تو ہے میں
معلوم ہو گیا ہو گا کہ ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

پی. بیوں سنگھ

مسئلہ انتشار قوت اور عالم کی بربادی

[illegible] Dissipation of Energy [illegible]

[illegible]

[illegible] The Unseen Universe [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سادگی

[illegible]

[illegible] قبول کردہ [illegible] ایسا ہی ہے [illegible]
[illegible] ایک سیدھی سادی بات کے [illegible] استعمال کیا کرتے ہیں
[illegible] ایک سیدھا [illegible] بات [illegible]
[illegible] زیادہ ہوشیاری اور تیز فہمی سے کام لینا پڑے [illegible]
[illegible] سیدھا سادہ آدمی [illegible] ایک ایک [illegible]
[illegible] بھی [illegible]
[illegible] سبب [illegible] زیادہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
سادگی کے [illegible] ۔

(۱) لطافت مزاج [illegible]۔

(۲) [illegible]۔

(۳) [illegible] ساتھ یکساں ہو۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بس [illegible]
[illegible]
ایک [illegible]
[illegible] ہے۔

[illegible] تہذیب [illegible]
[illegible]
(Complexity) [illegible]
[illegible]

کے [illegible] زمین کی [illegible] حرکت سے [illegible]
[illegible] بجائے
[illegible] کوئی بھی سادگی
کے علاوہ [illegible] جائے گی۔

[illegible] خیال کرنا
[illegible] حکومت کرتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] وغیرہ وغیرہ جو [illegible]
[illegible]
حکومت کرتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] ہونے کا دعویٰ کرتی ہے
[illegible] Dark Age [illegible]
[illegible] بیسویں [illegible]
[illegible] تہذیب [illegible]
[illegible] بیسویں صدی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیا ... حضرت ... درختوں کے سایہ میں ... [illegible]

[illegible] Modernism [illegible]

[illegible]

اور انکے موجود [illegible] شاعروں کے [illegible]
میں اور باقی کو [illegible] چھوڑ دیتے ہیں [illegible]
ان قدر و منزلت نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور [illegible] میں جاکر اپنی [illegible]
ہوتا ہے کہ خود عورتوں [illegible]
[illegible]
بہت تھوڑا وقت ہوتا ہے [illegible]
[illegible]
وقت کم اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اب طالب علموں کو [illegible]
[illegible] انگریزی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
ہندوستانی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] Sir Patrick Spens [illegible]
[illegible] کئے گئے ہیں۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اردو قصیدہ میں اس سے بہتر گیا تھا۔ بیشتر [illegible] تشبیہوں کا تتبع
[illegible] تمام [illegible] ایک میدان میں جا [illegible] جس پر [illegible]
[illegible] میں کسی [illegible]
تو اس میدان [illegible] کے بعد یک گہری خاموشی کا [illegible]
[illegible] کے خوف سے [illegible]
[illegible] کے وقت بھی [illegible]
[illegible] دیکھیں گے۔ لیکن [illegible]
[illegible] کسی قومی [illegible]
[illegible]

[illegible] سادگی [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] خیال کے [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

تھا، ہی [illegible] لیکن ان میں یک بھی [illegible]
بھی [illegible] مخلوط [illegible]
مجھے [illegible] سے [illegible] ممکن تھا۔
لیکن [illegible] سے [illegible]
[illegible] سب لوگ [illegible] میں۔

[illegible] نے سادگی [illegible] اس بحث میں [illegible]
[illegible] کر [illegible]
[illegible] ہوتی جاتی ہے [illegible] کہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

العصر

زمین کی حرکتِ محوری کے بعض اہم نتائج

[illegible] (Sphere) [illegible]

[illegible] (Spheroid) [illegible]

[illegible]

[illegible] (Pendulum) [illegible]

[illegible]

(Period of Vibration یا Periodic Time)

[illegible] Metre [illegible] (Centimetre) [illegible]

مقابل کی سمت میں زیادہ پیچھے ہو جائیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک سیدھے سادے کرہ کے ساتھ محوری حرکت اور قطبی چپٹا پن کے تعلق کو سمجھ سکتے ہیں کہ ایک ربڑ کی رسی کے ذریعہ سے ایک چھوٹا سا پہیہ جب ایک بڑے پہیہ پ کے ساتھ ... بہت تیزی کے ساتھ ... ہے

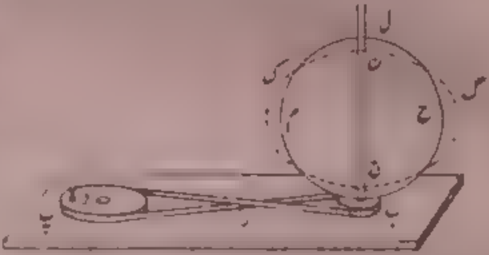

ایک عمودی محور ل ن ش کے گرد ... کا ... کرو ل م ... ب ... پہیہ ... تو ... دیکھیے تو کرہ ... گ ن ک ... حصہ ... کھل جائے گا اتنا ہی زیادہ یہ کرہ چپٹا ہو جائے گا لیکن ... ایک جسم ایک خاص مقدار سے زیادہ تیز حرکت کے ساتھ چپٹا ہو سکتا اگر چپٹا کیا جائے تو وہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر کمہار نے مٹی کے چاک کو زیادہ تیزی سے گھمایا تو چاک ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ ... زمین کے چپٹا ہونے اور نیز زمین کی حرکت محوری ... نتیجے پہنچے ہیں ... زمانے میں زمین ... تھی ... لیکن بیشتر ... گزشتہ زمانے میں زمین ... ثابت کریں یہ دیکھنا چاہیے کہ موجودہ زمانے میں زمین کی محوری حرکت اور سطح زمین کے ... کیا ہو رہا ہے۔

مذکورہ بالا تجربہ میں آپ نے دیکھا ہے کہ کرہ ل م ح کی شکل محوری گردش کی وجہ سے ... ن ک ... سوئی ... جانب ... کیجیے کہ یہ کرہ چھوٹے چھوٹے ... سطح پر کس طرح ... پانی کی ایک ... حرکت کا نتیجہ ... قطبین ... خط استوا کے قریب زیادہ ... جیسے تمام کرہ کے اردگرد پانی کی ایک ... گہری تہ تھی اگر قطبین کے اوپر پانی روپیہ ... ہو تو ... حصہ شمال اور جنوب کی سمت سے حرکت کی بدولت استوائی ... جمع ہو گیا اور پانی کی حرکت ... تیز ہوتی ہے لیکن اگر اس کرہ کے اوپر خاک مٹی بھی رکھی ... تو وہ آہستہ آہستہ قطبین سے استوا کی طرف منتقل ہو جاتی ہے ... کہ محوری حرکت کا ایک نتیجہ ... قطبین سے استوا کی طرف منتقل ہوتے ہیں ... وقت سے زمین کی محوری حرکت ... سے تو ... شروع ہو ... قطبین سے استوا کی طرف منتقل ہوتے ... سے قطبین کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔ کرہ زمین کے شمالی اور جنوبی حصہ میں پانی کا ایک ... سیلاب آیا ... جنوب ... پانی کے نیچے ... تھی اور استوائی حصوں میں ... خشک زمین ... وسط ... سطح ... خشک ... شمال ... حرکت کی ... کے نتائج ... ہیں ... ایک مضمون میں یہ ثابت کیا ہے کہ زمین کی حرکت ... سست ہو رہی ہے ... گھنٹہ ...

میں ۲۰ گھنٹہ بلکہ اس سے بھی زیادہ لمبے ہونگے۔

کے ذریعے سے دیکھی جاتی ہے کہ ۵۰ فٹ تک زمین کے درجہ حرارت میں روزانہ تبدیلی ہوتی ہے [illegible] تبدیلی [illegible] فٹ کی [illegible] زمین کا درجہ حرارت [illegible] کے مقابلے [illegible] کے متعلق کچھ [illegible] نہیں جا سکتے۔ [illegible] زمین کی [illegible] اندرونی حرارت [illegible]

[illegible]

[illegible] زمین کی حرکت کے متعلق [illegible] کے ماہرین [illegible] میں اس موضوع پر مفصل بحث کرنا اس مضمون سے خارج ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] Crater [illegible]

[illegible]

[illegible] زمین کی [illegible] محوری حرکت کے رکنے کے لیے اس جگہ میں ایک [illegible] ہوں [illegible] [illegible] [illegible] ... [illegible] ... [illegible] زمین کا [illegible] ایک [illegible] ... [illegible] اگرچہ یہ حقیقت [illegible] ... [illegible] دیکھا لیکن جب [illegible] ... [illegible] ... [illegible] زمین کا [illegible] حرکت ایک [illegible] زیادہ ہوگا [illegible] ... [illegible] زمین کا [illegible] حرکت [illegible] ... [illegible] حالت میں [illegible] ... [illegible] ... [illegible] جیسے جسم [illegible] ... [illegible] وسعت کو [illegible] ... [illegible] زمین کی محوری حرکت [illegible] ... [illegible] ... [illegible] زمین کی محوری حرکت [illegible] ... [illegible]

[illegible] زمین کسی قدر [illegible] میں بیان [illegible] بلکہ ہمیشہ سے [illegible] تو [illegible] نظام شمسی میں زمین [illegible] مشتری (Jupiter) کو ہر [illegible] تعجب کی بات ہو کہ [illegible] محوری گردش [illegible] دیکھا جب [illegible] معلوم ہوتا ہو کیونکہ [illegible] مشتری کی سطح بھی [illegible] ایک [illegible] ہو زمین [illegible] مشتری کی موجودہ حالت میں تھی چونکہ مشتری [illegible] ... [illegible] مشتری کی سطح کے مطالعہ سے معلوم کر سکتے ہیں۔

[illegible] مضمون میں زمین کی حرکت کے سست ہونے کے [illegible] بیان کرتے ہوئے ہم نے [illegible] تفصیل بحث کی تھی۔ [illegible] ... [illegible] نتیجہ یہ نکلتا ہو کہ زمین کے دن رات [illegible] ... [illegible] موضوع پر مفصل بحث نہیں کر سکتے لیکن جن [illegible] کی خواہش ہو ان کے لیے [illegible] (TIME & TIDE) [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] محوری حرکت [illegible] ... [illegible]

العصر

کیا زمین کی حرکت سست ہو رہی ہے؟

جدید علمی تحقیقات کے [illegible] انکشافات میں سے ایک وہ بھی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] حالات میں [illegible] موجود [illegible] کے وقفہ کو [illegible] کر حال
[illegible] وقفہ کو ایک خاص مدت تعبیر کرتے ہیں گویا اس خاص عدد
[illegible] کے وقفہ کا حاصل [illegible] کا وقفہ ہے [illegible]
[illegible] کمی بیشی نہ ہو [illegible] ایک بڑھ جائے تو
[illegible] معلوم ہو گا [illegible] وقفہ [illegible]
[illegible] کا سبب [illegible] کے بڑھنے [illegible] وقفہ [illegible] ذکر ہے

[illegible]

[illegible] معلوم ہوتا ہے کہ زمین کی حرکت [illegible] سست ہو رہی ہے [illegible]
[illegible] سے [illegible] اس بات کا [illegible]
[illegible] کے [illegible] بحث کی جائے [illegible]
[illegible] مطلب [illegible]
[illegible] اختصار [illegible] بتوں [illegible] محدود [illegible]
[illegible] کریں گے۔

زمین ایک [illegible] پر جو [illegible] ہے اپنے محور کے
[illegible] گھنٹہ میں [illegible] گھومتی ہے [illegible] کا محور زمین کے
[illegible] قطبین [illegible]
[illegible] ایک [illegible] کا نام ہے جب
[illegible] زمین [illegible] گھومتی ہے تو [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] تھوڑی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوا کے گرد ہوا میں گھومتا جاتا ہے۔ کرۂ زمین کی محوری حرکت کی مثال ایک طریقہ سے بھی دی جا سکتی ہے۔ کمہار کا چاک جب وہ اسے لکڑی کے ساتھ تیز حرکت دینے کے بعد چھوڑ دیتا ہے ایک حد تک زمین کے مشابہ ہوتا ہے۔ دونوں کی حرکت میں فرق صرف یہ ہے کہ چاک ہوا کی مزاحمت کی وجہ سے تھوڑی دیر گھومنے کے بعد ساکن ہو جاتا ہے لیکن زمین کے گرد ہوا کے بجائے ایک ایسا رقیق جسم [illegible] ہے کہ قوت مزاحمت بھی [illegible] اور مزاحمت کا اثر محسوس نہیں ہوتا [illegible] فرق [illegible] ایک [illegible] فرض کریں جیسے [illegible] تو وہ بالکل زمین کے مشابہ ہو گا لیکن زمین کی حرکت اس کے مقابلے میں نہایت سست ہو گی اس لیے کہ دونوں کے محور میں بہت بڑا فرق ہے زمین کا [illegible] ہے [illegible] صحیح طور پر سمجھ [illegible] حرکت کے گھومنے کا [illegible] زمین تیس [illegible] فرض کیجیے کہ کمہار ایک یکساں طاقت کے ساتھ گھما رہا ہے [illegible] مزاحمت سے چاک کی رفتار میں جو کمی [illegible] پیدا ہوتی ہے [illegible] فرض کیجیے کہ کمہار اپنی طاقت [illegible] کر سکتا ہے [illegible] اگر چاک [illegible] گردش میں [illegible] سست ہو جائے گی [illegible] حاوی ہو زیادہ [illegible] زمین کی گردش کی جو [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] حرکت [illegible] میں [illegible]
[illegible] کا [illegible]

[illegible] مقامات پر سے [illegible] آسمانی [illegible] زمین [illegible] زمین کا [illegible] اگر ہم [illegible] مثال [illegible] طاقت [illegible] لیکن [illegible] طاقت صرف [illegible] رفتار سست ہوتی [illegible] حالت میں کوئی بیرونی طاقت [illegible] حرکت کے [illegible] زمین [illegible] مادہ اس کے [illegible] حرکت [illegible] طاقت [illegible] زمین کی حرکت سست [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ زمین [illegible] ہو [illegible] عظیم [illegible]

[illegible]

زمین کی حرکت میں [illegible] دوسرا سبب [illegible] حرکت کی [illegible] ثابت ہوتا ہے [illegible] گیا ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے۔

[illegible] حرکت [illegible] زمین کی محوری حرکت [illegible] تفصیل [illegible] مضمون [illegible] امور بطور اشارات تحریر کرتے ہیں۔

[illegible] تعلق [illegible] کے ساتھ ہوتا ہے [illegible] اور تیسرے [illegible] [illegible] ہوتا ہے۔ چاند [illegible]

سے طلوع ہونے تک پیچھے رہ جاتا ہے اور یہ فرق بھی اسی قدر وقت کا ہے تو
[illegible] کسی دن سے پیچھے ہٹتا جاتا ہے۔ سمندروں میں مد و جزر کا
منظر ایک عجیب لیکن [illegible] پریشان [illegible]
[illegible] میں ایک [illegible] ایک دفعہ پانی [illegible] چڑھتا ہے
دو دفعہ [illegible] ہوتا ہے [illegible] دو دفعہ [illegible]
پانی [illegible] سے زیادہ [illegible] زیادہ اونچا ہوتی
ہے [illegible] کے خیال سے [illegible] زمین [illegible]
[illegible]
[illegible] مقام پر پانی کا چڑھاؤ ہوتا [illegible]
ایک دفعہ [illegible] جیسا کہ شکل اول میں دکھایا ہے حالات واقعی
اس نقطہ خیال سے [illegible] صورت پیش کرتے ہیں۔ اگر [illegible]
[illegible] جب [illegible] کے نیچے [illegible] زمین پر [illegible] مقابل مقامات پر پانی کا
چڑھاؤ ہوتا اور چاند کی سمت [illegible] دو مقامات پر پانی
کا [illegible] ہوتا [illegible] ایک معقول [illegible] سمندر [illegible]
[illegible] سمت [illegible] قریب ہونے کی بدولت زمین
سے [illegible] کی طاقت ہوتی ہے
[illegible]

سے زیادہ ہوتا ہے اور [illegible] تیسرے [illegible] معلوم ہے کہ جیسا کہ
ہم [illegible] دوسری جگہ زمین کی [illegible] ذکر کرتے ہوئے بیان
کر [illegible] میں [illegible] سورج [illegible] بہت بڑا ہے [illegible] اسی وجہ سے سورج
کی کشش [illegible] یہ [illegible] سورج [illegible] ہوتی ہے لیکن سورج
[illegible] ہے [illegible] اس کی [illegible] پیدا کرنے کی طاقت
[illegible] نسبت نصف سے بھی کم ہے۔
شکل [illegible] دوم اور سوم سے بخوبی [illegible]
[illegible] چاند کی تاریخوں پر [illegible] چڑھاؤ معمول
سے زیادہ ہوتا ہے [illegible] دونوں [illegible] سورج کی کشش [illegible]
کرتی ہیں [illegible] تیسرے [illegible] کی
حالت شکل چہارم سے واضح ہوتی ہے اس حالت میں سورج کی
کشش چاند کی کشش کے خلاف عمل کرتی ہے جن مقامات پر چاند کی
کشش [illegible] چڑھاؤ ہونا [illegible] سورج کی کشش سے چڑھاؤ ہوتا
ہے اور [illegible] کشش سے چڑھاؤ ہوتا ہے وہاں سورج
کی کشش سے [illegible] چڑھاؤ معمول سے کم ہوتے ہیں
اس لیے [illegible] سورج کی کشش [illegible] سے کچھ کم [illegible] کرتی ہے
[illegible] تعلق کچھ میں لکھنا چاہتے ہیں
[illegible] پانی کے [illegible] چڑھاؤ [illegible] زمین کی حرکت [illegible]
[illegible] حرکت
[illegible] نتیجہ
[illegible] مقام پر پانی کا زیادہ سے زیادہ چڑھاؤ [illegible]
[illegible]

نوٹ - ان اشکال میں زمین سورج اور چاند کے حجم اور فاصلہ کا صحیح تناسب نہیں دکھایا گیا

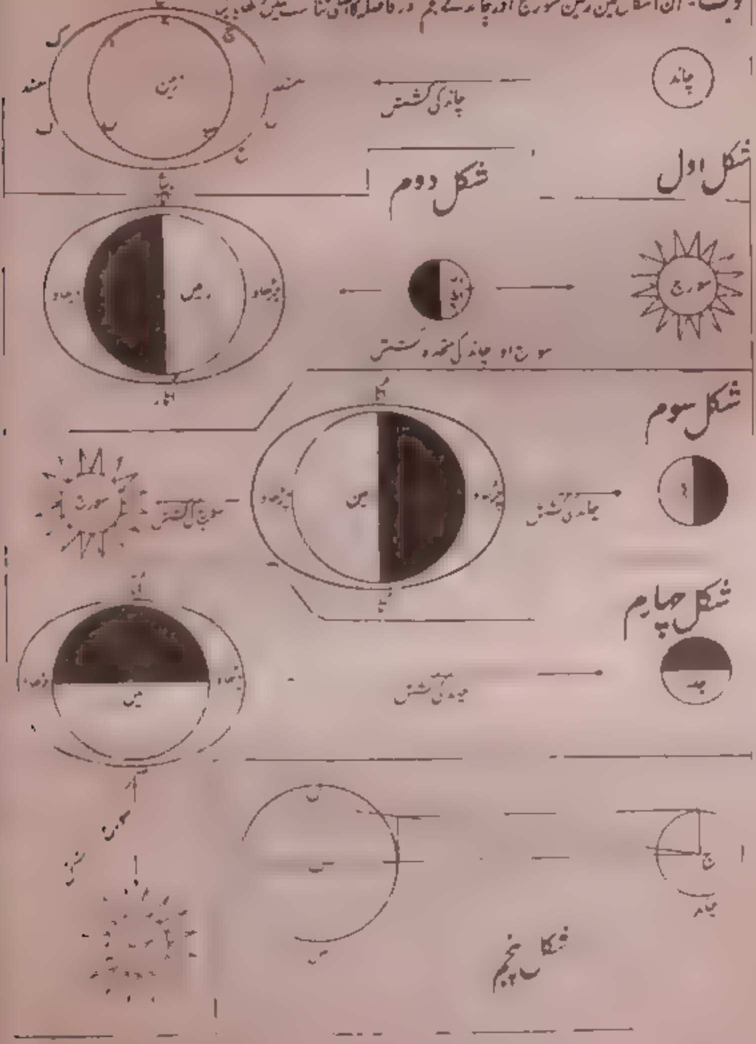

[illegible]

فیروزالدین مراد

تاریخی تصورات کا انقلاب

[illegible]

ایک ... ہزار سال [illegible]

[illegible]

العصر

حرکت کا پہلا قانون

[illegible]

[illegible] Marconigram [illegible]

[illegible] Marconi [illegible]

ان اسباب کی حقانیت کا اعتبار ہمیں زمانے کی حالت کے مطابق ہوتا ہو گی جن کو توپ … سے مطلب رکھو سمجھی … وہیں پہنچے وقت میں … تمام فروغ سوزی کا نتیجہ … کی وجہ سے قبول ہوئی … تھیں … تو لگتی تھیں۔ طلوع و غروب آفتاب کے متعلق متقدمین کے عجیب و غریب خیالات تھے۔ شروع شروع میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ سورج ایک دیوتا کا … جو ہر روز مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرتا ہے۔ یورپ کے یونانیوں اور ہندوستان کی طرح ہر قدرتی طاقت کا کرشمہ ایک دیوتا سے منسوب ہوتا تھا۔ سب سے پہلے انھوں نے سورج کے دیوتا کی سواری سے سورج کے طلوع اور غروب ہونے کو تعبیر کیا۔ اس کے بعد متقدمین میں یہ خیال رائج ہوا کہ سورج دیوتا نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ کبھی کبھی گرہن کے موقع پر اس کی روشنی میں نقصان واقع ہوتا تھا۔ انھوں نے سوچا کہ وہ کوئی بہت ہی ہوائی آگ کا ایک بہت بڑا گولا ہے جو مشرق کی سمت سے نہایت زور کے ساتھ اوپر کی طرف پھینکا جاتا ہے۔ چونکہ گرمیوں میں سردیوں کی نسبت سورج … دیر تک نکلتے … اس لیے انھوں نے خیال کیا کہ وہ لوگ سورج کو مختلف موسموں میں مختلف زور کے ساتھ اوپر کی طرف پھینک دیتے ہیں۔ ستاروں کے متعلق ان کا خیال تھا کہ سورج بحر ظلمات میں … ہو جاتا ہے … ایک بار سورج … میں … وہاں سے نئے … پھر اوپر کی طرف پھینک دیا … اس کی توجیہ … ان کے دل میں دو قسم کے … ۔ ایک تو یہ کہ ہر روز ایک نئے سورج کا بنانا دیوتا کے لیے بھی باوجود ان کی دیوتائی طاقتوں کے زحمت سے خالی نہیں ہو اور دوسرے یہ کہ جہاں سورج بحر ظلمات میں گرتا ہوگا وہاں اس کے گرنے اور سرد ہونے سے بہت شور ہوتا ہوگا اور پانی میں ایک طوفان اٹھتا ہوگا۔ اس لیے انھوں نے ایک اور وجہ سوچی جو ان دونوں نقائص سے … تھی … کے مطابق دکھن[۱] … کے ہاتھوں کے … ایک … کی شکل … مغرب … جب … شام کے وقت سورج کو … لے جاتے … اس کو … مطابق … روز ایک سورج کا … ہوتا … رات … روشنی لیے ہوئے مشرق کی طرف چلا جاتا … صبح … پھر … ان کا سامنا ہوتا ہے۔

بطلیموس کا نظام … یہ نظریات … تقریباً … برس تک مقبول عام رہے ہیں۔ سولھویں صدی عیسوی میں کوپرنیکس (Copernicus) نے جو ۱۴۷۳ء میں پیدا ہوا تھا اور نیوٹن … کی پیدائش سے پورے ایک صدی پہلے ۱۵۴۳ء میں مرا تھا بطلیموسی نظام اور … نظریات … کی قصہ کہانیوں کا قلع قمع کیا۔ اس نے ثابت کیا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے اور یہ کہ سورج نظام شمسی کا مرکز ہے نہ کہ زمین۔ لیکن کوپرنیکس کی تحقیق باوجود یکہ پہلے نظاموں سے بہتر تھی اور بہتر تھا … جسے صحیح مانا جاتا ہے لیکن اس وقت یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ زمین کیوں سورج کے گرد گھومتی ہے۔ اس کے لیے بھی ایک اور … کی تحقیقات اور علم دوستوں کی تین پشتوں کی ضرورت تھی۔ کیپلر (Kepler) نے ۱۶۰۰ء سے ۱۶۳۰ء تک اور (Galileo) گیلیلیو نے ۱۶۰۰ء سے ۱۶۴۲ء تک اور سب سے زیادہ سر آئزک نیوٹن نے ۱۶۶۶ء سے ۱۷۲۷ء تک اپنی تمام عمر کی لگاتار محنت کے بعد … دوسرے … دانوں کی عمر بھر کی محنتوں کا فائدہ اٹھا کر نظام شمسی کے مختلف افراد کی حرکتوں کو قوانین حرکت سے منضبط کیا۔ سب سے زیادہ قابل قدر کام جو ان کی وسیع تحقیقات نے سرانجام کیا

۱؎ دکھن ایک دیوتا کا نام ہے۔

[illegible]

دونوں ایک ساتھ گرے [illegible] سطح زمین سے ٹکرائے [illegible] دو مختلف چیزیں [illegible]

[illegible] Guinea and Feather Experiment [illegible]

[illegible] بہت سے فلسفیوں کو [illegible] قبول کر لی۔

[illegible] کو دوربین کا موجد نہیں کہہ سکتے کیونکہ [illegible]

[illegible] (Hans Lippershe) [illegible]

[illegible] کمال تک پہنچا دیا کہ مشتری [illegible] (Jupiter) [illegible]

[illegible]

[illegible] (Me[illegible]) [illegible]

[illegible] کہلاتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نزدیک حرکت جاری رکھنے کے لیے ایک مستقل طاقت کی ضرورت تھی [illegible] اس لیے انھیں اتنی دوسری [illegible] کا سہارا لینا پڑتا تھا [illegible] ایک آدمی جو بائیسکل پر بیٹھا "بائیسکل چلا رہا ہے" فی الاصل یہ طاقت بائیسکل کو حرکت دینے میں صرف نہیں کرتا بلکہ اس مزاحمت کے [illegible] کرنے کے لیے طاقت صرف کرتا ہے جو [illegible] کی رگڑ [illegible] ہوا [illegible] کی وجہ سے بائیسکل کی رفتار میں تعویق پیدا کرتی ہے [illegible] بغیر رگڑ (Friction) کے جو [illegible] ہوگی [illegible] ہے اور اس حالت میں بائیسکل کی [illegible] طاقت صرف کرنا پڑتی ہے [illegible] سے پیدا ہوتی ہے طاقت کے صرف [illegible] دیکھی جاتی [illegible] بائیسکل [illegible] ایک [illegible] کی مثال [illegible] حرکت [illegible] پیدا ہوتی [illegible] ایک [illegible] کیے گئے ہیں [illegible] ہیں جو حرکت [illegible] حرکت [illegible] وغیرہ [illegible] زمین [illegible] طاقت [illegible] [illegible] جو [illegible] حالت [illegible] ہوتی [illegible] کی حالت [illegible] زمین [illegible] [illegible] [illegible] ہوتی [illegible] [illegible] میں جو [illegible]

میں جاری رہیگی رستہ کی رگڑ وغیرہ کے علاوہ اور بھی اسباب حرکت کے مانع ہو سکتے ہیں۔ مثلاً [illegible] ایک [illegible] بائیسکل کی رفتار کو روک [illegible] بھی [illegible] حرکت کی حالت [illegible] علم سائنس کی معلومات کا [illegible] ایسی طاقت [illegible] رگڑ وغیرہ نہیں [illegible] ایسی طاقت [illegible] کی [illegible] حرکت [illegible] بہ ہمیشہ [illegible] کے ساتھ [illegible] گردش کرتی رہیگی اور [illegible] مستقیم [illegible]

زمین کی سالانہ حرکت جس [illegible] نقص یا زیادتی سے آزاد خیال کی [illegible] حرکت [illegible] مطابق زمین کو ایک خط مستقیم میں حرکت کرنا چاہیے لیکن [illegible] مرکزی طاقت سے [illegible] سورج [illegible] کے مطابق زمین سورج کے مرکز کی طرف کھینچی جاتی ہے [illegible] دو طاقتوں کا [illegible] ایک تو وہ طاقت جس نے ہمیشہ کے لیے زمین کو ایک خط مستقیم پر چلا دیا ہو اور دوسری سورج کی کشش جو ہر لمحہ عمل کر رہی ہے ان دونوں طاقتوں کی [illegible] ایک پتھر کو کسی [illegible] ایک [illegible] دوسرے سرے کو پکڑ کر پتھر کو زور سے گھمائیے [illegible] محسوس کرینگے کہ پتھر کی Centrifugal Force یہی وہ طاقت جس کی وجہ سے پتھر گردش [illegible] [illegible] سے رسی آپ کے ہاتھ سے چھوٹ [illegible] لیکن [illegible] Centripetal Force (یعنی وہ طاقت جو پتھر کو مرکز کی طرف کھینچتی ہے) پتھر کو ایک دائرہ میں گھماتی ہے۔ [illegible] ایک [illegible] مضمون میں اس کا عنوان "کیا زمین کی حرکت [illegible] ہو رہی ہے" ہے اس موضوع پر مفصل بحث کی ہے۔

پھر کر کمرے میں گھومتے ہی زور سے آپ کو مضبوطی کے ساتھ رسی پکڑنی ہوگی اور جتنی رسی لمبی ہوگی اتنی ہی زیادہ طاقت لگانی پڑے گی گیند کو قابو میں رکھنے کے لیے اگر آپ رسی کو یکدم چھوڑ دیں تو گیند سیدھ میں چلی جائے گی اس سمت میں جس میں وہ اس وقت حرکت کر رہی تھی جب آپ نے رسی چھوڑی۔ بالکل یہی صورت سورج اور زمین کے درمیان ہے۔ رسی کے بجائے یہاں تجاذب کی باہمی کشش ہے جسکے لیے کسی مادی میڈیم (Medium) کی ضرورت نہیں بس کے ذریعہ جس کے بیچ سے گزر کر وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی ہو۔ اگر کسی وقت یہ کشش ختم ہو جائے تو زمین اپنی سیدھ میں متوازی سمت میں چلی جائے گی۔

ہمیں خود دیکھنے میں دقت ہے کہ تجربہ خانہ (Laboratory) میں حرکت کے پہلے قانون کا ثبوت بہت شاذ و نادر ہی میسر آتا ہے۔ بار بار یہ خیال ہوتا ہے کہ فضائی اجسام کے ہر حرکت میں ہی خاصہ ہے کہ اجرام فلکی اس میں غیر متحرک حرکت کرتے ہیں لہذا حرکت کی کمی کے لیے کسی طاقت کی ضرورت ہوتی ہے اور اجرام فلکی کی حرکت کو کم کرنے والی کوئی طاقت نظر نہیں آتی۔ یہ امید ہے کہ یہ حرکت ہمیشہ کے لیے قائم رہیگی جہاں تک کہ کوئی بیرونی طاقت جو ہمارے ادراک سے باہر ہو نظام عالم کا خاتمہ نہ کرے۔ ہم زمین پر حرکت کے پہلے قانون کا ثبوت صرف ایک دھندلی صورت سے دیکھ سکتے ہیں۔ اس لیے کہ رگڑ وغیرہ حرکت کی کمی کا باعث ہیں ہم انہیں معدوم نہیں کرسکتے ہاں ان کو ایک خاص حد تک گھٹا سکتے ہیں اور اس حد تک اپنے مشاہدات کو درست کرسکتے ہیں۔ گزشتہ صدی کے ایک نہایت ہی قابل سائنس داں کلرک میکسویل (Clerk Maxwell) نے حرکت کے پہلے قانون کا اس طرح ثابت کیا تھا کہ اس نے ہوا کے ذریعہ ایک برتن میں سے جہاں تک اس سے ہوسکا تمام ہوا نکال دی اور پھر اس میں ایک بہت بڑا لٹو (Top) رکھ دیا اور گھمایا تو گھنٹوں تک اس کی حرکت ختم نہیں ہوتی تھی حالانکہ کھلی ہوا میں بہت جلدی اس کی گردش جاتی رہتی تھی۔ اسی طرح صاف زمین پر ایک گول پتھر بہت دور تک لڑھکتا ہوا چلا جاتا ہے اور اگر برف کی صاف سطح پر ہو تو پتھر کی حرکت بہت زیادہ فاصلے تک جاری رہتی ہے۔ رگڑ کو کم کرنے کے لیے کلوں کے پرزوں کو تیل دیتے ہیں اور ایسی اشیا کو چکنا کرنے والی شے Lubricants کہتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گریفائٹ (Graphite) جو ایک خاص طور پر تیار ہوتا ہے اس میں چکناہٹ ہوتی ہے، رگڑ کم کرنے کے لیے کلوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور کشش کی وجہ سے بھی حرکت کم ہوتی ہے یعنی رگڑ کے علاوہ ہوا کی مزاحمت بھی ہے۔ لہذا یہ تمام تجارب جن میں ایک مخصوص جسم کی حرکت دوسرے مخصوص جسم کے مقابلہ میں دیکھی جاتی ہے ذیل کے تجربے سے مختلف نہیں ہیں۔

ایک باریک دھاگا لے کر اس کو کسی اونچی جگہ باندھیے اور نچلے سرے کے ساتھ ایک بھاری جسم لٹکا کر اسے ہلا دیجیے آپ دیکھیں گے کہ وہ بھاری جسم بہت دیر تک ادھر سے ادھر تک حرکت کرتا رہیگا۔ اگر یہی تجربہ خلا میں کیا جائے تو اور بھی زیادہ کامیاب ہوگا۔ گیلیلیو کا اصلی تجربہ جس کی بنا پر حرکت کا پہلا قانون وضع ہوا تھا اس قابل ہے کہ اسے غور کے ساتھ سمجھا جائے۔

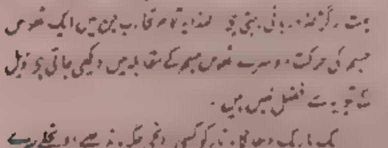

دو کڑی کے تختے اب اور ب ج لیجیے اور ان کے نچلے سروں

[illegible] ... کے ساتھ حرکت کرتا رہے گا۔

حرکت کے پہلے قانون کا [illegible] ... کرتے ہیں۔

فیروز الدین مراد

تحصیل سائنس کی اہمیت

[illegible] New Atlantis [illegible]

[illegible]

سائنسی اختراعات کی خدمات

[illegible]

منکشف ہوسکتی ہیں جو عقل کی [illegible] میں ایک [illegible] کی معرفت [illegible]

[illegible] سیکڑوں [illegible] جو ہماری [illegible] کے ضروری [illegible] سائنس

[illegible] حاصل [illegible] سائنس کے [illegible] کے لیے ایک [illegible]

سائنس کا مقصد

سائنس کا اصل مقصود یہ ہے کہ شیائے الفطرت کا مشاہدہ کرے [illegible]

[illegible] مختلف [illegible] بیان [illegible] سائنس ایک [illegible]

[illegible] حقیقت [illegible]

جب حقیقت کو ایک حد تک حاصل ہو گیا تو وہ [illegible] چل سکتا

گفتگو ہے کہ غور کی [illegible] حقیقت جو کہ صرف عقلی ہی ہیں [illegible]

بلکہ حاصل کرے [illegible]

[illegible] ہے

[illegible] ضرورت نہیں کہ [illegible]

اخلاقی [illegible] ذہنی اور جسمانی زندگی کے لیے کتنی ضروری اور مفید ہے۔ [illegible] سائنس کے مطالعہ [illegible] حاصل ہوتا ہو جو زندگی کے [illegible] رہتی ہے۔

سائنس اور روزانہ زندگی

تحصیل سائنس کے لیے ضروری نہیں کہ آپ [illegible] کسی بڑی یونیورسٹی میں داخل ہوں [illegible] مختلف شعبوں کا بڑے بڑے [illegible] کے زیرنگرانی مطالعہ کریں [illegible] آپ سائنس کے مسائل سے [illegible] دوچار ہوتے ہیں [illegible] جس ڈھنگ سے مختلف [illegible] روزانہ ضروریات زندگی کو [illegible] پہنچانے کی کوشش کی گئی اس سے سائنس کو ترقی نصیب ہوئی۔ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ اگر آپ سائنس کے مسائل کی تاریخ پر نگاہ ڈالیے گا تو یہ امر [illegible] ثابت ہو جائیگا۔ آپ علم نباتات کو لیجیے۔ [illegible] کے پودوں [illegible] ان کے خواص [illegible] کی بڑی بوٹیوں کی معمولی [illegible] سے اصلی ابتدا ہوئی۔ یہی حال طب کا ہے جڑی بوٹیوں کے خواص [illegible] کی ضرورت سے اس علم کی بنیاد پڑی [illegible] پھر پودوں کو پھل پھول کی خاطر لگانے اور ان سے عمدہ اور بکثرت پھل

حاصل کرنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ اس کے خاص طریقے وضع کیے جاتے ہیں جو سب کے سب [illegible] کے تحت میں آتے ہیں۔ یہی کیفیت علم [illegible] زو[illegible] کی جو تمام ان جانوروں سے کہ [illegible] جیسے گھوڑا، بھینس، بکری، اونٹ، کبوتر، تیتر، بٹیر سے شروع ہوتی ہے۔ جانوروں کا [illegible] [illegible] [illegible] گویا سائنس کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

روزمرہ ضروریات زندگی سے سائنس کا تعلق

[illegible] سائنس کی بحث [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ظاہر کرتے ہیں۔ اب آپ [illegible] سائنس کا ہماری عملی زندگی سے کتنا اہم و قریبی تعلق ہے۔ [illegible] کے مشاہدہ اور تجربہ سے جو علم حاصل ہوتا ہے [illegible] سائنس کے متشابہ میں جب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ٹی جیکس صاحب لکھتے ہیں:-

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (Anaesthetics) [illegible]

[illegible] (Pasteur) [illegible]

[illegible] (Bacteria) [illegible]

[illegible] Law of Heredity [illegible]

انیسویں صدی کی [illegible]

[illegible]

[illegible] سائنس کی تحقیقات کے لیے بھی [illegible] [illegible] ہیں ہوں گے [illegible] سائنس ہی [illegible] [illegible]

سائنس کے مطالعہ فطرت کا اثر [illegible]

سائنس ہماری [illegible] [illegible] ہمیں صحیح مشاہدہ کرنے کی [illegible] سوچنے اور غور کرنے کے قابل بنا دیا۔ ہماری قوت [illegible] [illegible] سے موجود [illegible] ملاحظہ ضروری ہو اس سے [illegible] وہی یا ذوق جنس [illegible] سے قابل ہو [illegible] حاصل کرتے ہیں۔ [illegible] ہوتا ہو سائنس [illegible] خلاق کو بھی [illegible] کی قدر کرنے کے قابل ہوتے ہیں [illegible] زمین و آسمان کی اشیا [illegible] کے بجائے [illegible] کو تو [illegible] [illegible] مقیقی کی [illegible]

[illegible] ہوں [illegible] کی [illegible] دیتے ہیں [illegible] کی طرف [illegible] آسمان کی خالق و مالک ہو۔

[illegible] کی ماہیت پر غور کرو [illegible] سوچتے سوچتے عقل [illegible] کے بانو [illegible] کی طرف مائل ہوگی [illegible] ہو کر [illegible] معلق [illegible] تو ہو جائے گی۔ اس وجہ سے [illegible] [illegible] قدرت کی [illegible] اس [illegible] جدید [illegible] سائنس کے [illegible] مطلب کے لیے بھی [illegible] ہیں [illegible] ہو سکتے ہیں۔

جے۔ آر۔ [illegible]

انسانی دماغ کی ماہیت

[illegible]

دماغ کی خاص خاص [illegible] حالتوں میں عصبی ریشوں اور [illegible] رقیق مادہ کی [illegible] دماغ اور ریڑھ سے تعلق رکھنے والی [illegible] کو جیسا کہ [illegible] دیکھی گئی ہیں اور یہ قرین قیاس ہے کہ [illegible] مرکبات اور [illegible] میں فرق واقع ہونے سے انسان کے مزاج اور اس کے عادات میں بھی فرق آجاتا ہے۔

وہ تمام عجیب و غریب باتیں [illegible] حیرت انگیز عقل و عملی [illegible] جو انسان کو سوجھتے ہیں، درحقیقت اس [illegible] کی مخصوص حالت اور [illegible] سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر حالت میں دماغ کی مناسب غذائیت کو [illegible] سمجھا جاتا ہے اگر دماغ سے کام لینا ہے تو ضروری ہے کہ اسے مناسب غذا بہم پہنچائی [illegible]۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ کونسی غذا ہے جو دماغی تقویت کے لیے بہترین سمجھی جا سکتی ہے۔ یہ ایک نہایت دلچسپ سوال ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ [illegible] میں اس پر کسی قدر تفصیل کے ساتھ بحث کریں۔

حکما متفق ہیں کہ جسم کے باقی حصوں کی طرح دماغ کو بھی باقاعدہ غذا ملنی ضروری ہے جس [illegible] انسان کے خون کا دوران باقاعدگی سے ہوتا ہے تو جسم و دماغ کے [illegible] متعدد [illegible] ہے [illegible] چیزیں اس کے مطلب کی ہوتی ہیں دماغ انہیں منتخب کر لیتا ہے لیکن بدقسمتی سے خون [illegible] اس کا دوران ہمیشہ باقاعدہ نہیں ہوتا۔ بعض اوقات خون کم [illegible] ہوتا ہے۔ اس صورت میں دماغ کو اس کی پوری غذا حاصل نہیں ہوتی اور اس کی طاقت کم ہونے لگتی ہے۔ بعض اوقات خون غلیظ ہو جاتا ہے۔ اس وقت دماغ کو ضرورت سے زیادہ چیزیں ملتی ہیں اور وہ بھی اس کے لیے خرابی کا باعث ثابت ہوتی ہیں۔ ان دونوں حالتوں کے علاوہ بعض صورتوں میں خون کے ساتھ خراب اجزا دماغ تک پہنچ جاتے ہیں جن سے اس کے اندر زہریلا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔

[illegible] حیثیت کے ساتھ [illegible] ہیں جیسے [illegible] قسم [illegible] کے لیے [illegible] فاسفورس [illegible] سوچنے کی طاقت میں [illegible] لیکن یہ بیان ایک قسم کا [illegible] اصول [illegible] کہ ایک خاص [illegible] فاسفورس [illegible] دماغی [illegible] انسان میں سوچنے کی طاقت نہیں ہوتی تو وہ بھی کچھ درست نہیں ہے۔

[illegible] فاسفورس [illegible] کے لیے [illegible] بھی [illegible] جتنی ہیں جتنا بعض لوگوں کا خیال ہے [illegible] اور [illegible] کی مخصوص [illegible] میں آتی ہے جن حالتوں میں دماغی ترقی [illegible] دیکھی [illegible] کمی فاسفورس کا مقدار [illegible] میں موجود ہوتا ہی [illegible] گیا ہے یہ بھی [illegible] ہوا ہے کہ جس وقت دماغ اور [illegible] عمل میں [illegible] تو انہیں فاسفورس کی کافی مقدار [illegible] ہوتی ہے۔

ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] اور کمزور دماغ والوں کو فاسفورس کا مقوی جزو [illegible] بہم پہنچایا جائے اور ہر چند کہ غذا میں فاسفورس کی مقدار کم ہو جانے سے کوئی بدیہی مریضانہ علامات نمودار نہیں ہوتیں تاہم [illegible] یہ نتیجہ نکالنا [illegible] ہوگا کہ جس طرح غذا میں چونے [illegible] جزو کم ہونے سے ہڈیاں نرم ہو جاتی ہیں اسی طرح فاسفورس کی مقدار کا کم ہونا دماغ کو سست کرتا اور اس کی [illegible]

لیکن [illegible] جبکہ فاسفورس دماغی ترقی اور قوی صحت کے لیے ضروری [illegible] معلوم ہوتا ہے تو اس کا استعمال فاسفیٹ کی صورت میں [illegible] صورت میں [illegible] ضروری ہیں کیونکہ صورت [illegible] کی [illegible] میں [illegible] ہوتی ہے فی الحقیقت [illegible] ثابت ہوئی ہے کہ [illegible] صورت میں [illegible] سب سے [illegible] صورت کی نسبت زیادہ [illegible] مناسب ہو کہ [illegible] فاسفورس [illegible] جائے [illegible] فاسفیٹ کی صورت میں [illegible] کی صورت میں [illegible]

مختلف [illegible] میں فاسفورس کی مقدار کا تناسب مختلف [illegible] ہے [illegible] منتخب [illegible] ہیں [illegible] جن کا [illegible] فاسفورس کی مقدار [illegible] ہو۔

[illegible] تحقیقات کے مطابق [illegible] بعد [illegible] فاسفورس [illegible] ہوتا ہے [illegible] بچے کے مقابلے میں [illegible] کے جسم کی [illegible] وقت [illegible] میں [illegible] ترتیب [illegible] فیصدی فاسفورس [illegible]

تمام [illegible] میں [illegible] فاسفورس کی مقدار [illegible] فاسفورس [illegible] فیصدی [illegible] سبزیوں میں [illegible] ہوتی ہے [illegible]

فاسفورس کی [illegible] وہ تمام چیزیں جو اعصاب و عضلات کو [illegible] میں [illegible] ہیں بہت بڑی مقدار میں موجود ہوتی ہیں [illegible] میں اس قدر [illegible] کیسین [illegible] ایک [illegible] میں [illegible] ہوتا ہے [illegible] خون کے لیے [illegible] غذا [illegible] جاتی ہے۔ اس میں [illegible] سے [illegible] نہیں کر سکتے اور [illegible] کے مقابلے میں کمزور ہوتے ہیں۔

بعض لوگ [illegible] منتفر ہوتے ہیں لیکن اگر گوشت کھانے [illegible] نہیں [illegible] ہضم ہوتا ہے اور [illegible] میں ہضم [illegible] وجہ یہ ہے کہ [illegible] نہیں [illegible] بعد [illegible] کھانے کے بعد [illegible] مقدار میں کھانے میں [illegible] سخت [illegible] ہو [illegible] اور [illegible] کہ [illegible] پہنچاتی ہے اور طبیعت کو [illegible] گوشت کے مقابلے میں [illegible] غذا ہے بلکہ فائدہ میں بھی بہتر ہے [illegible] میں [illegible] کے لیے [illegible] غیر مترقبہ سمجھی جا سکتی ہے۔

[illegible] ہیں کہ اس میں گوشت اور [illegible] مادہ پیدا کرنے والے [illegible] موجود [illegible] میں [illegible] پیدا [illegible] سکتی ہے [illegible] میں [illegible] اور دماغ دونوں کی غذا [illegible] کام [illegible] کرے گا۔

فاسفورس کے [illegible] غذا [illegible] کے سلسلے میں [illegible] لوگ [illegible] دماغی محنت کا [illegible] نہیں [illegible] استعمال [illegible] میں [illegible] ثابت ہوتا [illegible]

لیکن تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ جہاں ایک بڑی حد تک حافظہ اور استعداد دماغی [illegible] ایک مشہور کیمیا دان کے ایک سرسری بیان پر منحصر ہے [illegible] مچھلی کے گوشت سے فاسفورس حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ [illegible] اس قدر میں یقیناً بہت ہی کم ہوگی باوجود اس کے ان لوگوں کے لیے جنہیں [illegible] دماغی کام کرنا پڑتا ہے مچھلی ایک عمدہ غذا ہے کیونکہ اس قسم کی مچھلیاں جو [illegible] ہوتی ہیں اور جلد ہضم [illegible] ان لوگوں کے لیے جن کا نظام ہضم [illegible] پذیر ہو اور بہت جلد [illegible] ہو سکتا ہو گوشت کے بجائے مچھلی بہتر غذا تسلیم کی جاتی ہے۔

ایک زمانہ میں لوگوں نے [illegible] فاسفورس کی تلاش میں اس خیال سے کہ یکساں چیزیں ایک دوسرے کو غذائیت پہنچا سکتی ہیں حیوانات کا [illegible] استعمال کرنا شروع کر دیا تھا لیکن جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کی خوراک کا خواہ کوئی [illegible] ہو انسانی دماغ پر کچھ مفید اثر نہیں ہو سکتا۔

بعض حیوانات [illegible] غدودوں کے [illegible] حاصل کیے ہوئے لعاب کے استعمال سے [illegible] جو تعجب خیز [illegible] دیکھنے میں آئے ہیں [illegible] [illegible] طور [illegible] استعمال کیا [illegible] [illegible] غذا [illegible] [illegible] [illegible] کے اندر جن کی حالت [illegible]

دل کے کمزور صورت میں [illegible] کے ایسے نتائج نکلے جیسے [illegible] غدود [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] موجود ہیں [illegible] لیکن اس [illegible] ناکام ثابت ہوگئے

[illegible] کی وجہ سے [illegible] حیوانی غدودوں [illegible] دماغی کمزوری [illegible] مختلف [illegible] معلوم کیے جا سکیں لیکن [illegible] کے اس بارے میں کوئی [illegible] حاصل نہیں ہو سکی [illegible] [illegible] نہیں ہو سکا۔ اس صورت میں ممکن ہے کہ [illegible] [illegible] یہ ممکن ہے کہ اس سے انسانی دماغ کو [illegible] کوئی خاص مدد مل سکے۔

جیسا کہ [illegible] کوئی خاص غذا تجویز نہیں کی جا سکتی [illegible] کی تمام منازل میں [illegible] [illegible] خود بخود ان میں سے [illegible] کی غذا چن لیتا ہے۔

[illegible] دودھ [illegible] [illegible] دودھ میں [illegible]

مقامیں [illegible] ہوتی ہیں [illegible] کا [illegible]
[illegible] کی [illegible] ہو جاتی [illegible]
[illegible] جاتی [illegible] اور [illegible]
[illegible] مناسب [illegible] دماغ
[illegible] پیدا ہوتی ہے
[illegible] میں [illegible]
[illegible] کے مطابق [illegible] ہو سکتے ہیں [illegible]
[illegible] خاص [illegible]
[illegible] معلوم [illegible]
[illegible] ضروری [illegible] ان سب کی
تفصیل [illegible]
[illegible] کے [illegible] میں [illegible]
[illegible] جسمانی [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] موجود [illegible] ہے۔
[illegible] ایک خاص وقت [illegible] دماغ
[illegible] خاص [illegible] ضروری ہے [illegible]
وقت [illegible] قدر [illegible]
[illegible] میں [illegible]
واقع ہوا کرتی ہے۔
[illegible] وقت [illegible]
[illegible]
[illegible]

بچیوں کی نو [illegible] بات میں [illegible] اس کے
لڑکیاں [illegible] دونو [illegible] ہو جاتی ہیں [illegible]
میں اس [illegible] کے [illegible] پانچ [illegible]
کھانے [illegible] میں [illegible] چیزوں کا [illegible] سخت [illegible]
[illegible] کی [illegible] دنیا [illegible]
[illegible] کے بعد [illegible]
[illegible]
[illegible] خاص [illegible] ضروری [illegible]
[illegible] زیادہ [illegible]
[illegible] پیدا ہو جاتی ہے۔
[illegible] کی خواہش پیدا
ہو جائے [illegible] حقیقت [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible]
توجہ [illegible]
[illegible]
[illegible] خاص [illegible] قوت کا استعمال [illegible]
کرنے میں [illegible] اس سے
[illegible] ہوتی ہے
ایک چیز [illegible] کے لیے خاص طور پر [illegible] بھی
[illegible]
[illegible] UAL-Monthly
سے حقیقت [illegible]
[illegible] کے اجزا [illegible]
[illegible] نہیں
[illegible]

کی عام غذا ہی اور اسمین قابل تحلیل پروٹینڈ کی بہت سی مقدار
پائی جاتی ہی جسکے مین غذائیت اور چربی پیدا کرنیوالے مادے
بہت پائے جاتے ہین چاول بسبب زیادہ نشاستہ رکھنے کے بعض
اقوام مثلاً کشمیریون یا بنگالیون مین زیادہ استعمال ہوتے ہین
اور جو مین معدنی مادے زیادہ پائے جاتے ہین تاہم ان سب
باتون کو زیر نظر رکھتے ہوئے یہی تسلیم کرنا پڑتا ہی کہ جئی مین جسقدر
موجود ہین وہ انمین سے کسی چیز مین بھی نہین پائی جاتین

اگر تم کسی شخص سے اسکا ذکر کرو تو وہ یہی کہیگا کہ جئی تو
گھوڑون کی خوراک ہی یورپ مین بھی سوائے باشندگان اسکاٹ
لینڈ کے بہت کم اقوام اسے استعمال کرتی ہین حال مین ایک
فرانسیسی نے لکھا تھا کہ جئی کی روٹی موٹی اور کھردری ہوتی ہی
اور اسے صرف غریب ملک مین کھایا جاتا ہی لیکن کچھ عرصے سے
اسکا رواج انگلستان مین زیادہ ہونے لگا ہی بدقسمتی سے
وہان بھی مزدور پیشہ جماعتین اسے اب کم استعمال کرتی ہین
نتیجہ یہ ہی کہ اس طبقہ کے لوگ اب ویسی مضبوط قوی و جسمانی
تحریک نہین رکھتے جیسی ان کے پیشرو دون مین پائی جاتی تھی

جب سے جدید تہذیب ترقی حاصل کرنی شروع کی ہی لوگ ان سادہ
کھانون کو چھوڑ کر چاء بسکٹ وغیرہ استعمال کرنے لگ گئے ہین
ایک مشہور ڈاکٹر کا قول ہی کہ جئی کا آٹا دودھ مین ملا کر
استعمال کیا جائے تو تاکہ چاءین اور قہوے اس پر قربان
کردیے جا سکتے ہین کیونکہ یہ دو مشروبات بچون سب کے لیے
بہترین غذا ہی

حال کی بعض علمی تحقیقات سے اس بارے مین مزید روشنی حاصل
ہوئی ہی کہ جئی کے آٹے کا اثر جسم پر کیا ہوتا ہی۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہی
کہ ہفتہ تک جن چوہون کی پرورش جئی کے آٹے اور پانی پر کی
انمین وہ غدود جسے حلق مین (Thyroid Gland)
کہتے ہین ان چوہون کے غدود کی نسبت جن کو دودھ اور روٹی
کھلائی گئی تھی دوگنے تھے جیسا کہ قبل ازین بیان کیا جا چکا ہی
اس غدود کا حاجب رکھ ہر حصہ مین غذائیت کا اثر پیدا کرتا ہی شاید
یہی وجہ ہی کہ شمالی انگلستان کے باشندے بچپن مین جئی کے استعمال
کے باعث مضبوط اور تنومند بنتے ہین۔ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہی کہ جئی کا
اس غدود پر اثر ڈالکر دماغ سازی کے عمل مین بہت مدد دیتا ہی۔ تیسرا امر

العصر

سائنٹفک اعداد اور کائنات

از شیخ ضیاء الدین صاحب بی اے ایم ایس سی پروفیسر علوم طبیعات ... علی گڑھ

(۱)

[illegible]

[illegible]

تناسب ہندسی اگر دنیا کے کاروبار میں [illegible] حقوق [illegible] جاتی ہے
[illegible] دونوں کے ذہن میں ایک ہی خاص [illegible]
ہوتی ہے [illegible] تناسب ہندسی کے ذکر پر [illegible] جاتی ہے

(۳)

[illegible] | علم ... [illegible]
[illegible] | کے نتائج میں یکسانیت ہو [illegible] وقت تک

حاصل ہوئی [illegible] مشترک [illegible] سے متعلق
[illegible] آپ کی [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کا نہایت [illegible] بیان [illegible] کی حالت میں
نہایت [illegible] ہو جاتی ہے۔

[illegible]

[illegible]

پانی کے حجم پر حرارت کا اثر [illegible]

[illegible]

اشیا کے کیوں نہیں تسلیم کیا گیا۔

[illegible]

[illegible] اساس [illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible] آسمانی برکتیں

[illegible]

[illegible] کی مستحق [illegible]

[illegible] دنیا میں سب [illegible]

[illegible] مناسبت سے [illegible]

[illegible] وقت کی [illegible]

[illegible]

[illegible] جنین [illegible]

[illegible] کے مطابق [illegible] کثافت اضافی [illegible]

[illegible]

کسی چیز کی کثافت [illegible] کہ اس چیز کے وزن اور حجم کی [illegible] کی کثافت یا وزن مخصوص کہلاتا ہے۔

کثافت [illegible] کے ساتھ [illegible] ایک [illegible]

نسبتی کی توضیح [illegible] کثافت [illegible]

کثافت اضافی [illegible] کسی چیز کی [illegible] کی کثافت کے تناسب کو اس چیز کی کثافت اضافی کہتے ہیں۔

[illegible] کے مطابق [illegible] کی کثافت [illegible] دونوں کا [illegible] ایک ہی [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] کے مطابق [illegible] ایک [illegible] پانی کا وزن [illegible] پانی کی کثافت [illegible] ایک [illegible] کی کثافت [illegible] کثافت [illegible]

[illegible]

[illegible] زیادہ ہوتا ہے۔

نکتہ۔ ایک ہندسی کے دس میں ضرورتاً یہ سوال ہے ہوگا کہ سنٹی میٹر کو میٹر کے بجائے کیوں اکائی کی حیثیت کیوں نہ مانا گیا جبکہ وہ یہ ہے کہ سینٹی میٹر ایک انچ کے لحاظ سے اگر ہم کلوگرام ہے تو چھوٹا ہے۔ گرام اور ایک بہت بھاری وزن ہوگا اور عملی مثال میں توازن اور صحیح ایسے ہی ترازو استعمال کیے جاتے ہیں ان کے لیے کلوگرام ہی حقیقت میں زیادہ وزن تو زیادہ وزن تولنے کے لیے صحیح ترازو بنائے جا سکتے ہیں لیکن ان کی نسبت بہت ترازو کی حساسیت کی ترتیب زیادہ ہو جائے گی۔ اور وہ سے ترازو کی حساسیت وزن کی زیادتی سے کم ہوتی جاتی ہے تو حساسیت کا مفہوم یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ بازاری ترازو کے ایک پلڑے میں اگر ایک ٹن وزن ہو اور دوسرے میں ... تو ترازو کی مقبل نیز سی ہوگی لیکن کیمیائی ترازو جو بہت ہی حساس ترازو میں ایک ملی گرام سے بہت دقیق ہوتا ہے ترازو کی حساسیت سے ہزار دو گرام وزن بھی صحت کے ساتھ تولے جا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کلوگرام بحیثیت اکائی کے ہوا اور مرتبہ مناسب ہے۔ اب اگر گرام کے ساتھ کی اکائی سینٹی میٹر ہوتی تو میٹر کے ... اور اعتراضات کے یہ اعتراض آتا ہوگا کہ ... میٹر کو اکائی مانتے پانی کی کثافت لاکھ ہو جاتی ہو کیونکہ ایک مکعب میٹر میں ۱۰۰۰۰۰۰ مکعب سنٹی میٹر ہوتے ہیں اس سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ پیمائش کی کثافت کی کثافت مثالی سے دس لاکھ گنا ہو جاتی ہے۔ گرام اور سنٹی میٹر کو اکائیاں ماننے سے یہ نقص بالکل رفع ہو جاتا ہے۔

اس اعشاری نظام اعداد کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ریاضی حسابی اعداد کی صورت میں تمام اکائیاں ... اور یہی دونوں ایک دوسرے سے بالکل صحیح طور پر دس سے منقسم ہو جاتے ہیں۔

(۳)

اس کی خصوصیت۔ حضرت انسان نے ایک بڑی حد تک علوم کی ترقی میں بھی اپنا جسمانی حصہ نہیں چھوڑا۔ دونوں ہاتھوں کی دس دس انگلیوں کی دس انگلیاں جوڑنے سے دس تک۔ دگو ایک خاص اہمیت حاصل ہو گئی ہے اور حساب میں اگر چوں ... سے کوئی جا سکتا ہے تو اس کی حقیقت دس ہے۔

کسر ان کی تعریف ... ... عملی حالت میں ایک ... اعشاریہ ... کسور اعشاریہ کا مختصر ذکر ہو ہی گیا ہے بالکل کافی ہیں اس لیے ہندسی کسر میں بھی عام طور پر معمولی ہوتی جاتی ہیں لیکن مناسب کے نشان بھی ... کی نسبت میں ادا نہیں کی جا سکتے۔ پاکستان ایک طرح کی ایک بال ... ... یہاں جاننا اس کے کہ ... میں جو جیسا میں سطروں کی کسابت کے نشان ہو اور جو ایسی مثالوں میں جہاں ایک سے زیادہ مناسب ہوتے ہیں یہ پیمائش میں بالکل نہیں ہو سکتا۔ مثلاً اسراع کی تعریف $\frac{\text{رفتار}}{\text{وقت}}$ ہے اور رفتار کی تعریف $\frac{\text{فاصلہ}}{\text{وقت}}$ اس لیے اسراع کو یوں لکھنا ہوگا $\frac{\text{فاصلہ}}{\text{وقت}}$ جو کہ سائنٹفک معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں تناسب کے نشان کو ترازو کی لکھنے کے لیے ... دیکھنا چاہیے یعنی وزن / حجم یا اسراع = فاصلہ / وقت / وقت اس طرز کی سہولت نمایاں ہے۔

کسور اعشاریہ | ہندسی کسور کے لیے کسور اعشاریہ جس کا مجموعی نام اعشاریہ رکھا گیا ہے زیادہ مناسب ہیں۔ مثلاً ۵۰۰۴ء، ۱۲۱، ۳۵ء، ۹۰۰ء وغیرہ۔ الکسر اعشاریہ نہ صرف پیمائش کے لیے زیادہ موزوں ہیں بلکہ حساب کے عمل میں مسائل سے زیادہ آسانی کے ساتھ حل ہو سکتے ہیں۔

ہمارا ریاضی کے عملی نظام اور ہی اس خصوصیت کی وجہ سے کہ اس نسبت نے جیسے میں اکائیوں کے حصے سب دس کی ضرب یا تقسیم سے حاصل ہوتے ہیں نظام اعشاریہ کے بالکل مطابق ہو، جیسے سائنٹفک شمارات میں بہت سہولت ہوتی ہے اس حال کی تفصیل یہ ہے کہ سنٹی میٹر کا ... حصہ ہوا اگر ہم اس قاعدہ کو اختیار کریں کہ اعشاریہ کے کسی اکائی کا نام لکھنے کے بجائے اس کا پہلا حرف ہی لکھ دیا جائے تو اس ۱۰ء م ...

قسم کی بھی اصطلاحات [illegible] بہت سی [illegible] پر مختصر ہوں مثلاً
مثلاً کسی کا تعلق [illegible] سے [illegible] وقت [illegible]
اس لیے [illegible] کا [illegible] ہو [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] لیا گیا مثلاً [illegible]
[illegible] کی وجہ کثرت استعمال [illegible]
مختصر [illegible] شدہ طاقت کی [illegible] سے بھی [illegible]
مطابق [illegible] لینے میں [illegible] گئے ہیں [illegible]
طاقت [illegible] کے نسبت ان کی [illegible]
علمی اصطلاحات سے چند [illegible] جو [illegible]
[illegible] کیے ہیں [illegible] حرکت کی [illegible]
[illegible]

زمین کی کشش کی طاقت بہت زبردست ہو ایک گرام میں جتنا
مقدار مادہ ہوتی ہو اسکو زمین کی کشش [illegible] کی طاقت سے
اپنی طرف کھینچتی ہو اس لیے اگر آپ ایک گرام کو ایک سنٹی میٹر اونچا
[illegible] تو آپ [illegible] طاقت کا [illegible] ایک سنٹی میٹر کے فاصلہ
میں کرتے ہیں [illegible] آپ ایک گرام کے [illegible] میں [illegible] کام کرتے ہیں
[illegible] گرام کے اٹھانے میں [illegible] اسی طرح ایک گرام
کو سنٹی میٹر [illegible] کیا جائے گا [illegible]
[illegible]

[illegible] ایک فٹ اوپر [illegible] کمرے میں ایک [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] کا استعمال [illegible]

[illegible]

[illegible] مقیاس الحرارت [illegible]

[illegible]

[illegible]

اس [illegible] مطابق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عام آلات ہی کے ذریعہ [illegible]

درجہ حرارت		
سطح	تقریباً	٦٠٠٠
بجلی کی آگ [illegible]		٣٥
[illegible]		٥٠٠
[illegible]		٣٠
چاندی پگھلتی ہے		٩٦٠
[illegible]		٦٠٠

کاربن [illegible]	درجہ حرارت
[illegible]	٣٥٠
[illegible]	٣٢٥
[illegible]	٣٣٣
[illegible]	١٥
[illegible]	[illegible]
[illegible]	٨٠

[illegible] اور مقدم جو کہ علم [illegible] جب کہ سارا زمین کی پیمائش میں کام [illegible] منفصل بالاستادات سے علمی امداد کے ساتھ حل کئے جا سکتے ہیں [illegible] اور [illegible] کا ایک [illegible] ہندوستان [illegible] کے مختلف حصص میں [illegible] ہیں

[illegible] کے پیمانے استعمال [illegible] کرتے [illegible]

کو ایک [illegible] کو اپنی [illegible] کر لیتے ہیں [illegible] جوان جوں ملک [illegible] علمی [illegible] کی [illegible] آہستہ آہستہ [illegible] علمی [illegible] ہو جائیگی۔ اور [illegible] ایک ملک [illegible] سے بڑی [illegible] ہوتی [illegible] علمی تحقیقات [illegible] ایک ہی پیمانے [illegible] سب ملکوں [illegible] کی [illegible] علمی کام [illegible] ان [illegible] باقی مہذب ممالک [illegible] میں تحقیق کا [illegible] ہندوستانی [illegible] کو چھوڑنا [illegible] ہندوستان [illegible] وہاں [illegible] سائنٹفک [illegible] زمانہ [illegible] ترک کیا [illegible]

[illegible]

[illegible] کی حرمین [illegible]

اور [illegible] سائنٹفک [illegible] انتظام [illegible] ہیں [illegible] پیمانہ [illegible] ہیں [illegible] گرام [illegible] ہیں [illegible]

کے [illegible] میں [illegible] سیر [illegible] آپ [illegible] ٹھیک طور پر ایک سیر تقریباً [illegible] اگر [illegible] ہوتا ہے اس لیے ایک چھٹانک میں تقریباً [illegible] گرام ہوتے ہیں [illegible] ایک تولہ میں تقریباً [illegible] گرام ہوتے ہیں چونکہ [illegible] ہوتا ہے اس لیے ایک [illegible] گرام [illegible] ہوتا ہے [illegible] کے [illegible] گرام [illegible] ہیں اس لیے ایک [illegible] میں تقریباً [illegible] گرام ہوتے ہیں [illegible] معلومات [illegible] ہوتے ہیں [illegible] آسانی [illegible] کے ساتھ تول [illegible] جا سکتا ہے [illegible] حصہ میں [illegible] ٹھیک طور پر تولا جا سکتا ہے [illegible] حصہ [illegible] میں [illegible] جائے [illegible] کتاب [illegible] کے [illegible] ہندوستان [illegible] معلوم کر لیں گے [illegible] اس لیے ایک گرین میں تقریباً [illegible] گرام [illegible] ایک [illegible] سینٹی میٹر [illegible] پانی کا وزن ایک کلوگرام ہوتا ہے [illegible] ایک ہزار [illegible] مکعب سینٹی میٹر [illegible] ایک میٹر [illegible] ایک سیر [illegible] پونڈ [illegible] ایک گیلن [illegible] ایک گیلن میں [illegible] ایک [illegible] لیٹر اور [illegible] مکعب سینٹی میٹر۔

(۷)

[illegible] میں [illegible] التماس [illegible] کے لیے [illegible] تیار [illegible] کئے جا سکتے ہیں [illegible] نہیں ہیں لیکن [illegible] ایک [illegible]

۹۱

[illegible]

فیروز الدین مراد

مبادی حیات

[illegible]

[illegible] بعض چیزیں [illegible]

[illegible]

(۱) بے جان غیر نامی INORGANIO

(۲) جاندار نامی ORGANII.C

[illegible]

[illegible] گرفت [illegible]

[illegible]

[illegible]

سوال کا دوسرا رخ

[illegible]

سوسائٹی کی [illegible] میں [illegible] ڈاکٹر سینیٹین [illegible] کی رپورٹ

اس سوال کے جواب میں [illegible] ڈاکٹر سینیٹین [illegible] کرنے میں [illegible] کیمیائی [illegible] کی موجودگی لازمی امر ہے [illegible] ثابت کر دیا جائے [illegible] مرکبات [illegible] نہیں کھا سکتا [illegible] حقیقت میں [illegible] کیمیائی مرکبات میں [illegible] تجربات سے [illegible] کیمیائی [illegible] تجربات سے [illegible]

ڈاکٹر سینیٹین [illegible]

[illegible] تحقیقات سے [illegible] نتائج [illegible] صاحب [illegible] [illegible] ڈاکٹر سینیٹین [illegible]

[illegible] ڈاکٹر سینیٹین [illegible] عکسی تصویر [illegible] CYCLOP [illegible] کے نتائج [illegible]

[illegible] CYCLOPS [illegible]

[illegible] اس قسم [illegible]

نتیجہ کیا نکلتا ہے

ڈاکٹر سینیٹین کی [illegible] تحقیقات [illegible]

العصر

کرۂ ہوائی کے متعلق دلچسپ معلومات

تمہید

علمائے ارضیات اور ہیئت دانوں کا متفق علیہ قیاس ہے کہ یہ زمین جس پر ہم بستے ہیں خلا میں معلق ایک کرہ ہے جو وقت معینہ اپنے محور پر گھومتی اور آفتاب کے تجاذب سے سال میں ایک دفعہ آفتاب کے گرد چکر لگاتی ہے اسکا اندرونی حصہ مرکز کے قریب مذاب اور سیال ہے لیکن سطح پر اور سطح سے بہت دور اندر کی طرف پتھروں اور چٹانوں کی ایک موٹی ٹھوس تہ کرسٹ (Crust) ہے جو سیال مادہ کے انجماد سے پیدا ہوگئی ہے اسکی سطح کے بعض حصص تو خشک ہیں لیکن اکثر حصوں کے اوپر پانی کے بخارات نے ٹھنڈے ہونے کی وجہ سے سمندر کی شکل اختیار کر لی ہے سطح زمین کے اوپر کئی میلوں کی اونچائی تک ہوا کا ایک وسیع اور عمیق سمندر ہے اور اس سے اوپر فضائے بسیط میں ایتھر کا بحر بیکران ہے۔

لہ علم ارضیات کو انگریزی میں Geologist یعنی ماہرین علم طبقات الارض
اسے ہی انگریزی میں Geology کا ترجمہ ارضیات کیا ہے انگریزی
زبان میں تمام علوم کے نام ایک ہی طرز پر ہیں۔ جیسے کہ تھیوسفی، آنتھروپولوجی
ہومیو، سوشیالوجی وغیرہ تمام جدید علوم اسی طرز پر پکارے جاتے ہیں جیسے
زوالوجی، بائیولوجی وغیرہ مشتقات ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو اگر اردو میں بھی
جو علوم کے جن کے نام پہلے سے وضع ہو چکے ہیں اب ایک ہی طرز میں ہوں

سلہ اس بحث کے متعلق ہم ایک علحدہ مضمون میں تفصیل کے ساتھ بحث کریں گے
ذیل میں ہم نے کچھ دور وقت کے اندازہ کے پیمانہ میں کل گردش لیل و نہار بھی
جاتی ہے لیکن زمانہ سے اس کی حیرت انگیز تبدیلی سے ہم نے شکار ایسا کریں کہ اسکی مدت
گردش کا وقت شمار ہے ایک ستارہ دور کا جو حصہ موجودہ زمانے میں ۲۴
چند گھنٹوں سے ایک دقیقہ کی مقدار سے لمبا ہو۔ بالفاظ دیگر
دن رات جیسے ہو رہے ہیں لیکن سال بہت تا ... ہوا ہے کہ کوئی
اندر ہوا Hydrosphere کا کرہ ہوائی Atmosphere

اگر ہوائی کرہ میں کا یک [illegible]

زمین اپنی سالانہ گردش میں ۱۸ میل فی ثانیہ یعنی ۶۵۰۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت کرتی ہے [illegible] بعینہٖ اسی طرح زمین کے ساتھ متصل رہتا ہے [illegible] میں اسی طرح کرہ ہوائی کرۂ زمین کے ساتھ زمین کی [illegible] زمین کا محیط تقریباً ۲۵۰۰۰ میل ہے [illegible] خط استوا کے قریب [illegible] سے قریب ہیں ساڑھے دس سو میل فی گھنٹہ [illegible] میل فی گھنٹہ کی رفتار سے [illegible] میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھومتے ہیں [illegible] کے قریب ہیں [illegible] میل فی گھنٹہ [illegible] میل فی گھنٹہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] Chemistry [illegible] nomenclature [illegible] Scientific Instruments [illegible]

رفتار سے گھومتے ہیں [illegible] میں کرۂ ہوائی زمین کی [illegible] [illegible] (—scope) [illegible] (—meter) میٹر [illegible] Electrometer [illegible] Electroscope [illegible] (—graph) [illegible] Thermograph [illegible]

[illegible] ہوئے کہ یہ سمندری [illegible]
ایک [illegible] میں [illegible] کی بدولت زمین پر
ہوتی اور [illegible] جب [illegible] زمین کی کشش کے [illegible] اثر
میں [illegible] زمین کی [illegible] تو ہمیں ایک مسلسل
ایک [illegible] میں [illegible]۔ چاند جو زمین سے قریب
[illegible] زمین کی [illegible]
حصہ [illegible] سطح [illegible] پر رہتے ہیں [illegible]
سمندر جو زمین کی [illegible] اُٹھا رہتا ہے
[illegible] ایک [illegible]
زمین [illegible] حرکت [illegible]
ایک [illegible] سمندر
کی زمین سے جو [illegible] شروع کرے تو تقریباً [illegible] گھنٹے
بعد تمام [illegible] میکسیکو وغیرہ کی زمین پر آ
سکتا ہے!!!

متقدمین زمین کی روزانہ گردش کے قائل نہیں تھے
منجملہ دیگر اعتراضات کے جو وہ روزانہ گردش کے خلاف
پیش کرتے تھے ایک اعتراض [illegible] جس کے متعلق
ہم بھی بحث کر چکے ہیں وہ کہتے تھے کہ اگر زمین روزانہ
ایک دفعہ گھومتی [illegible] تو [illegible]
[illegible] میں [illegible] آندھی
جیسی ہوا [illegible] اور مکانات مسمار
ہو جاتے [illegible] ہوا کی رفتار زمین کے مقابلے
[illegible] نیوٹن [illegible] Law of
Universal Gravitation [illegible]

[illegible]

میں [illegible] میل فی گھنٹہ ہوگی۔ [illegible] کا اعتراض یہ تھا
کہ زمین تو [illegible] میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آگے بڑھ جائے گی لیکن ہوا
جو زمین کی حرکت میں کوئی حصہ نہیں لیتی زمین کی اشیاء کے
[illegible] رفتار کے ساتھ [illegible] لیکن زمانہ حال میں تجاذب
[illegible] کے مسئلہ [illegible] اس قسم کے جملہ اعتراضات خود
بخود رفع ہو جاتے ہیں۔

کرۂ ہوا میں مد و جزر [illegible] کا مسئلہ

زیادہ تر چاند کی کشش سے اور ایک تھوڑی حد تک سورج
کی کشش سے سمندر میں دو دفعہ مد و جزر ہوتا ہے۔ پانی کا جو حصہ
چاند کے [illegible] کی طرف کھنچ جاتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ
[illegible] میں ہر ۲۴ گھنٹے میں سمندر کا پانی دو دفعہ اونچا چڑھتا ہے
اور دو دفعہ [illegible] سے قریب ہو جاتا ہے جب سورج اور چاند کی
کشش ایک ہی سمت میں [illegible] جوار بھاٹا پیدا ہوتا
ہے اور جب ان کی کشش مخالف سمتوں میں اثر کرتی ہے تو معمول
سے چھوٹے مد و جزر ہوتے ہیں۔ سطح زمین کے نزدیک ایک بہت
[illegible] ہے کہ سمندر میں مد و جزر
[illegible] پانی کے ساتھ نیچے سے سمندر کی
[illegible] مد و جزر [illegible] قیاس
[illegible] چاند اور سورج کی کشش سے کرۂ ہوائی میں بھی
سمندر [illegible] مد و جزر ہوتا ہو [illegible] کی طرح
[illegible] مد و جزر کی تحقیقات میں مصروف ہیں کیونکہ ہوائی مد و
جزر [illegible] حیثیت [illegible] ہوائی جہازوں [illegible]
[illegible] زیادہ ہو گئی ہے کہ کرۂ ہوائی میں مد و جزر
کے [illegible] ہوائی جہازوں کو ملاحوں کی طرح ہوائی مد و جزر کے
اوقات کا خیال رکھنا لازم ہوگا۔ [illegible] ہوائی سمندر کا سوالے

صرف چند ایک رکاوٹوں کے جو بلند پہاڑوں کی وجہ سے اس کی ہموار یکسانیت میں واقع ہوتی ہیں مدوجزر کے لیے وسط سمندر کا جہاں پانی کی سطح کا نشیب و فراز بندرگاہوں سے کہیں کم ہوتا ہے اور دوسرے ہوا پانی سے کئی سو گنا ہلکی ہے کرہ ہوائی میں مدوجزر کی وہ شدت نہیں ہوتی جو تنگ بندرگاہوں میں ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ آج تک اس صیغہ علم کی طرف کچھ زیادہ توجہ نہیں کی گئی اور قیاس لوازمہ پارسے تک دریجے ہوئے ... مدوجزر کا پتہ نہیں لگ سکتا جب تک زیادہ ... طریقے تحقیق ... کیے جائیں گے یہ مسائل ... ... حیثیت سے ... رہیں گے۔

۳. ہوائی طبقات کی تحقیقات

کرہ ہوائی کے متعلق جدید ترین معلومات، اس کے طبقات، علم کے حرارت کی مفصل دریافت ... ذریعہ سے ... زیادہ سے زیادہ پانچ میل کی بلندی تک ہو سکتی ہو ... سب سے اونچا پہاڑ بھی ... پانچ میل ... بلندی کا حال بھی ... طریقوں سے ... میں ... ایک نیا طریقہ ایجاد ہوا ہے جس سے ... میل کی بلندی تک کے حالات معلوم کیے گئے ہیں ... سے پیشتر کہ ہم ان دلچسپ معلومات کا مفصل ذکر کریں ہم ... کی حالات ... اور کرہ ہوائی کا ... خلاصہ کرتے ہیں۔

جس طرح مچھلیاں اور دوسرے آبی جانوروں کے سمندر میں رہتے ہیں اسی طرح انسان اور ... جاندار ... حیوانات ہوا کے ایک سمندر میں رہتے ہیں جو پانی کے سمندر سے کیا بلحاظ وسعت اور کیا بلحاظ گہرائی کے ہر طرح سے ... سطح زمین کا ... ایک چوتھائی حصہ خشک ہے جو عام ... مسکون کے ... سے مشہور ہو۔

باقی تین چوتھائی حصہ پانی کے سمندر سے گھرا ہوا ہے گویا سمندر کی وسعت سطح زمین کے مجموعی رقبہ کی تقریباً تین چوتھائی ہے ... لیکن کرہ ہوائی کے متعلق یہ ... ... زمین کا ایک چپہ چپہ ... ہوا ... کرہ ہوائی ... ... ہوا ... سمندر کی ... جاری ... سے کرۂ ہوائی سطح زمین کی وسعت کے بالکل برابر ہوا ... ہوا کی ضروری ہے اسلئے کہ ... بغیر انسان کچھ دن تک زندہ رہ سکتا ہے لیکن اگر ہوا ... تو جان ... ہو جائے ... سب سے پہلی ضرورت ہے اگر ہماری خلقت موجودہ سے بالکل مختلف ہوتی تو غالباً قدرت ہمیں اسقدر ہوا کا محتاج ...

... ہوا ... ... کا ...

یہ ... پانی ... ہو سکتا ہے ... پانی کی ... ایک تجربے ... پانی ... میں پانی ... ... ایک ... جسم ڈالدیجیے تو دونوں بازوؤں میں ...

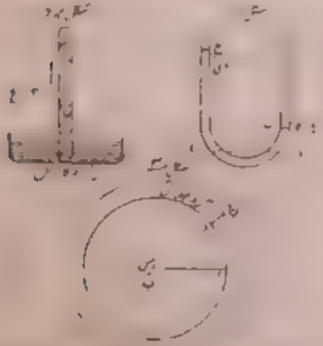

سطح ایک جتنی بلندی پر ہوگی لیکن ایک بازو میں ... اور دوسرے

میں پانی ڈالا جائے تو پانی کی سطح ج کی بلندی خط مستقیم ا-ا سے اوپر پارہ کی سطح ب کی بلندی خط ا-ا سے اوپر کی نسبت تقریباً ۱۳½ گنا زیادہ ہوگی، اسلئے کہ پارہ پانی سے ۱۳½ گنا زیادہ بھاری ہے۔ دوسری شکل میں ایک شیشہ کی نلی پارہ سے بھر کر پارہ کے برتن میں الٹی کھڑی کی گئی ہے۔ نلی میں پارہ برتن کے پارہ کی سطح سے ۳۰ انچ اونچا کھڑا ہوتا ہے۔ پہلی شکل کی نلی والے تجربوں سے قیاس کرکے آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہاں بھی ایک تیسری شکل کی نلی ہے جس کا ایک بازو دکھائی نہیں دے رہا اس لیے کہ اس میں ہوا بھری ہے اور دوسرے بازو میں پارہ بھرا ہے۔ گویا ۳۰ انچ لمبی پارہ کی نلی ہوا کی ایک غیر مرئی لمبی نلی کے وزن کی وجہ سے پارہ کی بیرونی سطح سے جس پر ہوا کے وزن کا دباؤ اثر کر رہا ہے اوپر کھڑی ہے بعینہ اسی طرح جس طرح شکل ۱ میں پانی کی ایک ۱۳½ گنا لمبی نلی پارہ کی ایک چھوٹی نلی کو سنبھالے ہوئے ہے۔ ان تجارب کی بنا پر ہم فوراً کرۂ ہوائی کی بلندی کا اندازہ لگا سکتے ہیں بشرطیکہ کرۂ ہوائی نیچے سے اوپر تک ایک جتنا کثیف ہو۔ اس شرط کو صحیح مان کر یکساں کثافت کی ہوا کے کرہ کی بلندی چونکہ پارہ ہوا سے دس ہزار گنا بھاری ہے ۳۰۰۰۰۰ انچ یعنی تقریباً پانچ میل نکلتی ہے لیکن چونکہ ہوا جوں جوں ہم اوپر چڑھتے ہیں لطیف ہوتی جاتی ہے، کرۂ ہوائی کی اصلی بلندی کا اندازہ ہم ان باتوں کا لحاظ کرکے تقریباً پینتالیس میل کا کیا ہے۔ اس علم کے ساتھ ہم کرۂ ہوائی کے وزن کا تناسب زمین کے وزن سے [illegible] شکل کی مدد سے معلوم کر سکتے ہیں۔ زمین کی کثافت خالص پانی کے مقابلے میں ۵½ ہے یعنی بالفاظ دیگر زمین کا بار رکھنے والے پانی کے [illegible] ہیں تو ان کا مجموعی وزن زمین کے وزن سے [illegible] ہوگا۔ اگر آپ ایک مکعب فٹ پانی کا وزن جانتے ہیں تو زمین کا وزن ان اعداد سے آسانی نکل سکتا ہے زمین کا حجم

$\frac{22}{7} \times \frac{4}{3} (4000)^3$ مکعب میل ہے۔ کرۂ ہوائی کا وزن دریافت کرنے کے لیے ہم مقیاس الہوا کی نلی شکل دوم کو پھر استعمال کرتے ہیں۔ بجز کرۂ ہوائی کی بلندی بالکل صحیح طور پر معلوم نہیں ہے لیکن یہ معلوم ہے کہ تمام کرۂ ہوائی کا بوجھ پارہ کی ۳۰ انچ اونچی تہ کے بوجھ کے برابر ہے۔ تمثیل میں آپ یوں سمجھئے کہ بجائے زمین کے گرد ۴۵ میل اونچی ہوا کی ایک تہ ہونے کے پارہ کی ایک ۳۰ انچ موٹی تہ ہے جس کا حجم تقریباً $4 \times \frac{22}{7} (4000)^2 \times \frac{30}{12 \times 5280}$ مکعب میل ہے۔ پارہ پانی سے ۱۳½ گنا زیادہ بھاری ہے اور زمین پانی سے ۵½ گنا بھاری ہے اس لیے کرۂ ہوائی کے وزن کو زمین کے وزن سے وہی نسبت ہے جو $4 \times \frac{22}{7} (4000)^2 \times \frac{30}{12 \times 5280} \times \frac{27}{2}$ کو $\frac{4}{3} \times \frac{22}{7} (4000)^3 \times \frac{11}{2}$ سے ہے یا ایک کو دس لاکھ سے۔ الغرض کرۂ ہوائی کا مجموعی وزن زمین کے وزن سے دس لاکھ گنا کم ہے۔

ہوا کا دباؤ

بہت سے حضرات متعجب ہوں گے کہ اگر فی الواقع ہوا کا اتنا بوجھ ہے اور ہم ہوا کے بوجھ کے نیچے ہیں تو کیوں ہم اس دباؤ کو محسوس نہیں کرتے۔ بات اصل میں یہ ہے کہ ہوا کا دباؤ ہر سمت اندر باہر [illegible] جسم میں مسامات وغیرہ ہیں جن میں ہوا ہر طرف برابر ہے اور اس لیے اس کا مجموعی اثر [illegible] یعنی کالعدم ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو چونکہ فی مربع انچ ہوا کا دباؤ تقریباً ۷½ سیر ہے اور [illegible] جسم کی بیرونی سطح کا رقبہ [illegible] مربع انچ [illegible] تقریباً سو چالیس [illegible] سیر یعنی [illegible] من کے دباؤ سے پس جاتے لیکن تعجب ہوتا ہے کہ اس [illegible] کے ساتھ ہم [illegible] حیرت انگیز دباؤ سے بالکل بے خبر ہیں [illegible] پانی چونکہ ہوا سے تقریباً [illegible] سو گنا [illegible] پانی کی سطح سے [illegible] فٹ نیچے جائیں تو [illegible] جسم [illegible]

[illegible] (Gresham) [illegible]

[illegible]

[illegible] (Sounding Baloon) [illegible]

[illegible] (Thermograph) [illegible]

[illegible] (Barograph) [illegible]

[illegible] (Meteorograph) [illegible]

[illegible]

[illegible] (Troposphere) [illegible]

[illegible]

فیروزالدین مراد

پانی

اسکی مختلف صورتوں اور اسکی ماہیت پر ایک نظر

[illegible]

اور جنوبی امریکہ کے بعض حصوں میں بستے ہیں [illegible] کہ ایک اور وحشی قبیلہ کا یہ خیال ہے کہ ابتدا میں سمندر تھے اور ان کے درمیان ایک جزیرہ تھا جو رفتہ رفتہ دنیا کی صورت میں تبدیل ہو گیا۔ [illegible] میں ایک وحشی قبیلہ ہے ان کے ہاں یہ روایت مروج ہے کہ ابتدا میں پانی تھا اور اس کے اندر ایک مچھلی رہتی تھی جب اسے بھوک لگی تو وہ پانی کی تہ میں خوراک کی تلاش میں گئی وہاں کچھ پانی نکالکر جمع کرتی رہی جس سے بعد ازاں دنیا بنی۔

اہل چین کا خیال [illegible] سوال و جواب کی صورت میں ہے جو اس ملک کے مشہور حکیم [illegible] سے عالم کی ابتدا کے باب میں پوچھے گئے تھے حسب ذیل اقتباس [illegible] کا ترجمہ ہے جو انہوں نے حکیم موصوف کے سوال و جواب کا انگریزی میں کیا ہے۔ شروع میں دو چیزیں پانی اور آگ تھیں۔ پانی کے ساتھ جو چیزیں مخلوط تھیں ان کے تہ بہ تہ جم جانے سے زمین پیدا ہوئی اگر کسی بلند پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہو کر قرب و جوار کی پہاڑیوں کو دیکھو تو وہ سمندر کی [illegible] نظر آئیں گی۔ بعینہ ابتدا میں پانی [illegible] یہی نتیجہ ہوا تھا۔

ہندوؤں کی دھرم پستکوں میں جہاں تکوین کا ذکر ہے وہاں پانی کو ایک خاص عظمت و رتبہ حاصل ہے۔ [illegible] میں لکھا ہے ابتدا میں عالم [illegible] جو ہر تھا [illegible] کوئی جاندار و بے جان شے موجود نہ تھی۔ اس نے دنیا پیدا کرنے کا خیال کیا۔ اس نے پانی، روشنی اور مخلوقات وغیرہ پیدا کر دیئے [illegible] یہ دنیا بھی [illegible] پانی کو موجودات کا مبداء و ماخذ قرار دیا گیا ہے جس سے آگ اور ہوا کی [illegible] ابتدا میں تاریکی [illegible] اصول اولیہ یعنی ابتدائی عناصر وغیرہ سے پانی پیدا ہو گئے۔ اس کے اندر [illegible] تخم تھا۔ اس سے [illegible] پیدا ہوا [illegible] الخ۔

یونانیوں میں سب سے مشہور شاعر ہومر ہے جس نے [illegible] کتابیں تصنیف کرکے غیر فانی شہرت حاصل کی ہے۔ وہ ایک جگہ عالم کی ابتدا پر بحث کرتا ہوا [illegible] سمندر کو اس کا [illegible] یہ خیال ظاہر کر دیا [illegible] کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی [illegible] چھٹی صدی قبل مسیح میں پیدا ہوا تھا۔ [illegible] علوم تجربیہ کا موجد اور بانی اول تھا۔ اس نے طبیعیات، ہیئات وغیرہ کے متعلق کچھ اکتشافات کیے۔ اس نے پانی کو منبع عالم اور علت العلل [illegible]۔ یہ شاید پہلا حکیم ہے جس نے اس مسئلہ کو فلسفیانہ اصول پر ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے شاگردوں نے بھی اس نظریہ کو رائج کرنے کی کوشش کی [illegible] کا یہی خیال تھا کہ [illegible] صورت بگڑنے پر پھر پانی ہی میں جا ملتی ہیں جس سے وہ برآمد ہوتی ہیں۔

دنیا کی [illegible] کئی وحشی اور مہذب اقوام کے درمیان یہ روایت مروج ہے کہ یہ دنیا پانی کے وسیلہ سے برباد ہو چکی ہے [illegible] میکسیکو کے باشندے [illegible] اور [illegible] امریکہ کے باشندے [illegible] کے ہاں یہ روایت مشہور تھی کہ دنیا ایک مرتبہ پانی کے خوفناک طوفان اور تین مرتبہ آگ وغیرہ سے برباد ہو چکی ہے۔ بائیبل میں طوفان نوح کا ذکر [illegible] یا ایک مرتبہ [illegible] تباہ ہوئی تھی۔ زمانہ حال کے

سلہ [illegible] سلہ [illegible] سلہ [illegible]

سلہ [illegible] سلہ [illegible] سلہ [illegible] صفحہ [illegible]

سائنس کے [illegible] حیات کی ایک [illegible] تائید ہو چکی ہے [illegible] شہادت [illegible] نہایت [illegible] کے بعد [illegible] تھے [illegible] حالات اور [illegible] [illegible] نام [illegible] [illegible] کا ایک خیال یہ بھی [illegible] آب سے [illegible] پانی [illegible] گھٹتا جاتا ہو [illegible] [illegible] ہو جائے گا [illegible] پانی [illegible] گھٹتے گھٹتے [illegible] اور وہاں کے [illegible] انسان [illegible] [illegible] کہ چند ہزار سال کے بعد [illegible] بھی آئے گا اور [illegible]

[illegible] [illegible] جس جگہ [illegible] صورت میں موجود [illegible] [illegible] انسان [illegible] [illegible] تجارت [illegible] [illegible] [illegible] کسی زمانہ میں پانی تھا [illegible] [illegible] [illegible] اب وہاں [illegible] کے علم سے [illegible] [illegible] میں [illegible] خیال [illegible] انسان رہتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] وہاں [illegible] دنیا [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ثابت ہو [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] ہو [illegible] [illegible] [illegible] دنیا [illegible]

جب سلسلہ [illegible] ثابت ہو [illegible] [illegible] [illegible] حاصل ہو [illegible] [illegible] موجود [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] یونان [illegible] [illegible] [illegible] ہندوستان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جہالت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شان و شوکت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

تو ... سے ... معلوم ہوا کہ پانی ... دو ... عنصروں سے مرکب ہے
... [illegible] ... حرکت سے ... ہوا ...
... [illegible] ... سے ... آکسیجن مرکب ...
... پانی اپنے ... عناصر ... [illegible]
زہ ... مرکب قرار پایا

پانی کی ساخت
زمین پر پانی کی کثرت

پانی ... خشکی پر بھی غالب ہے کیونکہ ... سے جب ہم
... اگر پانی کسی روز جوش میں آئے اور ... غضبناک ہو
زمین پر چڑھ جائے تو ... زمین میں تاریکی ... دنیا کو ... ایک
اور ہم سب ... غرق ... ہو جائیں ... کہ ... کی ...
خشکی اور تری ... میں ... کرۂ زمین ... ہے ... فیصدی
پانی ہے ... فیصدی زمین بالفاظ دیگر ... ملین مربع
میلوں پر سمندر ... وغیرہ ... ہے ... سے
پانچ کروڑ ... مربع میل خشکی ... ایک حصے پر انسان آباد ہیں اور
دوسرا حصہ ... [illegible] ... سمندر کا
... [illegible] ... سے بھی گہرا
ہے ... [illegible] ... ۱۶۷
... [illegible] ... جب ... بڑی
سے بڑی گہرائی ... اندازہ کیا جا سکتا ہے
کہ کرۂ زمین پر پانی کی مقدار کتنی ہوگی

انسان خلاصہ کائنات ہے ... [illegible] ... ایک
... [illegible] ... سب
انسان کے بدن میں موجود ہیں ... [illegible] ... کا
... [illegible] ...
... [illegible] ... جیسا

سله ... [illegible] ...

حساب کیا ... انسان کے جسم کا وزن ایک من تیس سیر ہو تو
... [illegible] ... تیس سیر پانی ... [illegible]
... [illegible] ... پانی کا ... [illegible]
... [illegible] ...

پانی ... [illegible] ... دو ... [illegible]
اور ... [illegible] ... ایک ...
... [illegible] ... کہ پانی ... [illegible]
... [illegible] ... سے ... بات ثابت ہو کہ ...
... [illegible] ... اور ... [illegible] ...
... کہ پانی ... آکسیجن سے مرکب ہے ... [illegible]
الفیصدی اور ثانی الذکر ۱۰۰ فی صدی مقدار پائی
جاتی ہے

پانی کی تین حالتیں | پانی کی تین بڑی صورتیں ہیں ... [illegible]
... [illegible] ... کے ساتھ ... [illegible]
جاتا ہے ... [illegible] ... تین ہی ... [illegible]
یعنی ... [illegible] ... قیاس ... کے
... [illegible] ... سیال
... [illegible] ... ہوا ... [illegible]
... [illegible] ... سیال صورت ... [illegible]
... [illegible] ... ڈگری ... [illegible]
... [illegible] ... حرارت ... [illegible]
کے ... [illegible] ... پانی ... [illegible]
... [illegible] ... خاص
پانی ... [illegible] ... پانی
میں ... [illegible] ... میں ...

تھوڑی سے نظر نہیں آتی لیکن اگر ایک لمبے شیشے کے اندر ڈال کر دو تو اس کا رنگ دور سے نیلا ہو جائے گا۔ بعض عالموں نے اس سے یہ خیال پیدا کیا ہے کہ پانی کی طبعی رنگت کا رنگ ہلکا نیلا کی مقدار پر موقوف ہوتی ہے جو مختلف ... سے مختلف ہوتی ہے۔ ہم ... رنگت کا انحصار ایک حد تک سمندر کے نیچے اور آسمان کی نیلگونی پر ہے جب پانی وسیع مقامات میں ہوتا ہے تو اس میں حرارت آسانی سے اثر نہیں کر سکتی۔ بالکل خالص پانی میں کوئی کوئی اثر نہیں پیدا کر سکتی اور ہوا سے دوسری طرف نکلنے میں کوئی مدد ملتی ہے

(۱) میٹھا پانی کی مختلف اقسام | سب سے پہلے پانی کی جن حالتوں و قسموں کا ذکر کیا جاتا ہے سب سے میٹھی قسم مینہ کا پانی ہے۔ سورج کی گرمی سے بخارات اوپر ہوا میں جاتے ہیں اور جب کرہ ہوا کے کسی سرد طبقہ میں پہنچتے ہیں تو بادلوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور یہی بارش بن کر زمین پر آ جاتے ہیں مگر یہ ہوا سے گرتے وقت اپنے ساتھ کئی چیزیں ملا لیتے ہیں مثلاً نوشادر، سوڈیم کلورائیڈ اور دیگر قسم کے معدنی نمک وغیرہ نباتاتی مادہ بھی پایا گیا ہے جس علاقہ میں جلنے جلانے اور وہاں کوئلہ جلتا ہو تو بارش کے پانی میں گندھک کا تیزاب پایا ہوگا۔ دوسری قسم کا میٹھا پانی ہے جو دریاؤں اور ندی نالوں اور تالابوں میں ہوتا ہے یہ بارش کے پانی سے کم خالص ہوتا ہے کیونکہ جو چیزیں پانی میں حل ہو جاتی ہیں وہ اس زمین کی نوعیت اور موجودگی پر موجود ہے جس کے درمیان سے گزرتا ہے۔ اس پانی میں عموماً کلورائیڈ، سلفیٹ کے سلفات وغیرہ کی تبدیلیاں ہوتی ہیں علاوہ ازیں لوہے اور مینگنیز کی بھی قلیل مقدار پائی جاتی ہے اور کسی قسم کی نباتات کے نمک بھی پائے جاتے ہیں۔ تیسری قسم طبعی پانی کی کنوئیں کا پانی ہے جو کنوؤں سے نکالا جاتا ہے اور جو اندر زمین کے گہرے اور اندرونی طبقوں سے آ کر جمع ہوتا ہے۔ یہ پانی ... بہت ... [illegible]

اور رفتار کے ... سے کام ... لیا ہو گا ... بھی [illegible] ... ہوتا ہے جس سے ... وغیرہ ... جلتے ہیں اس پانی میں ... اور نوشادر ... جس سے اس کا مزہ ... ہوتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس میں ... موجود ہے ... اور یہ ... گہرے ... کا پانی بہت خالص ہوتا ہے ... قسم کا پانی ... معدنیات کی مقدار پائی جاتی ہے ... ہوتی ہے ... کوئی ... کے علاج میں کام ... کوئی ... شیر ... ہوتا ہے ... اور کلورائیڈ ... سوڈیم ... بھی ... پایا جاتا ہے ... پانی میں ہوتی ہے ... قسم ... پانی سمندر کا ... پانی ہے سمندر میں ہر قسم کے ندی نالوں اور دریاؤں کا پانی گرتا ہے جو شیریں خالص ہوتا ہے ... کی قسم کی اشیاء ... حالت میں پائی جاتی ہیں ... اور نمکین ہوتا ہے ... پانی ... ہوتا ہے البتہ خالص ہوتا ہے اور اس کے لطیف اجزا سمندر میں رہ جاتے ہیں ... مختلف حصوں میں سمندر کے پانی کے ساتھ ... مختلف تناسب اور مقدار ... پائی جاتی ہیں ... بہت کم ہوتی ہے ... سے ... ہوتی ہے پانی کو ... کیا جاتا ہے ... کا مطلب ہے کہ ... اور ... کی مقدار ... تناسب ... موجود ہے

... پانی کی ... حالت | پانی کی دوسری صورت برف ہے جسے ... حالت کہا جاتا ہے جب پانی ... سے منجمد ہو تو اس کی ... ہو جاتی ہے ... کہ شمالی ... مقامات میں ... پانی جم کر ... جاتا ہے ... جاتے ہیں ... کشمیر ... وغیرہ میں بھی ... دیکھنے میں آتی ہے جہاں پانی کی نالیاں ہوتی ہیں وہ رات کو پانی جم جاتی

ہیں پانی کا انجماد اور تبدیلی صورت ہو لیکن درجہ حرارت بدرجہ ضرورت تیز اگر ہوا میں گرمی ہو تو انجماد بآسانی واقع نہیں ہوتا مگر جب برودت سخت ہو تو ابتداءً اسکی سیال صورت برباد ہو جاتی ہو چنانچہ اور سرد مقاموں میں دریا اور تالاب پانی اپنے آپ جم جاتا ہو جسے یخ کہتے ہیں یہ شفاف اور ٹھوس ہوتی ہو اور جب بخارات فضا کے کسی منجمد درجہ پر پہنچتے ہیں تو وہ بھی جم جاتے ہیں اور برف کے گالوں کی صورت میں پہاڑی مقامات میں گرتے ہیں اور تہ بہ تہ جمکر برف کا تختہ بنجاتے ہیں دوسری مصنوعی برف ہوتی ہے جو تمام بڑے بڑے شہروں میں گرمی کے موسم میں فروخت ہوتی ہو اور سب چھوٹے بڑے شربت و پانی میں ڈال کر پیتے اور اپنے کلیجہ کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں۔

(۳) پانی بخارات یا گیس کی صورت میں | پانی تیسری صورت میں بخارات یا گیس بنجاتا ہو کرہ ہوا اس کا مسکن ہو ہوا کی خشکی اور گرمی بخارات کی کثرت اور قلت پر منحصر ہو۔

پانی کا ایک گراوہ چشمے کے پانی برابر ہو جب ۱۰۰ ڈگری تک گرم ہو کر بھاپ بنجاتا ہو تو اسکے لیے حرارت کی ۵۳۷ ڈگری اکائیاں درکار ہوتی ہیں جو اسکے اندر جذب ہو کر اسکی ہیئت کو بدل دیتی ہیں بھاپ کا کوئی رنگ نہیں ہوتا اور بالکل صاف ہوتی ہو لیکن اگر سرد ہوا لگے تو انجماد واقع ہوتا ہو اور بخارات دھوئیں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں آفتاب کی حرارت سے دریاؤں جھیلوں ندی نالوں اور سمندروں سے ہر وقت بیشمار بخارات اٹھتے رہتے ہیں اور کرہ ہوا میں پہنچکر منتشر ہو جاتے ہیں جب ہوا کی بلند اور ٹھنڈی طبقات میں سب جمع ہو کر کثرت بہت ہوتی ہو لیجاتی ہو تو بادل کی شکل میں بدل جاتے ہیں پھر پانی سے مینہ یا برف یا اولے بنکر زمین پر آجاتے ہیں جا بجا سمندر میں جاتے ہیں جہاں سے حرارت اٹھنے ہوا پر پھیل دیتی ہو یہی سلسلہ آواگون کا سا دور جاری رہتا ہو اور یہ نئی گھٹا کی طرح ہر مملکت خداوند خالق اسی چکر میں الجھا رہتا ہو جو شروع سے چلا آتا ہو اور آخر تک چلا جائیگا۔

پانی کے فوائد | جاندار کائنات کو پانی کے وجود سے بیشمار فائدے حاصل ہوتے ہیں نباتات کی اسے رونق کو تابیخ نہ ہو گا اسکے بغیر انکی زیست ناممکن ہو پس بقول ولیم سمیتھ پانی کی احسان مندیں حضرت انسان بھی ہے تو اس کے احسانوں سے بری نہیں ہو سکتے ہوئے دیکھے درجہ پر پانی ہماری سب سے بڑی ضرورت ہو یہ ہمیشہ اور ہر وقت ہمارے ساتھ رہتا ہو پیدائش سے لیکر وفات تک ہماری پرورش رہتا ہو جب ہم اس عالم میں داخل ہوتے ہیں تو ہمارا خیر مقدم کرتا ہو اور ہمارے ہاتھ پاؤں اور بدن کو پاک صاف کرکے اس دنیا کے تماشا گاہ میں لاتا ہو اور پھر جب ہم یہاں سے اگلے جہان کو کوچ کرتے ہیں تو بھی قبر کے کنارہ تک ہمارا ساتھ دیتا ہو دوران مسافت میں جو گرد و غبار ہمارے پاؤں ہاتھوں اور چہروں کو لگ جاتا ہو اور جو خاکیوں سے منسوب ہو جاتے ہیں آخری اوقات کے وقت پانی اسے صاف کرتا ہو اور ہم پاک و صاف ہو کر ملک عدم کی سرحد میں داخل ہوتے ہیں پانی کے ہم پر بیشمار احسان ہیں جب سے ہوش سنبھالا ہمارا اسکا ساتھ ہو بیماری کی حالت میں ہماری کیسی ضروری خدمات بجا لاتا ہو دوا کے ساتھ مل کر جسم کے اندر داخل ہوتا ہو اور زہریلے مواد کو جسم سے خارج کرنے میں شامل حال رہتا ہو مساموں کو صاف کرکے پسینے کے ساتھ صاف کر دیتا ہو جو اسی کا حصہ جاتی ہو جب حرارت بدن میں اعتدال سے بڑھکر ہمیں پریشان کرتی ہو تو اسوقت سرد پانی حرارت اسے گھٹا کر ہمیں تسکین دیتی ہو معدنیات کے ساتھ ملکر جاری ہے جسم کی تکلیفوں کو دور کرتا ہو جب ہم توانا و تندرست ہوتے ہیں تو پانی ہماری صحت و طاقت کو برقرار رکھنے میں مددگار ساتھی ہوتا ہو ہمارے بدن کو کئی قسم کی غلاظتوں سے صاف کرتا ہو ہمیں اپنے کپڑے اسی کی بدولت پہننے کو نصیب ہوتے ہیں ہماری روزانہ غذاؤں کے ساتھ ملکر پانی ہمارے

دل و دماغ [illegible] کو قوت دیتا ہے ہماری عبادات میں
بھی پانی شامل ہوتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
میں طہارت ضروری ہے اور [illegible]
[illegible] پانی کے بغیر [illegible] عبادت [illegible]
ہے اگر پانی [illegible] صاف [illegible] ہو تو
[illegible] کے ذریعے سے جنگل [illegible] کچھ صاف کر دیتا ہے اور
[illegible] کلیوں سے [illegible] ایک [illegible]

پانی کے کرشمے | [illegible]
[illegible] ذرا کسی [illegible] کی سیر کر کے وہاں پانی کا کرشمہ
دیکھا [illegible]
[illegible] آپ کے سامنے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہوتی ہیں کلیاں [illegible] ہیں۔ ننھے ننھے پھول [illegible]
دیکھنے کو [illegible] اور [illegible] ہوتے ہیں [illegible] کی جان اور
[illegible] ہو جب [illegible]
[illegible] سے رخصت ہوتی ہے [illegible]
ہوتی ہے اور [illegible] کی پرورش کرتی ہے [illegible] کھیتوں
سے [illegible] اور [illegible] پودے اور نباتات [illegible]
[illegible] کمال [illegible] اور [illegible] انسان کے
[illegible] لا کر ڈال دیتے ہیں [illegible]

[illegible] پانی [illegible]
[illegible]

[illegible] پانی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سے نہریں نکال کر لاکھوں [illegible]
[illegible] سیراب کی جا [illegible]
[illegible]
[illegible] ہوتی ہے [illegible]
[illegible] تیار ہوتی ہیں۔ [illegible] پانی کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

برق پیدا [illegible] انتظام ہو رہا ہے [illegible]
[illegible] پیدا کیا جاتا ہے اس سے [illegible]
[illegible]
اور [illegible] سے جو [illegible] انسان کو برداشت [illegible]
[illegible] پانی [illegible] نصیب ہو [illegible] آرام و
آسایش کے سامان [illegible] گئے ہیں۔

جہاز رانی میں پانی نے بڑا حصہ لیا ہے اور [illegible] کو

میں ان ۵ ہولن احسان نہ لے کا ہی کے تعلق اس قدر دعوے ... فرنچ کمپنی کی تعدات و احسانات کا ان تک ذکر کیا جائے
ے گزشتہ شین بر ... میں جب چلتے چل بیلوں ... ہو گیا زمانہ حال کے سائنس نے سکے انکشافات اور ترقی کو بھی اچھی طرح
کی ایک نمایاں جز ہے مینہ و حسن سے ... ہو گیا تھا اور اب ظاہر کر دیا ہے
بھی پایا جاتا ہے

(منقول از ترقی)

مصنوعات دکن

ارباب سیاست مدن کا جو یہ فرقہ ہے سیاسیات کو ایک مستقل علم بنا دیا ہے اور ترقی و تنزل ملک کے اسباب دریافت کر لیے گئے ہیں ان شرائط کے ساتھ بیان کیا ہے دولت کی تعریف اصطلاح کرتا ہے کہ۔ دولت روپیہ یا سونے چاندی کا نام نہیں ہے بلکہ اشیاء احتیاج اور سامان عیش و آرام کا نام ہے اس لیے جو ناظرین سیاست ان کے اصول سے کسی قدر بھی واقف ہونگے وہ ضرور ہمارے اس قول کی تصدیق کریں گے کہ نہ اور سرسبز و شاداب بھی ملک ہے جہاں کے باشندے اپنے اشیاء احتیاج کو اپنے ہاتھوں سے تیار کرتے ہیں اور اپنے ملک والوں کی ضروریات کے پورا کرنے کے بعد دوسرے شہروں کو بھیجتے ہیں تاکہ ان کی دولت کو اپنی محنت کے ذریعہ سے اپنی طرف جذب کریں۔ جو ملک اپنے حوائج ضروری آپ پیدا نہیں کر سکتا بلکہ تمام خورد و نوش آرام و آسائش کے اسباب میں دوسروں کا دست نگر رہتا ہے ایسے ملک کو اگر زر و جواہر سے [illegible] کہیں تو بجا ہے [illegible] جیسے کہ آجکل ہمارا ملک دکن ہے بالفاظ دیگر جو ملک اپنے حوائج ضروری کا [illegible] اپنے مصنوعات سے برابر کر سکتا ہو وہ [illegible] ملک ہے جیسا آجکل انگلستان ہے۔ [illegible] مطلب کہ ہمارا ملک دکن ایک مفلس ملک ہے اور انگلستان ایک دولتمند ملک ہے کس قدر وضاحت سے بیان کرتا ہوں۔ ہم لوگ جس قدر اشیاء احتیاج و سامان عیش و آرام استعمال کرتے ہیں وہ ہمارے ملک کی بنی ہوئی نہیں ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تمام اشیاء مثلاً لندن یا جرمن یا فرانس یا امریکہ کی بنی ہوئی ہوتی ہیں یا [illegible]

یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہمارا ملک ایک ایسا ملک ہے جو اپنے مصنوعات سے نہ اپنے باشندوں کے لیے کافی سامان ارزانی کے ساتھ مہیا کر سکتا ہے نہ غیر ملکی اشیاء کا تبادلہ کرتا ہے برعکس اس کے انگلستان ایسا ملک ہے جو اپنے باشندوں سے گزر کر ہماری حاجات رفع کرتا ہے بلکہ آج تمام ہندوستان اس کا محتاج ہے علاوہ اسکے ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے احتیاج ضروری اشیاء از قسم پارچہ و آلات آہنی و چوبی سے صابون و دیاسلائی سوئی دھاگے تک جو ارزانی ولایت سے چلے آتے ہیں اور ہمارے ملک کے ہوشیار اجناس [illegible] کے کوئی چیز دستکاری کی نہیں بنتی اور بنائی بھی ہے تو اس قدر گراں کا عدم و وجود برابر ہے ہم بیان اصول علم و تحصیل مالی سے بحث کرنا نہیں چاہتے لیکن جو کچھ اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ ایک مسلم مسئلہ ہے اب ہم ناظرین کی توجہ اصل مطلب یعنی دکن کن کن صنعتوں کے لحاظ سے مشہور ہے کے ذریعہ کا زمانہ کب تھا کی طرف مبذول کرتا ہوں۔

دکن کی گزشتہ و موجودہ مصنوعات پر بحث کرتے وقت ضروری تھا کی تجارت کا حال بھی لکھا جاتا لیکن بخوف طوالت میں اسکو نظر انداز کرتا ہوں صرف اتنا بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ دکن میں پیٹھان اور تھور وغیرہ [illegible] اور [illegible] ۱۱ [illegible] صدی عیسوی میں مشہور تجارتی منڈیاں تھیں

سلہ [illegible] الراس [illegible] کی [illegible] ہی ہانی و گیری کی صنعت مسلمہ است ۱۲

سلہ [illegible] ۱۲

دکن سے [illegible] یوں میں مال [illegible] پہنچایا جاتا تھا یہاں سے ایران میں بھیجا جاتا تھا جو وہاں سے روم بھیجی جاتی تھیں ایک راستہ سے تو [illegible] گھاٹ سے ہندوستان کی طرف مال جاتا تھا دوسری جانب خلیج بنگال سے یورپ [illegible] ممالک کو روانہ ہو جاتا تھا۔

چودھویں صدی [illegible] شاہان بہمنیہ کے زمانہ میں دکن کے مشہور [illegible] ہندوستان کو [illegible] دکن کی اشیاء [illegible] تھیں

تیل، شکر [illegible] سنگ سلیمانی، موتی، معدنیات وغیرہ۔

دکن کی قدیم دستکاری | یوں تو دکن کی قدیم دستکاری کا حال یلورا کے غار اور راجاؤں کے نقش و نگار سے بخوبی معلوم ہوتا ہے لیکن [illegible] زمانہ میں بھی [illegible] مشہور تھیں [illegible] کی عمدہ ململ کا ذکر کتاب [illegible] میں جو [illegible] میں تصنیف کی گئی تھی موجود ہے۔

تیرھویں صدی عیسوی میں سلطان علاء الدین نے دکن میں جب [illegible] گجرات [illegible] آباد کیا اس کے بعد محمد تغلق نے چودھویں صدی عیسوی میں دولت آباد کے قریب بہت سی بستیاں [illegible] بادشاہان مغلیہ نے بھی [illegible] دکن کے مصنوعات کی [illegible] ترقی کا زمانہ چودھویں صدی عیسوی سے [illegible] صدی عیسوی تک [illegible] بادشاہان بہمنیہ [illegible] کے بعد [illegible] گولکنڈہ [illegible]

[illegible] مصنوعات کی ترتیب وار بیان کرتے ہیں

ہیں۔ جیسے دکن مشہور تھا۔ ناظرین کو یہ خیال رہنا چاہیے جو چیزیں دکن میں بنتی تھیں اب بھی بنتی ہیں صرف فرق اتنا ہے کہ پہلے کثرت سے تیار ہوتی تھیں اور ان کی مانگ بھی اسی نسبت سے تھی اب کس مپرسی کی حالت میں ہیں۔

ہیرا تراشنا اور [illegible] کرنا | دکن میں سب سے زیادہ قابل ذکر یہ بات ہے [illegible] ایک خاص قسم کی دستکاری نیست و نابود ہو گئی [illegible] ہیرا تراشنا [illegible] سلطنت [illegible] گولکنڈہ [illegible] ریاست کے مشرق [illegible] اضلاع کی کانوں میں [illegible] گولکنڈہ [illegible] جاتے تھے [illegible] سیاحوں نے ان کانوں کے [illegible] کا ذکر کیا ہے [illegible] ایک فرانسیسی سیاح جو سنہ ۱۶۶۵ء میں [illegible] گولکنڈہ [illegible] سفرنامہ میں لکھتا ہے قلعہ میں بادشاہ نے اچھے اچھے کاریگر [illegible] ان کے لیے [illegible] مکانات بنوا دیے گئے ہیں اور [illegible] کانوں کا [illegible] جوہریوں کو بھی اس [illegible] محلات میں [illegible] جواہرات [illegible] لوگ جو کاریگر [illegible] بھید کسی کو نہ بتانا [illegible] اورنگ زیب کو [illegible] گولکنڈہ کے [illegible] جواہرات [illegible] طلب [illegible] قلعہ کے کاریگر [illegible] بنانے میں لگے [illegible] کرنے کے لیے [illegible] شکل [illegible] کاٹتے ہیں [illegible] ایک نہایت [illegible] پانی میں [illegible]

سلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ان کو [illegible] ہوتا ہے [illegible]
یہ ایک [illegible] ہوتا ہے [illegible]
کی ایک چھوٹی سی [illegible] جگہ رکھتے ہیں [illegible] کا نشان
بنا ہوا ہوتا ہے اور نہایت آہستہ آہستہ [illegible]
کو [illegible] ہیں۔

لوہا ممالک [illegible] کے مشرقی اور متوسط اضلاع میں پایا جاتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] سے نکالا جاتا تھا

فولاد [illegible] ہندوستان کا فولاد [illegible]
[illegible]
[illegible] تیار ہوتی تھیں لیکن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ملکوں کو
[illegible] کے
[illegible]

[illegible] ملاقات [illegible]
[illegible] اشتیاق [illegible]
[illegible]
گئی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بیدری کام کی مصنوعات حسب ذیل ہوتی ہیں
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہندوستان کی [illegible] مصنوعات کا [illegible]
[illegible] مشہور [illegible]
ڈاکٹر [illegible] کیپٹن [illegible] وغیرہ نے اس کی [illegible] بہت تعریف
[illegible] خواہ [illegible]
[illegible] بہت قریب [illegible] ان کے پاس [illegible]
[illegible] دکانوں میں [illegible]
[illegible] تیار ہوتی ہیں

تلواریں [illegible] حیدرآباد [illegible]
[illegible] تیار [illegible] حیدرآباد [illegible]
[illegible]
[illegible] تیار ہوتی ہیں۔

[illegible] ہیں

۱- [illegible] کی [illegible] [illegible] زیادہ [illegible]
سے [illegible] جاتی ہیں

۲- [illegible] [illegible] خوبصورت [illegible]

۳- [illegible] [illegible] سے تیار ہوتا ہے۔

۴- [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] ہیں
تیار ہوتی ہیں

۵- [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔

۶- [illegible] [illegible] تیار ہوتی [illegible] [illegible]

۷- [illegible] [illegible] تیار ہوتی ہیں شہر کے [illegible] [illegible]
[illegible] ہیں

۸- [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] ہیں

۹- [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جاتی۔

مذکورہ بالا [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] ہیں

۱۰- [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

۱۱- [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] ہیں

۱۲- [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] تیار ہوتی ہیں

۱۳- [illegible] [illegible]

۱۴- [illegible]

۱۵- [illegible]

۱۶- [illegible]

۱۷- [illegible]

۱۸- [illegible]

۱۹- [illegible]

۲۰- [illegible]

۲۱- [illegible]

۲۲- [illegible]

۲۳- [illegible]

۲۴- [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] تیار ہوتی
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] ہیں۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]

شطرنجیاں اور قالین زمانہ قدیم سے ورنگل کی شطرنجیاں مشہور ہیں دکن میں اس بجا دکی حکایت اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ مسلمان حملہ آوروں کے ساتھ ایک سنی مسلمان شیخ تھا جس نے اس کاروکو دکن میں ترویج کیا

قالین تین قسم کے بنائے جاتے ہیں ریشمی، سوتی اور اونی۔

شطرنجی قالین مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں۔

سلسلہ میں انگلستان کی نمائش میں ریشمی قالین دکن سے بھیجے گئے تھے ان کی قیمت اپنی ڈنی مربع گز تھی۔ ریشمی قالینوں کی معمولی قیمت ۱۰ روپیہ گز سے ۱۵۰ تک ہوتی ہے اس وقت حیدرآباد کے حبس میں بھی شطرنجیاں اور قالین بنے جاتے ہیں

نرمل ۔ عادل پور میں شطرنجیاں بنی جاتی ہیں۔

کپڑا۔ کمخواب کوئی ایسا زمانہ تھا کہ دکن میں اورنگ آباد کا کمخواب مشہور تھا یہیں کثرت سے تیار ہوتا تھا اور نہایت گران بکتا تھا اور بہت پسند ہوتا تھا۔

سنہ ۱۹ء میں ایک ایرانی سفیر شاہ گولکنڈہ سے ملنے کے لیے آیا اور اتفاق سے اسکو چھ سال تک دکن میں رہنا پڑا۔ واپسی کے وقت دکن کی مصنوعات بطور تحفہ لے چلا ان میں ایک کمخواب کا تھان بھی تھا اسکی قیمت اسقدر تھی کہ اس قیمت سے ایک سال تک رہ سکتا ہو وہ چلا۔ دیہاتوں میں بھی کمخواب بنتا تھا۔ اب تک ٹوٹے پھوٹے بافندے اسی قسم کے باقی ہیں وہ چنداں ہنرمند کاریگر موجود ہیں بعض بہت خوبصورت بناتے ہیں حیدرآباد بھیجتے ہیں۔

کمخواب کے تھان کا وزن ایک گز دس تولہ ہوتا ہے معمولی قیمت ۱۰ روپیہ سے ۳۰ روپیہ تک ہوتی ہے اور اعلیٰ درجے کے کمخواب کے تھان کی قیمت ایک ہزار تک ہوتی ہے گو یہ فرمائش پر تیار ہوتا ہے سستے مجموعہ جامہ وار زربفت ٹاٹ ریشمی کپڑے بیجا پور اورنگ آباد میں تیار ہوتے ہیں۔

چھینٹ حیدرآباد اور مچھلی بندر کی چھینٹ ایک زمانہ میں اعلیٰ درجہ کی ہوتی تھی اور باہر تمام دنیا میں اسکی تجارت ہوتی تھی چھینٹیں بہت پائدار اور خوشرنگ ہوتی تھیں اب یہ کاروبار بالکل جاتا رہا۔

ندی کنارے کے بنے ہوئے اچھے رومال اور ریشمی ساڑیاں زمانہ دراز تک نارائن پیٹھ کی مشہور تھیں اب بھی کچھ ہوا کرتا ہے۔

سندیل سپیلے نور دار ہیں نانڈیڑ کی مشہور ہیں بہت عمدہ اور پائدار ہوتی ہیں۔

سوتی ساڑیاں۔ دھوتیاں۔ کھادی لنگیاں۔ کمربند۔ دوسا کمال۔ فرد۔ ٹاٹ وغیرہ سب تیار ہوتے ہیں گو کہ ترقی نہ کی ہے گڈوال۔ جاگیر ورنگل۔ ناندیڑ۔ کریم نگر۔ سکندرآباد۔ ملیچوہ وغیرہ میں تیار ہوتے ہیں

جانماز۔ پردے دسترخوان سیدک کے مشہور ہیں۔

نبس گلبرگہ میں پرچے کے کپڑے ترکاری کے کپڑے۔ ذرہ سے کپڑے بھی تیار ہوتے ہیں تلنگانہ کی شال اور دوسرے سوتی کپڑے زمانہ دراز سے مشہور ہیں۔ مارکوپولو جس نے بارھویں صدی میں ہندوستان کی سیاحت کی ہے ورنگل کی مصنوعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس ریاست میں بکرم نہایت عمدہ بنتا ہے اور جو قیمتی ہوتا ہے وہ بہت صاف اور بہت تیل کری کے جالے کے نظر آتا ہے میرا خیال ہے کہ دنیا میں کوئی بادشاہ یا ملکہ ایسی نہیں ہے جو اسکو پسند کر کے خوش نہ ہو

اس تحریر کے بعد کرنل یول نے یہ نوٹ لکھا ہے کہ بکرم ایک قسم کا نفیس کپڑا کہتے ہیں یہ مچھلی بندر اور اسکے قریبی اضلاع دکن میں ململ اور رنگین چھینٹوں کے سبب مشہور تھے

رنگ نیل جگتیال۔ انگنڈل۔ اور میدک میں تیار کیا جاتا تھا اب بہت سے اضلاع میں قدیم طریقہ نیل بنانے کا موقوف ہو گیا ہے نئے طریقہ سے بنتے ہیں۔ صرف عنکرہ کیمرہ میں قدیم طریقہ پر نیل بنتا ہے اس عرف دولی (۱۰) کارخانہ نیل کے ہیں لیکن یہ بہت چھوٹے چھوٹے

... سے کے بلیٹ ہیں ... جاتا ہے ... چند
... کے رنگ ... وغیرہ ... کے بیل ...
اور جنگلی لکڑیوں سے تیار ... جاتے تھے
... رنگے ہوئے کپڑے ...
... انگریزی ... رنگ ... سامان ...
... وغیرہ ... رنگ ...
کی ... ہیں۔

تیل ... سے ... تیار ہوتا ہے ...
... شمال اور ... تیار ...

عطر ... عطر ... ہوتا ہے ...
... لکھنؤ و قنوج کا عطر نہیں ...
... جاتا ہے۔

چمڑے کا کام ... جوتے ...
... مشہور ... ہیں ...

سونے کا کام ... موجود ...
کرتے ہیں ... بیان ... تیار کرتے ہیں۔

چاندی کا کام چاندی کا کام بھی ہر جگہ ہوتا ہے ...
... مشہور ...

سونے ... کا ... مشہور ... نہایت ... کے تار ...
... اچھا ہوتا ہے

پیتل اور تانبے کا کام پیتل اور تانبے کے ظروف تیار ...
... وغیرہ ... ہوتی ہیں

لوہے کا کام ... لوہا موجود ہے
... لوہے کا ...
... چند سال سے ... لوہے ...
... سے چلتا ہے

شراب ... سے ... ہوتی ہے
گڑ ... سے ... جاتے ہیں

جنگ ... جنگ بھی ... جاتی ہے ...
... ہیں

گڑ و شکر ... کثرت سے ہوتی ہے ...
... شکر ... اور ... ہوتا ...
... ہوتی ہے

نمک ... ملک ... نمک بنایا جاتا ہے
... سے ... نمک کی ... ہوتی ہے ...
... کیا جاتا ہے

شورہ ... ملک ... تیار کیا جاتا ہے

کاغذ ... کاغذ ... وغیرہ میں
... کاغذ ... کاغذ ... آباد ...
... ہوتا ہے

لکڑی کا کام اندور، ورنگ آباد، ملکندل، گلبرگہ، کھمم میں ہر قسم کی
لکڑی کا کام ہوتا ہے۔ صندل کے صندوق، قلمدان، عطردان کھمم و
ورنگ آباد میں عمدہ بنتے ہیں۔
بجنگ کے پاس سنگین پلی میں نہایت عمدہ بید کے خوشنما چوبی
رنگ کے تیار کئے جاتے ہیں۔
کانچ کا کام اجابنہ، گروان وغیرہ میں کانچ کی بوتلیں اور گلاس
وغیرہ تیار ہوتے ہیں جیسے کام خوب چلتا تھا۔ اب بھی وہ بگڑ چکا ہے لیکن
کام جو بہت سستی سے چلتا ہے ترقی کی امید ہیں۔
مٹی کے برتن ممالک محروسہ سرکار عالی میں ہر قسم کے مٹی کے برتن مثل
تھالی، لوٹہ، صراحی، آبخورہ، چلمچی وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔ معمولی گیر کے برتن یاد
مشہور ہیں۔ رنگین چینی کے برتن بھی عمدہ بنتے ہیں۔ بچوں کے کھلونے مثل
سانپ، چھپکلی، شیر وغیرہ، بیل، بھینس، مرغ، خرگوش، بلی اور بتیہ
وغیرہ حالنہ، ورنگ آباد، ندوہ میں عمدہ اور خوش رنگ بنائے جاتے
ہیں۔

ناظرین! آپ کو یہ معلوم ہو گیا کہ دکن کی کن صنعتوں کے لحاظ سے شہرہ
ہوا۔ ان صنعتوں کے زوال کا [illegible] اب یہ بات کو کسی صنعتیں دکن میں جو
ابھی [illegible] کہاں کہاں ہیں اور کس حالت میں ہیں۔
اب سوال یہ ہو کر رہ گیا سبب سے جو ان کے زوال کا باعث ہوئے
ہو۔ خود ان مصنوعات دکن کے زوال کے کئی ایک اسباب
لکھے ہیں۔
(۱) اول رنگ و زیب کی جو کو رقابتیں شاہان دکن کے ساتھ
(۲) مسلمانوں کی سلطنت برباد ہونے کی وجہ سے جبکہ ہندوستان
کی مصنوعات کا زوال ہوا، سی طرح دکن کی مصنوعات کا بھی ہو۔
(۳) ملک میں تجارت کم ہو گئی، وجہ سکی یہ ہوئی کہ یورپ سے صاف و
کولت سے آنے لگی۔ ارزانیت سامان فروخت ہو جاتی ہے ہم

طرح پر لوگ ان کو استعمال کرنے لگے۔
دیکھنا یہ امر اختیار کر جا سکتی ہے جس سے ان کا وجود رہ جو۔
یہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہو بڑے بڑے اہل الرائے اپنی رائے ظاہر
کر چکے ہیں مگر نتیجہ کچھ نہ ہوا۔
باشندگان ہندوستان و انگلستان کی توجہ مصنوعات دکن پر منعطف کرنے کے
لیے گورنمنٹ نظام خلد اللہ ملکہ نے بہت کوششیں کیں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں
ریزیڈنٹ کی مشہور عالم نمائش، وقار علی نمائش کا انگلستان میں [illegible] کیا گیا کے
بعد [illegible] میں سر سالار جنگ اول مرحوم نے حیدرآباد [illegible]
ایک نمائش کا [illegible] ممالک محروسہ سرکار عالی کی ہر ایک چیز
جمع کی گئی لیکن نتیجہ خاطر خواہ نہ ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ اس وقت سے
اب تک سرکار عالی تمام نمائشوں میں خواہ ہندوستان میں ہوں یا یورپ میں برابر
حصہ لیتی رہتی ہے [illegible] ہوئے۔ [illegible] ترقی کی کوئی صورت نظر نہیں
آتی۔ اس کی کیا وجہ کیا ہے۔
اس کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہو کہ ہمارا تمدن درست
نہیں ہے۔
جب تک ہم خود اپنے تمدن کو درست نہ کریں اس وقت تک کچھ
نہیں ہو سکتا۔
مگر سوائے تمدن کو درست نہیں کر سکتی۔ اس کا یہ اصرار نہیں ہو کر
ہمارے ملکی انتظامات کی طرف متوجہ ہوا اور ہم سے [illegible] دو دکھ
کار کا یہ احساس کیا کہ ہم کہ اس نے ہم کو حالت امن میں لا کر ہماری
غفلت [illegible] لاکھوں روپیہ صرف کرتی ہے لیکن [illegible] نہایت سے ہم کو
اس قابل بنایا ہے کہ ہم تعلیم کے معنی سمجھیں اور اپنی حالت کو درست کریں
یا یوں کہو کہ گویا ہمارے ہاتھ میں ایک شفاف آئینہ دیا ہے اور ہم چاہتے ہیں
کہ اس میں اپنی صورت دیکھ کر اپنے عیب کے سبب سے واقف ہوں
اور ان کے ازالہ کی فکر کریں۔

ملک کا دولتمند ہونا اس پر موقوف نہیں ہے کہ غیر ملکوں سے روپیہ آ جائے یا سونا اس میں لایا جائے بلکہ اس پر موقوف ہے کہ غیر ملکوں سے وہ اشیاء معیشت لائی جائیں جن کے پیدا کرنے کی انہیں ملکوں کو خصوصیت حاصل ہو اور اس کے عوض میں وہ چیزیں بھیجی جائیں جن کو ہمارے ملک میں پیدا ہونے کی خصوصیت حاصل ہے۔

ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ ہماری ضروریات اور کی اشیاء خود ملک میں ارزانی کے ساتھ تیار ہونے لگیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اشیاء معیشت کو آسانی و ارزانی سے کیونکر پیدا کریں یہ وجہ ہے

اس مسئلہ کا جاننا چند باتوں کے جاننے پر موقوف ہے

محنت، راس المال و دولت پیدا کرنے کے وسائل کیا ہیں۔

جو چیزیں محنت کرنے کی قابلیت کو زیادہ کرتی ہیں وہ کونسی ہیں۔

نمبر محنت سے پیدائش کی کس قدر آسانی ہوتی ہے

نمبر راس المال و جوائنٹ کمپنی کے قائم کرنے سے کیا حاصل ہے۔

مختصر یہ کہ جب تک ہم اپنی بے خبری کو اپنے سے دور نہ کریں اور ان واقعات کو جو ملکی ترقی میں زیادہ مؤثر ہیں اپنا نصب العین نہ بنائیں اس وقت تک ممکن نہیں کہ ہمارا ملک ترقی کر سکے ہمیں اپنے ملک کو دوسرے ملکوں سے بے نیاز کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان اصولوں کی پابندی کریں جو ہم کو عمل سے باہر کاہلی سے اور سستی سے دور کرتے ہیں۔ اگر ہم تھوڑی دیر کے لیے ملک والوں سے تعلیم اور روزمرہ کے معیشت کی چیزیں جو سب ملک میں تیار کر سکتے ہیں۔

اے ملکی بھائیو! غفلت سے بیدار ہو اور بے خبری کو اپنے سے دور کرو آنکھیں کھولو دنیا میں کیا کیا ہو رہا ہے ملک کی موجودہ حیثیت کیا ہے اور ملک کی ترقی و تنزل کے کیا اسباب ہیں اور اس کا موجودہ اثر ہم پر کیونکر پہنچ رہا ہے اب ہم کو کونسی تدبیریں اختیار کرنی چاہئیں جب تک تم اپنے ملک کی حالت پر نظر نہ ڈالو گے اور اس کی اصلاح میں اپنی عزت و دولت و جان کو صرف نہ کرو گے اس وقت تک ممکن نہیں کہ ہمارا ملک ترقی کر سکے۔

اب میں اس مضمون کو بخوف طوالت ختم کرتا ہوں فقط

حافظ سید ابراہیم (حیدرآبادی)

فہرست مضامین

نثر

صفحہ

۱۔ آنریبل مولوی سید حسین بلگرامی ۹۰
۲۔ السر [illegible]
۳۔ پنڈت بیرپل [illegible]
۴۔ تقسیم سائنس ‎[illegible] ایم اے سی بی ۵۰
۵۔ انسانی نتیجہ کی اہمیت۔ منشی [illegible] صاحب [illegible] ۱۲۳
۶۔ خاندان اودھ کی فارسی شاعری۔ [illegible] ۶۰
۷۔ اجودھیا۔ جناب عزیز ۲۲۹
۸۔ اصول زندگی۔ منشی [illegible] صاحب تمیمہ کوٹلوی ۲۲۳
۹۔ شاہ ظفر۔ سید محمد فاروق صاحب شاہجہاں پوری ۲۹
۱۰۔ پنڈت رتن ناتھ سرشار [illegible] ۴۰
۱۱۔ تنقید کتب۔ [illegible]
۱۲۔ تحصیل سائنس کی اہمیت۔ [illegible] ۶۰
۱۳۔ تاریخی تصویرات میں انقلاب [illegible] ۲۲۱
۱۴۔ [illegible] سید مظفر علی خان [illegible] ۲۵۰
۱۵۔ حفاظت و علاج۔ [illegible] ۲۹
۱۶۔ حرارت کا حیاتی قانون۔ [illegible] ۷۴
۱۷۔ حیات بعد الممات۔ منشی سید [illegible] ۷۰
۱۸۔ دنیا کی بربادی۔ [illegible] ۵
۱۹۔ [illegible] ۲۰۹
۲۰۔ [illegible] ۲۲۳
۲۱۔ [illegible] سید محمد [illegible] ۶۰
۲۲۔ ترقیات۔ [illegible] ۲۳

۲۳۔ قوت لاسلکی۔ [illegible]
۲۴۔ قوت حیوانی۔ مولوی شبیب [illegible] صاحب قدرت [illegible] ۱۱۰
۲۵۔ کرہ ہوائی۔ [illegible] ۱۱۳
۲۶۔ کیا زمین کی حرکت سست ہو رہی ہے ۲۲۵
۲۷۔ گریسٹین [illegible] ۲۰۵
۲۸۔ لارڈ کیلون۔ مسٹر [illegible] ۳۰
۲۹۔ مخلوق کی سوشل زندگی۔ [illegible] ۱۲
۳۰۔ مسلمانوں کی علمی ترقی۔ مولوی محمد صبیح الدین [illegible] ۲۰۲
۳۱۔ مایائی فلسفی۔ منشی [illegible] صاحب [illegible] ۶۲
۳۲۔ مصنوعی انسان۔ [illegible] روشن لال صاحب ۸۸
۳۳۔ میر مہدی مجروح۔ سید محمد فاروق صاحب شاہجہاں پوری ۱۰۹
۳۴۔ نواب سالار جنگ ثالث ۲۳۵
۳۵۔ نظام شمسی۔ مسٹر [illegible] ۹۵
۳۶۔ نواب فریدون جنگ بہادر ۱۶۸

نظم

۱۔ آنکھ کا طلسم۔ [illegible] ۲۰۲
۲۔ افسانۂ دل۔ مولوی محمد [illegible] صاحب شباب ۱۲
۳۔ [illegible] مقدمہ [illegible] ۳۰۰
۴۔ مولوی محمد عبد الکریم صاحب [illegible] ۶
۵۔ بابو گردھاری لال صاحب اختر ۲۷۰
۶۔ [illegible] ۳۱۰
۷۔ [illegible] ۳۷۰
۸۔ [illegible] صاحب سلام ۳۱۲

٧۔ تخمیس کلام اکبر۔ ڈاکٹر حسین صاحب خستہ مہتری ۔۔ ٥٠

٨۔ تضمین قطعہ صفیر بلگرامی۔ سید احسن حسین صاحب [illegible] ۔۔ [illegible]

٩۔ تصویر خموشی۔ مولوی محمد حسین صاحب محوی لکھنوی ۔۔ [illegible]

منشی [illegible] صاحب طالب بنارسی ۔۔ [illegible]

١٠۔ تصویر بتان۔ حافظ محمد یعقوب صاحب [illegible] ۔۔ ٢٠

١١۔ تار و شاہین ۔۔ [illegible]

١٢۔ جذبات شوق۔ مولوی احمد علی صاحب شوق قدوائی لکھنوی ۔۔ ٩٠

١٣۔ جذبات وفا۔ مولوی غلام محمد صاحب انصاری وفا ۔۔ ٢٥٥

١٤۔ حمد۔ [illegible] شیخ [illegible] الدین صاحب اشک [illegible] ۔۔ ٢٣

١٥۔ خدا کا شکر ہے۔ [illegible] صاحب [illegible] ۔۔ ٥٥

١٦۔ دردِ عشق۔ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب [illegible] ۔۔ ٢٥

١٧۔ دیا عشق۔ [illegible] صاحب [illegible] ۔۔ ١٦٥

١٨۔ [illegible] صاحب حمید [illegible] ۔۔ ٢٧

١٩۔ رباعیات۔ [illegible] صاحب [illegible] ۔۔ ٢٩

٢٠۔ حکیم محمد [illegible] صاحب کوثر خیر آبادی ۔۔ [illegible]

٢١۔ منشی محمد [illegible] صاحب حمید [illegible] ۔۔ ٢٥٢

٢٢۔ سوسن۔ قاضی [illegible] صاحب حمید [illegible] ۔۔ ٢٥

٢٣۔ سیتا [illegible]۔ منشی [illegible] پرشاد صاحب طالب بنارسی ۔۔ ٨

٢٤۔ سیتا کی [illegible]۔ منشی [illegible] صاحب محروم ۔۔ ٢٠٠

٢٥۔ [illegible]۔ منشی [illegible] صاحب رشید [illegible] ۔۔ ١٩٦

٢٦۔ [illegible]۔ [illegible] صاحب سحر ۔۔ ٩٣

٢٧۔ صفت [illegible]۔ [illegible] مرحوم ۔۔ ٢٨١

٢٨۔ صبح [illegible] ساقی نامہ۔ سید [illegible] صاحب شفق [illegible] ۔۔ ٣٢

٢٩۔ غزل فارسی۔ [illegible] صاحب [illegible] ۔۔ [illegible]

٣٠۔ [illegible]۔ حافظ محمد یعقوب صاحب [illegible] ۔۔ ٥٠

٣١۔ قطعہ۔ منشی [illegible] صاحب محروم ۔۔ [illegible]

٣٢۔ [illegible]۔ [illegible] سید [illegible] حسین صاحب [illegible] ۔۔ [illegible]

٣٣۔ [illegible]۔ [illegible] صاحب شاد [illegible] ۔۔ [illegible]

٣٤۔ [illegible]۔ سید محمد حسین صاحب [illegible] ۔۔ ٤٥

٣٥۔ [illegible]۔ مولوی [illegible] صاحب شوق قدوائی [illegible] ۔۔ ٤١

٣٦۔ [illegible]۔ [illegible] صاحب شفق [illegible] ۔۔ [illegible]

٣٧۔ [illegible]۔ سید [illegible] صاحب [illegible] ۔۔ ٢١٩

٣٨۔ مخمس۔ [illegible] مولانا الطاف حسین صاحب حالی ۔۔ ٢٥٠

٣٩۔ [illegible] عشق۔ قاضی [illegible] صاحب حمید [illegible] ۔۔ ١٠٩

٤٠۔ نالۂ حمید ۔۔ [illegible]

٤١۔ [illegible]۔ [illegible] صاحب [illegible] ۔۔ ١٩٣

٤٢۔ نشۂ شباب۔ منشی [illegible] پرشاد صاحب طالب بنارسی ۔۔ ٢٠٠

٤٣۔ ویران قصر شاہی۔ [illegible] صاحب [illegible] ۔۔ ١٠

٤٤۔ [illegible]۔ [illegible] صاحب اشک [illegible] ۔۔ ٢٤٣

فہرست مضامین

نثر

	صفحہ
[illegible]	[illegible]
۱. [illegible] رسالوں پر [illegible]	[illegible]
۲. اختلاف قوت - [illegible]	[illegible]
۳. ارتقاء و انسانی - [illegible] صاحب	[illegible]
۴. انجام ستم - [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۵. برخوردار - خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب	[illegible]
۶. بدگمانی - [illegible]	[illegible]
۷. بنگال کی شادی [illegible]	[illegible]
۸. بین الملتی [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۹. پنڈت ایشور چندر [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۱۰. تنقید کتب - [illegible]	[illegible]
۱۱. [illegible] تصورات میں انقلاب - [illegible]	[illegible]
۱۲. [illegible] پارسیہ - [illegible]	[illegible]
۱۳. [illegible]	[illegible]
۱۴. حیاۃ اللہ پر تنقید - [illegible]	۱۰۰
۱۵. دارا شکوہ کے آخری ایام - [illegible]	[illegible]
۱۶. [illegible] - جناب [illegible]	۲۰۵
۱۷. زمین کی حرکت محوری - [illegible]	[illegible]
۱۸. سید محمد [illegible] بیان [illegible]	[illegible]
۱۹. سادگی - [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۲۰. حصہ دوم	[illegible]
۲۱. فلسفہ [illegible] - جناب [illegible]	[illegible]
۲۲. فیض [illegible] - [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۲۳. [illegible]	[illegible]
۲۴. [illegible] - [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۲۵. [illegible]	[illegible]
۲۶. ایک قدرت [illegible]	[illegible]
۲۷. [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۲۸. [illegible] صاحب	[illegible]
۲۹. [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]

نظم

	صفحہ
۱. [illegible]	[illegible]
۲. [illegible]	[illegible]
۳. [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۴. انسان - [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۵. [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۶. [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۷. [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۸. [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۹. [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۱۰. [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۱۱. [illegible]	[illegible]
۱۲. [illegible]	[illegible]

۱۳۔ تصویر جاناں۔ جناب رفیق صاحب [illegible] ۱۵۵
۱۴۔ [illegible] جناب [illegible] [illegible]
۔ منشی [illegible] صاحب [illegible] جونپوری ۶۵
۔ [illegible] حضرت [illegible] ۔ [illegible]
۔ سید نظیر حسین صاحب نظر ۔
۔ قاضی [illegible] صاحب [illegible]
۔ منشی [illegible] صاحب [illegible] میرٹھی
۔ سید [illegible] صاحب [illegible] ۱۲۲
۔ منشی [illegible] صاحب خوشتر
۱۵۔ جوانی و بڑھاپے کی بحث۔ سید [illegible] ۔ [illegible]
۔ جان پیوا۔ [illegible] صاحب سحر ۔ [illegible]
۔ چشم بد دور۔ [illegible] [illegible]
۱۸۔ وصل عشق۔ قاضی [illegible] صاحب حمید [illegible] [illegible]
۱۹۔ حمد۔ [illegible] صاحب [illegible] ۔ [illegible]
۲۰۔ [illegible] صاحب [illegible] بابلی ۔ [illegible]
۲۱۔ خیر مقدم [illegible] صاحب [illegible] [illegible]
۲۲۔ [illegible] صاحب بسمل ۔ ۔ ۔ [illegible]
۲۳۔ داستان ذوق۔ قاضی حمید [illegible] صاحب حمید کاکوری [illegible]
۲۴۔ دل کی حالت۔ [illegible] صاحب سحر ۔ ۔ [illegible]
۲۵۔ رباعیات۔ منشی [illegible] پرشاد صاحب طالب بنارسی ۱۴۰
۔ [illegible] میرٹھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ [illegible]
۲۶۔ شمع حسن۔ قاضی حمید [illegible] صاحب حمید کاکوری [illegible]
۲۷۔ شوق مہجور۔ [illegible] صاحب سعید بریلوی ۔ [illegible]
۲۸۔ صبح بنارس۔ [illegible] صاحب قمر [illegible] ۔ ۔ ۹۵
۲۹۔ [illegible] منشی [illegible] صاحب نیاز [illegible] ۔ [illegible]
۳۰۔ فسانہ عبرت۔ [illegible] صاحب کوثر [illegible] ۔ [illegible]
۳۱۔ [illegible] قاضی حمید [illegible] صاحب حمید کاکوری [illegible]
۳۲۔ قطعہ۔ [illegible] صاحب [illegible] [illegible]
۔ منشی [illegible] صاحب [illegible] مرحوم [illegible]
[illegible]
۳۳۔ [illegible] قاضی حمید [illegible] صاحب حمید کاکوری ۔ [illegible]
۳۴۔ [illegible] منشی [illegible] پرشاد صاحب طالب بنارسی [illegible]
۳۵۔ [illegible] صاحب [illegible] ۔ ۔ ۔ [illegible]
۳۶۔ مناجات۔ [illegible] صاحب ۔ ۔ ۔ [illegible]
۳۷۔ [illegible] منشی [illegible] صاحب خلیق [illegible] [illegible]
۳۸۔ [illegible] منشی [illegible] صاحب [illegible] [illegible]

فہرست مضامین جلد سوم

نثر

۱۔ آدم باطلہیری۔ [illegible]	۰۳
۲۔ الشمس و القمر۔ [illegible] صاحب	۵۹
۳۔ البحر۔ سید احمد حسین صاحب [illegible]	۹۵
۴۔ اثبات واجب الوجود۔ [illegible]	۴۰
۵۔ ایک ہفتہ بھوپال میں۔ (اڈیٹر)	۱۵۵
۶۔ باہمی روشنی تیج [illegible]	۴۱
۷۔ تنقید کتب۔ [illegible]	[illegible]
۸۔ چین۔ [illegible]	۱۹۵
۹۔ حسن انتخاب [illegible]	[illegible]
۱۰۔ خبط۔ [illegible]	۲۲
۱۱۔ [illegible]	[illegible]
۱۲۔ رومیوں اور انگریزوں کی طرز حکومت	[illegible]
۱۳۔ رسم سالگرہ کی تاریخ [illegible]	[illegible]
۱۴۔ زبان یورپ۔ [illegible]	[illegible]
۱۵۔ انکسریات	[illegible]
۱۸۔ عربی رسم الخط۔ [illegible]	[illegible]
۱۹۔ قسمت کا [illegible]	[illegible]
۲۰۔ گرہ [illegible]	[illegible]
۲۱۔ مقدمۃ العلوم	
۲۲۔ مزدار فیع السودا۔ [illegible]	[illegible]
۲۳۔ معالجہ [illegible]	[illegible]
۲۴۔ مرزا اسد اللہ خان غالب [illegible]	۹۱
۲۵۔ مساوات مستی [illegible]	۱۳۷
۲۶۔ معاشرت و تمدن [illegible]	۱۵۹
۲۷۔ نظم باہمی [illegible]	۱۲۱
۲۸۔ نظیر اکبرآبادی۔ [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]
۲۹۔ واجد علی شاہ اور شوق [illegible]	[illegible]
۳۰۔ [illegible]	[illegible]
۱۵؟ [illegible] صاحب	[illegible]
۱۶؟ [illegible]	[illegible]

نظم

۱۔ [illegible]	[illegible]
۲۔ آواز [illegible] رشید [illegible]	[illegible]
۳۔ ایک چھوٹی سی [illegible]	[illegible]
۴۔ [illegible]	[illegible]
۵۔ برگ گل [illegible]	[illegible]
۶۔ تاب حسین [illegible]	۱۱۱
۷۔ تاریخ وفات مولانا [illegible]	۵
۸۔ تازہ غزلیں	[illegible]
۹۔ [illegible]	[illegible]
۱۰۔ [illegible]	[illegible]
۱۱۔ [illegible]	[illegible]
۱۲۔ [illegible]	[illegible]
۱۳۔ [illegible]	[illegible]
۱۴۔ [illegible] شوکت میرٹھی	[illegible]

۱۳. ماز بقا - مولوی [illegible] صاحب [illegible] ۳

۱۴. زمزمۂ توحید [illegible] ۰۰

۱۵. شرح غم - سید [illegible] صاحب [illegible] سیوری ۴۲

۱۶. عشق و موت - شاکر میرٹھی ۱۰۴

۱۷. عبادت گذار [illegible] صاحب خلیق [illegible] ۵۰

۱۸. فطرت - [illegible] صاحب عنبر ۳۳

۱۹. قحط علم - [illegible] صاحب قیصر ۳۳

۲۰. قطعہ شاکر

۲۱. [illegible] - مولوی [illegible] صاحب انصاری ۴۹

۲۲. [illegible] - سید [illegible] صاحب [illegible] اکبر آبادی ۱۳۱

۲۳. [illegible] صاحب [illegible] ۳۳

۲۴. [illegible] صاحب عزیز لکھنوی ۱۰۹

۲۵. [illegible] صاحب حمید [illegible] ۱۸۸

۲۶. [illegible] ایضاً ایضاً ۱۴۵

۲۷. دشت عشق [illegible] اقبال [illegible] ۱۹۱

۲۸. ہماری زبان - سید فضل حق صاحب آزاد عظیم آبادی ۸۸

فہرست مضامین جلد چہارم

نثر

۱۔ آنریبل نواب عماد الملک بہادر [illegible] ۳۳۳
۲۔ العصر [illegible] ۲۰۶
۳۔ تاریخی تمدن [illegible] جگت موہن لال [illegible] ۹۱
ارتقائے حیات [illegible] صاحب رشد [illegible] ۱۲۲
اہل بابل کا [illegible] ۱۴۵
۶۔ پشت آئینہ [illegible] صاحب [illegible] ۱۲
۷۔ پانی [illegible] ۲۲۹
۸۔ تنقید کتب [illegible] ۲۷۱
۹۔ تیز نگاہ [illegible] خان صاحب ۹۰
۱۰۔ جاپانی [illegible] کی تعلیم [illegible] صاحب [illegible] ۲۱
۱۱۔ حرارت [illegible] صاحب [illegible] ۲۳
۱۲۔ خدا [illegible] ۶
۱۳۔ خاقانی [illegible] ذوق [illegible] صاحب [illegible] ۳۳
۱۴۔ خطرناک [illegible] صاحب [illegible] ۳۹
۱۵۔ [illegible] ۸۵
۱۶۔ دختران شاہجہان [illegible] صاحب تجلی ۱۰
۱۷۔ ذات کی [illegible] ماہیت ۵۵
۱۸۔ رویائے [illegible] قاضی [illegible] صاحب قضا ۲۰۲
۱۹۔ سچ اور جھوٹ [illegible] صاحب سحر ۳۰
۲۰۔ [illegible] بشیشر [illegible] صاحب منور ۱۰۵
۲۱۔ سحر بنگالہ [illegible] صاحب اختر [illegible] ۲۳۰
۲۲۔ سائنٹفک [illegible] ۱۳۳
۲۳۔ سائنس کا ایک سبق [illegible] صاحب ۲۴۲
۲۴۔ شباب [illegible]
۲۵۔ شاعری [illegible] صاحب [illegible] ۱
۲۶۔ [illegible] صاحب [illegible] ۲۶
۲۷۔ علم ہیئت کی تاریخ [illegible] صاحب [illegible] ۸۳
۲۸۔ [illegible] صاحب آزاد [illegible] ۲۳۷
۲۹۔ [illegible] ۳۹
۳۰۔ فن [illegible] صاحب فہم [illegible] ۱۶۵
۳۱۔ [illegible] بنگال [illegible] ۲۱۵
۳۲۔ گیتا [illegible] صاحب [illegible] ۸۹
۳۳۔ مثنوی [illegible] مولوی سید [illegible] صاحب [illegible] ۲
۳۴۔ [illegible] ۸۱
۳۵۔ [illegible] ۱۳۳
۳۶۔ [illegible] حیات [illegible] صاحب [illegible] ۱۸۹
۳۷۔ [illegible] دکن [illegible] صاحب [illegible] ۱۵۹
۳۸۔ [illegible] ۲۶۳
۳۹۔ [illegible] نسانی کا [illegible] مولوی [illegible] ۲۰
۴۰۔ نظر لکھنوی کی غزل [illegible] سرسری نظر [illegible] ۱۶۸
۴۱۔ [illegible] کی محبت [illegible] محمد ابراہیم [illegible] تجلی ۲۰

نظم

۱۔ آئینہ حیرت [illegible] صاحب ماہر [illegible] ۲۳۴
۲۔ آسودگی صبح [illegible] رشید [illegible] صاحب ارشد [illegible] ۲۶۲
۳۔ ابر بہار [illegible] صاحب ذاکر [illegible] ۴۲

٤- ایک تمنا - سید محمد یوسف صاحب قیصر ... ١١٣
٥- افسوس - منشی لوک چند صاحب محروم ... ١٩٠
٦- اولاد - سید اشرف احمد صاحب نسیم ... ٢٣١
٧- التصور - پنڈت ... صاحب مہر ... ٢٠٠
٨- تازہ غزلیں ٩٠-٤٣-١١٥-١٤١-٢٣٤ ... ٢٥٥
٩- جذبات اکبر - خان بہادر سید اکبر حسین صاحب اکبر الہ آبادی ٣٠
١٠- لکھنو - قاضی احمد میاں صاحب اختر جوناگڑھی ... ١٤٥
١١- حشر کا منظر - سید صادق ... صاحب غبار ... ٣٦
١٢- حسرت ... - منشی ... صاحب ... ٤١
١٣- خیر مقدم - مولوی ... صاحب محوی لکھنوی ١٩٠
١٤- ... صاحب رشید ... ٥٤
١٥- دنیا سے محبت - منشی رشید احمد صاحب ارشد تھانوی ٣٣
١٦- رباعیات: (١) ... شاد عظیم آبادی ٨٠
(٢) ... شوکت میرٹھی ١١١
(٣) ... صاحب کوثر ... ٢٣٦
(٤) سید علی رضا صاحب ماہر لکھنوی ٣٤٤
(٥) شاکر میرٹھی ... ٢٠٠
(٦) قاضی ... حمید ٢٥٦
١٧- ... منشی اقبال ... صاحب سحر ٣٣
١٨- سکون یاس - مولوی سید ... صاحب ثاقب ٤
١٩- شام جوانی - ... صاحب کوثر ... ٥٥
٢٠- ... - قاضی احمد میاں صاحب اختر جوناگڑھی ٢٣٤
٢١- عالم دل - منشی فضل شاہ صاحب لاابالی ... ٢٨٧
٢٢- عہد فنا - منشی اقبال ... صاحب سحر ١١
٢٣- فکر انجام - مرزا برکت علی صاحب شرر ... ١٥٠
٢٤- قطعہ - مرزا محمد ہادی صاحب عزیز لکھنوی ٢٨٥
٢٥- قومی ہمدردی - منشی ... صاحب انجم ٢٥٥
٢٦- کلام ... - مولوی ... الدین ... ٣٠
٢٧- کلام شاد - ... ١٠٠
٢٨- کلام جاوید - ... صاحب جاوید لکھنوی ٢٣٢
٢٩- کلی - مولوی سید ... صاحب ثاقب ... ١١٣
٣٠- گل ... - قاضی احمد میاں صاحب اختر جوناگڑھی ٥٤
٣١- گرداب - منشی ... صاحب خلیق ... ١٣١
٣٢- گھونٹ کا رنگ - سید محمد یوسف صاحب قیصر ٢٣٣
٣٣- منظر ... - ایضاً ٤٢
٣٤- مطالعہ فطرت - مولوی فخر الدین صاحب سفیر ... ٤٢
٣٥- مزار غالب - منشی ... صاحب عتیق ... ١٢٥
٣٦- مجذوب کی بڑ - ... صاحب رشید ... ٩٥
٣٧- محبت - سید محمد یوسف صاحب قیصر ٦٩
٣٨- موت ... - ... صاحب خستہ ... ٢٩٦
٣٩- نگاہ و بینش - ... صاحب ... ٢٣٢
٤٠- وقت کا ترانہ - ... صاحب ... ٥٣

[illegible]

فہرست مضامین جلد پنجم

نثر

۱- اخلاقی تمدن انگستان جزئیات - نواب ... مرزا سلطان احمد صاحب ۹۰
۲- الاخلاق - مولانا ابوالکلام صاحب آزاد (دہلوی) ... ۴۰
۳- اعتماد علی النفس - قاضی حمید الدین احمد صاحب حمید ...
۴- مسلم یونیورسٹی اور اردو زبان - مولوی ... صاحب ...
۵- اردو و ہندی - مولانا شبلی نعمانی مرحوم ... ۷۰
۶- بحر مواج ... مسٹر ... بی اے
۷- بیوی - مسٹر مسعود علی مسعود وارثی ... ۱۴
۸- پائل اور گھائل - مولوی محمد محمود صاحب خستہ لکھنوی ۶۰
۹- تقریر مہاراجہ گوالیار - ۷۱
۱۰- تنقید کتب - سید نقوی ۲ ؟ ۱۲۰ ؟ ۱۴۵
۱۱- تمدن - مسٹر ... ۹۴
۱۲- جہانگیری - منشی ... صاحب ... ۱۱۹
۱۳- حضرت ابراہیم اور انکے خاندان کے فرزند - ... صاحب ...
۱۴- خدا کی تعریف - سید ضیاء الدین احمد ... بی اے ۴۴
۱۵- دعا کی عظمت - ... ۴۲
۱۶- ذوق و ناسخ - حافظ ... صاحب ... ۹۵
۱۷- زبان - سید علامہ مصطفٰی صاحب ذہین - ۱۰۴
۱۸- سلاطین مصر - سید شمس اللہ صاحب قادری - ۱
۱۹- طوفان زمین ... شیخ ... صاحب ...
۲۰- فلسفہ ... مولانا ابوالکلام صاحب آزاد (دہلوی) ۱۴۱
۲۱- فن تقریر - مسٹر ... ۱۴۵
۲۲- قدیم ہندو ... آبادیات - منشی ... ۲۰۷
۲۳- کسان کی لڑکی - افسانہ - بشیر ... ۴۴
۲۴- ... سید ... الدین صاحب ... ۴۵
۲۵- مذہب سائنس - ... ۶۴
۲۶- ننگ و ناموس - سید ... حسن صاحب علوی - ۶۰
۲۷- نیک اراد ... سلطان احمد صاحب ۵۰
۲۸- ہندوستان کے قدیم مذاہب - مسٹر ... مرحوم ۱۵۸
۲۹- ... ۱۹۴

نظم

۱- آفتاب - منشی محمد ... صاحب ... ۳۹
۲- اسیر قفس - سید علی اختر صاحب اختر ... - ۵۱
۳- انتظار - حافظ محمد یعقوب صاحب اوج ... ۲۰۱
۴- انگلا پچھلا پیار - منشی ... صاحب اختر - ۲۳
۵- بستر ... - سید محمد یوسف صاحب قیصر ... ۹۰
۶- تازہ غزلین (۵) ۹۱ ؟ ۱۴۰ ؟ ۲۰۴
۷- تو بی کے سوکون - سید احمد حسین صاحب امجد ... ۹۰
۸- ترجمہ رباعیات عمر خیام - مولوی سید ... صاحب ۱۲۹
۹- تیر نگاہ - منشی ... صاحب لاابالی - ۱۳۸
۱۰- تقریب آمد - مسٹر ... ۱۳۹
۱۱- تجنیس مرزا غالب - مولانا ... صاحب شفق ... ۲۰
۱۲- تبسم نازنین - ... صاحب شفیق ... ۲۰۳
۱۳- تاریخ وفات حضرت ... صاحب ... ۲۰۳
۱۴- جھولا - منشی عبدالخالق صاحب خلیق (دہلوی) - ۴۹
۱۵- جشن ... - منشی ... صاحب ... ۹۱

۱۶۔ چشم جاناں ۔ منشی محمد یعقوب صاحب اوج گیاوی ۱۲۹
۱۷۔ خواب مرگ ۔ مولوی فخرالدین احمد صاحب سفیر بلگرامی ۱۲۷
۱۸۔ خوشی کی آرزو ۔ منشی اقبال ورما صاحب سحر ۱۰۱
۱۹۔ رباعیات کوثر ۔ حکیم محمد بشیر صاحب کوثر خیرآبادی ۱۶
۲۰۔ شبیہ غالب ۔ منشی رشید احمد صاحب ارشد تھانوی ۸۹
۲۱۔ شب تنہائی ۔ سید صادق حسین خاں صاحب اقبال حیدرآبادی ۱۲۹
۲۲۔ شام ۔ مسٹر محمد ذکی صاحب واکر بانپوری ۲۰۲
۲۳۔ صبح ۔ منشی درگا سہائے صاحب سرور جہان آبادی مرحوم ۱۲۷
۲۴۔ فصل بہار ۔ مسٹر محمد اکبر صاحب اکبر بانڈیپوری ۴۹
۲۵۔ قطعہ ۔ منشی لوک چند صاحب محروم ۴۹
۲۶۔ کلام اکبر ۔ لسان العصر سید اکبر حسین صاحب اکبر الہ آبادی ۴۷
۲۷۔ کلام جاوید ۔ مولانا سید محمد ناظم صاحب جاوید لکھنوی ۴۰
۲۸۔ ” شبلی ۔ مولانا شبلی نعمانی مرحوم ۱۹۰
۲۹۔ ” نادر ۔ منشی نادر علی خاں صاحب نادر کاکوروی مرحوم ۱۳۹
۳۰۔ ” جنوں ۔ مولوی محمد عمر صاحب جنوں اکبرآبادی ۲۰۳
۳۱۔ کیفیت نظارہ ۔ منشی رشید احمد صاحب ارشد تھانوی ۴۰
۳۲۔ کیا چاہیئے ۔ سید غلام مصطفےٰ صاحب ذہین ۴۸
۳۳۔ موتیوں کی لڑی ۔ مولوی کلب احمد صاحب مانی جائسی ۸۱
۳۴۔ ندی کا کنارہ ۔ مولوی عبدالمتین صاحب متین ۵۰
۳۵۔ نغمہ بہار ۔ قاضی حمید الدین احمد صاحب حمید ۸۹
۳۶۔ نالۂ یتیم ۔ منشی درگا سہائے صاحب سرور جہان آبادی مرحوم ۱۹۹

فہرست تصاویر

(۱) ہز آنر سر جیمس مسٹن۔
(۲) ہز ہائنس نواب صاحب رامپور
(۳) مسٹر [illegible]
(۴) ہز ہائنس مہاراجہ صاحب گوالیار
(۵) منشی لوک چند صاحب محروم۔
(۶) بستر مرگ۔
(۷) ہز ہائنس مہاراجہ صاحب ٹیکاری بہادر۔
(۸) مسز اینی بیسنٹ صاحبہ۔
(۹) سلاطین عادل شاہیہ بیجاپور۔
(۱۰) نوادر اورنگ زیب بادشاہ۔
(۱۱) فرمان عادل شاہی۔
(۱۲) مولوی بشیرالدین احمد صاحب دہلوی
(۱۳) پنڈت بشن نرائن در مرحوم
(۱۴) قاری محمد سرفراز حسین صاحب عزمی دہلوی۔
(۱۵) طغرا از سید محمد علی
(۱۶) طغرہ سورۂ قل اعوذ برب الناس۔
(۱۷) کتبہ بی بی تارا، بیجاپور۔
(۱۸) ستہ طغرہ مرزا محمد امیر

فہرست مضامین جلد ششم

نثر

۱۔ اہل اسلام کے علمی احسانات [illegible] ۱۲
۲۔ اقبال کی اخلاقی قیمت [illegible]
۳۔ عصا رالملک جناب مضطر [illegible]
۴۔ اُردو یونیورسٹی حیدرآباد ۔۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ [illegible]
۵۔ اُردو انسائکلوپیڈیہ [illegible] ۔ ۵۰
۶۔ پارس [illegible] شیخ [illegible] صاحب ۔۔۔ ۔۔۔ [illegible]
۷۔ تقریر [illegible] ۔۔ ۱
۸۔ تنقید کتب [illegible] ۔ ۔۔ ۔۔ ۲۸
۹۔ تقریر صدارت اُردو [illegible] کانفرنس [illegible]
۱۰۔ تبصرہ مشاہیر یونان و روما [illegible] جناب [illegible] ۔۔ ۱۹۰
۱۱۔ تعلیم پر چند خیالات [illegible] اختر [illegible] ۲۱۰
۱۲۔ جاپان کی حیرت انگیز تجارتی ترقی [illegible]
۱۳۔ [illegible] ۔ ۲۱۱
۱۴۔ حضرت [illegible] ۔۔ ۲
۱۵۔ حکومت [illegible] ۲۰
۱۶۔ [illegible] داستان [illegible]
۱۷۔ [illegible] ۔۔ ۔۔ ۱۱۵
۱۸۔ ڈاکٹر ٹیگور [illegible] خیالات [illegible] پروفیسر [illegible]
۱۹۔ راز و نیاز قاضی عبدالغفار [illegible] ۔۔ ۔۔ ۲۶
۲۰۔ روح اور اس کا مسکن [illegible] آزاد [illegible]
۲۱۔ رنج انسانی [illegible] ۔۔ ۔۔ ۲۲۳
۲۲۔ [illegible] رفیق صاحب [illegible] ۔ ۲۵۸
۲۳۔ عثمانیہ یونیورسٹی کا دربار ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۲۰۸
۲۴۔ فن [illegible] ۔۔ ۔۔ ۔۔ [illegible]
۲۵۔ فلسفہ مشرق [illegible] ۔۔ ۔۔ ۔۔ [illegible]
۲۶۔ قدیم ہندوستان کے آلات موسیقی [illegible]
۲۷۔ قدیم ہندوؤں کا نظریہ جراثیم [illegible] ایضاً [illegible]
۲۸۔ قوانین [illegible] ۔ ۔ ۲۰
۲۹۔ کندر [illegible] مخدوم لکھنوی ۔ ۔ ۲۸۳
۳۰۔ کلام شفق [illegible] سید [illegible] اسعد [illegible] ۲۰۲
۳۱۔ کتاب الآغانی [illegible]
۳۲۔ لکھنؤ کا قومی جشن ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۳۸
۳۳۔ منشی [illegible] مرحوم [illegible] عشقی ۳۵
۳۴۔ منو جی کے اصول اخلاق [illegible] ۔ ۴۳
۳۵۔ حکمت آصفیہ [illegible] ۲۸
۳۶۔ نواب نصیر حسین خان صاحب خیال [illegible]
۳۷۔ وطن پرستی [illegible] ۹۰
۳۸۔ ہندوستانی [illegible] زبان اردو [illegible]
۳۹۔ ہندوستان کی تاریخ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ [illegible]
۴۰۔ [illegible] آسیوی [illegible]

نظم

۱۔ امیر مینائی [illegible] شفق [illegible] ۵
۲۔ اُردو کے [illegible] ۹۹
۳۔ افسانۂ درد [illegible] اختر [illegible] ۳۳۹
۴۔ بیادِ حسن [illegible] ۲۲۸

۵۔ تازہ غزلیں ۔ ۴۳-۵۴-۱۰۲-۱۵۲-۱۹۸-۲۳۹
۶۔ چاندنی رات۔ مسٹر محمد ذکیر صاحب ذاکر (بازید پوری)، ۱۵۱
۷۔ حمد۔ ابوالمنیر شیخ ضمیر الدین احمد صاحب اشک (بلند شہری)، ۲۴۰
۸۔ حسن۔ منشی نذر کا سہائے صاحب مسٹر جان بادی (مرحوم) ... ۲۰۹
۹۔ خوشبو۔ منشی احمد خان صاحب تاباں (دہلوی)۔ ... ۵۲
۱۰۔ خزینۃ الخیال۔ سید غلام مصطفےٰ صاحب ذہین ... ۲۳۰
۱۱۔ دعائے معصوم۔ سید محمد یوسف صاحب قیصر ... ۵۲
۱۲۔ داد شجاعت۔ منشی اقبال ورما صاحب سحر ... ۹۹
۱۳۔ رباعیات (۱) حکیم محمد عابد علی صاحب کوثر (خیرآبادی) ۱۰۹-۱۴۱
(۲) لسان القوم مولوی سید علی نقی صاحب صفی لکھنوی ... ۲۰۸
۱۴۔ زبان اُردو۔ منشی عبدالحق صاحب شفیق دہلوی ۵۲ - ۹ - ۱۴۹
۱۵۔ سکندر کا تابوت۔ مرزا محمد ہادی صاحب عزیز لکھنوی ... ۱۴۹
۱۶۔ سر سید کی یاد۔ جناب شید ... ۱۵۰
۱۷۔ سوز و ساز۔ مولوی فخر الدین احمد صاحب سفیر (کاکوروی) ... ۱۹۶
۱۸۔ سیر کہسار۔ خواجہ معین الدین صاحب سلام (مرحوم) ... ۲۰۰
۱۹۔ شکر یا شکایت۔ لسان السلطنت قاضی حمید الدین احمد صاحب حمید ۲۰۰
۲۰۔ عشرت خلوت۔ مولوی فضل ستار صاحب لااُبالی ... ۱۵۱
۲۱۔ غم آخرت۔ مرزا کاظم حسین صاحب محشر لکھنوی ... ۵۱
۲۲۔ غمزہ حسن۔ مولوی حسن مرتضیٰ صاحب شفق (عمادپوری) ۲۳۶
۲۳۔ فریاد دوشیزہ۔ حکیم رگھبیر سہائے صاحب بیاں ۱۴
۲۴۔ فلسفۂ تصویر۔ مولوی احمد خان صاحب تاباں دہلوی ... ۱۴۹
۲۵۔ فکر انجام۔ لسان الملک قاضی حمید الدین احمد صاحب حمید ... ۱۴۵
۲۶۔ قطعہ۔ سید الشعرا حضرت نسیم بلند شہری ... ۱۴۶
۲۷۔ مناظرہ حسن و عشق۔ سید کلب احمد صاحب مانی (جائسی) ... ۹۹
۲۸۔ موسم برسات کی صبح۔ مسٹر حامد اللہ افسر (میرٹھی) ... ۱۹۲
۲۹۔ مردہ نابینا۔ ابوالمنیر شیخ ضمیر الدین احمد صاحب اشک (بلند شہری) ۱۹۷
۳۰۔ مضطر خیرآبادی۔ جناب رشک جاوری ... ۲۴۰
۳۱۔ نغمۂ انگیز۔ مولوی فخر الدین احمد صاحب سفیر (کاکوروی) ... ۵۳
۳۲۔ واردات عشق۔ ابوالرضا مولوی سید محی الدین حسن صاحب ... ۲۴۹
۳۳۔ یاد ایام عیش۔ منشی عبدالرزاق صاحب مائل ... ۱۹۸

فہرست تصاویر

(۱) نواب نصیر حسین صاحب خیال
(۲) نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے
(۳) مولانا مولوی عبدالحلیم صاحب شرر
(۴) حضرت امیر مینائی
(۵) آنریبل مسٹر ...
(۶) ... منشی ... مرحوم
(۷) دعائے معصوم
(۸) ...
(۹) سید کلب احمد صاحب مانی جائسی
(۱۰) حافظ محمد یحییٰ ...
(۱۱) دعا
(۱۲) مسٹر جے آر ...
(۱۳) ...
(۱۴) مہاراجہ صاحب میسور
(۱۵) ...
(۱۶) اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ
(۱۷) مہاراجہ صاحب بیکانیر
(۱۸) امتیاز الملک جناب مضطر (خیرآبادی)

فہرست مضامین جلد ہفتم

(نثر)

آم - مولوی محمد صدیق صاحب - - - - - - ۲۹
آسام میں اردو حکومت - حکیم حبیب الرحمن صاحب - ۱۱۳
آگرہ کی دو پرانی یادگاریں - مولوی بشیر الدین احمد صاحب دہلوی ۱۶۷
آگ کی ماہیت - ماخوذ - - - - ۲۱۱
انسان کا کچا چٹھا - قاضی احمد میاں صاحب اختر (جوناگڈھی) - ۶۷
انداز بیان - جناب یونس صاحب - - - ۱۱۰
امتحان محبت - [illegible] - - - - ۱۱۹
اردو ادب کی ترقی کی صورت - مسٹر یوسف قریشی (علیگ) - ۲۰۰
ایک سعید ترین عالم - قاضی احمد میاں صاحب اختر (جوناگڈھی) ۲۳۱
بہشت کی نسبت خیالات - - - - - - ۱
بادلوں کی بجلی - سید محمد ضمیر تقوی (علیگ) بی ایس سی ایل ٹی - ۲۱۹
بیر کرم (قصہ) - منشی جاپا پرشاد صاحب - - - ۳۹
تمدن حیوانات - خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب - ۵۴
ترقی - - - - - - - - - ۹۶
تاثرات - خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب - - ۱۳۸
جاپان - منشی شب چرن لال صاحب - - - ۱۵
جوا - آغا رفیق صاحب (بلند شہری) - - ۹۵
جاپان میں تعلیم نسواں - جناب زبیدہ خاتون صاحبہ - ۱۳۵
جنگ یورپ [illegible] آرا - - - - ۱۵۴
حسن کیا ہے؟ - سید کلب احمد صاحب [illegible] (جائسی) - - ۱۱۳
خیالات پریشان - مولوی محمد حسین صاحب محوی (لکھنوی) - ۴۴
خواجہ آتش - خواجہ محمد عبدالرؤف صاحب عشرت (لکھنوی) - ۱۱۹
دوست - منشی عبدالرحمن محمد حسن صاحب خوشنود [illegible] ۳۱
دربلت لطافت - جناب [illegible] - - - - - ۹۳
زراعت و حرفت کی ترقی - - - - ۱۰۳
صنائع و بدائع - [illegible] سید احمد حسن صاحب شوکت (میرٹھی) ۲۸
صناعت ہند - منشی شیدا احمد صاحب ارشد (تھانوی) - - ۵۹
صلح محبت - سید محمد حسین صاحب - - - - ۲۳۳
طواف زمین [illegible] - منشی شیدا احمد صاحب ارشد (تھانوی) ۳۵ - ۴۸ - ۹۶ - ۱۰۹
فن کیمیا - (منقول از ہلال) - - - - ۹۳
قانون تغیر کا اثر انسان میں - حکیم سید شاہ ولی الدین صاحب چشتی ۹۱
قطرۂ آب اور شگی ابدی زندگی - منشی موہن لال صاحب [illegible] (لکھنوی) ۳۵
کچھ اپنی نسبت - ایڈیٹر - - - - - ۹۲
مضمون نگار کی بیوی (قصہ) [illegible] - - - - ۴۴
میر محمد تقی میر - ابوالعلا مولوی محمد [illegible] صاحب حسرت (لکھنوی) ۱۵۹
مسرت کی چند گھڑیاں - سید سخاوت حسین صاحب - - ۱۴۳
مرزا غالب کی ایک غزل - مولانا [illegible] عباس (بدایونی) - ۲۲۷
نیرنگی زمانہ - منشی محمد [illegible] صاحب [illegible] - - - - ۱۲۸
ہنٹو ٹوک - منشی [illegible] - - ۴۹
ہوا - سید محمد ضمیر تقوی بی ایس سی ایل ٹی - - - - ۱۹
ہند میں قومیت - ترجمہ مولوی ادریس احمد صاحب بی اے - ۱۳۵

(نظم)

آمد بہار - مولوی [illegible] احمد صاحب سفیر (کاکوروی) - - ۷
اشعار [illegible] - جناب [illegible] - - - ۴۵
الم کی [illegible] - سید [illegible] صاحب [illegible] - - ۴۵

طبل و ارژن۔ قاضی محمد میاں صاحب ثمر (جونا گڈھی) ۳۳۰
پیام بہار۔ بابو رام پیارے لال صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۹
تازہ غزلیں ۳۸ ...... ۹۵ ...... ۱۳۵ ...... ۱۹۰ ...... ۲۴۷
حقیقت زندگی۔ مولوی فضل شاہ صاحب (اقبالی) ۔ ۔ ۹۰
خوابِ حیرت۔ منشی عبد الرحمٰن محمد محسن صاحب خوشتر (منگرولی) ۔ ۱۸۸
خطِ جاناں۔ پروفیسر لال صادق صاحب بی اے ۔ ۔ ۲۰۵
خدا کی محبت۔ شیخ محمد علی میر مہدی (اجمیری) ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۲۰
دورِ انقلاب۔ سید ظل الاسلام صاحب صمد (میرٹھی) ۔ ۔ ۳۱۰
رباعیات (۱) حضرت بیان یزدانی (میرٹھی) مرحوم ۔ ۔ ۱۳۲
(۲) شاکر (میرٹھی) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "
(۳) میر مہدی (اجمیری) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "
(۴) مشرمیں زیبؔو نثار عابد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۸۷
سکندر کا مقبرہ۔ مولانا محمد طیب صاحب شوق قدوائی (لکھنوی) ۔ ۔ ۱۰۹
ساقی نامہ۔ منشی عبد الحق صاحب تلیق (دہلوی) ۔ ۔ ۲۳۵
صبح و شام۔ شیخ محمد طیب صاحب میر مہدی (اجمیری) ۔ ۔ ۴۶
صورت و سیرت۔ مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب ذہین ۔ ۳۴
علم۔ منشی عبد الحق صاحب تلیق (دہلوی) ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۹۰
فغانِ یتیم۔ حافظ محمد یعقوب صاحب آتش (گیاوی) ۔ ۔ ۹۳
کلامِ وفا۔ نواب محمد عمر خان بہادر وفا ۔ ۔ ۔ ۔ ۹۲
کلامِ قمر۔ پنڈت سکھدیو پرشاد صاحب قمر (بجنوری) ۔ ۔ ۹۵
کوئی نہیں۔ مولانا سید ابو الحسین صاحب آرزو (لکھنوی) ۔ ۱۸۵
کسی کی یاد۔ منشی محمد ذکیر ذاکر (بازید پوری) ۔ ۔ ۔ ۲۳۹
گنہگارِ محبت۔ جناب رضا صدیقی ۔ ۔ ۔ ۔ ۹۴
گلۂ تغافل۔ پروفیسر لال صادق صاحب بی اے ۔ ۱۹۹
معبر کے ماہی گیر۔ مولوی فخر الدین احمد صاحب تنویر (کاکوری) ۔ ۴۰
مرزا غالب۔ منشی تلوک چند صاحب محروم ۔ ۔ ۔ ۹۳
مدینۃ الرسول۔ حافظ محمد یعقوب صاحب آتش (گیاوی) ۱۲۵
مدی۔ منشی محمد ذکیر ذاکر (بازید پوری) ۔ ۔ ۔ ۔ ۹۳
نالۂ غم۔ مولوی محمد مظہر صاحب مظہر (تھانوی) ۔ ۔ ۔ ۱۸۶
نذرِ عشق۔ لسان الملک قاضی حمید الدین احمد صاحب حمید۔ ۔ ۲۴۳
نوروز۔ پنڈت سکھدیو پرشاد صاحب قمر (بجنوری) ۔ ۲۲۰

20087

KHUDA BAKHSH LIBRARY

JOURNAL

13-14-15

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
Patna